Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

ایک ستم محبت کا

زینب سرور

یہ منظر ہے اس وقت کا جب کراچی کے ایک وسیع فلیٹ کی بلڈنگ کے باہر حرم اپنی ننھی پری کا ہاتھ تھامے کہیں جانے کو تھی۔ مغرب کے بعد کی باسی شام چاروں اور بکھری ہوئی تھی۔ وہ لمبا سا کوٹ پہنے ہوئی تھی اور سر پر گہرے جامنی رنگ کا اسکارف پہنے وہ قدم جما جما کے چل رہی تھی۔ ایک ہاتھ میں سیاہ بیگ لٹکائے تو دوسرے سے نور کو پکڑے ہوئے تھی جس نے اس ہی کے جامنی اسکارف کے رنگ جیسی جھالر والی فراک پہنی ہوئی تھی۔ چار سال کے ہونے کے باوجود بھی نور کے بال کندھوں سے نیچے تک جانے لگے تھے۔ جس پر اسنے زرقون والے کلپس لگا رکھے تھے۔

"ڈیدی بی دیڈی بی۔۔۔(ڈیڈی بی ڈیڈی بی)" وہ نور کو لے کر پارکنگ لاٹ پار کر رہی تھی جب اس نے حرم کا ہاتھ چھڑوالیا اور اپنے ننھے پیروں کو زحمت دیتی اپنے باپ کے پاس بھاگی۔ جوان دونوں کے راستے میں آ کر ایک ادا سے دونوں ہاتھ پھیلائے نور کو اپنے پاس آنے کی دعوت دے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا پیارا اچہ۔بی نے تو نور کو بہت مِس کیا۔ کیا نور نے بھی ڈیڈی کو مِس کیا؟"اپنی چار سال کی ننھی سی جان کو خود سے لگائے وہ پیار سے گویا ہوا جبکہ نگاہیں اب تک اپنی کھڑوس بیوی کی شعلہ بھڑکاتی نظروں کو برداشت کر رہی تھیں۔

"نونو نے بھی۔۔ڈیڈو کو مِس یو سوچ کی۔۔"پھر نور جب اتنے پیار سے کہے تو بدر کو اس پر ہمیشہ کی طرح ٹوٹ کر پیار آیا۔اور اس نے نور کو ہوا میں گول گول گھماتے ہوئے فضا میں کھلکھلاہٹ مچا دی۔

"بس بہت ہو گیا ڈیڈ اور نور کا پیار۔"حرم سے مزید برداشت نہ ہوا۔آخر کو یہ شخص رہے گا تو وہی پانچ سال پرانا والا ستمگر ناں۔اس نے نور کو بدر کے ہاتھوں سے چھینا۔جس پر نور بھی کسمسا کر رہ گئی اور منہ پھولا لیا۔

"چلو نور ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔"اسکو واپس زمین پر کھڑا کر کے وہ اس کے بال اور فراک کی نیٹ ٹھیک کرنے لگی جو گھمانے کے باعث ذرا خراب ہو چکی تھی۔چہرے کے حسین نقوش پر جو وہ سختی لے آئی تھی بدر تحمل سے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔جیسے اسے معلوم ہو آگے زیادہ سے زیادہ کیا ہو جائے گا۔

"اور خبردار مسٹر بدر آفندی جو آئندہ میرے اور میری بیٹی کے راستے میں آئے یہ آخری بار برداشت کیا ہے میں نے۔"حرم نے غصّہ ضبط کر کے انگلی دکھائی تو سامنے کھڑے اس فارمل سوٹ پہنے ستمگر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل کے مقام پر رکھ لیا۔اسکی لال ہوتی ناک چہرے پر نمایا تھی۔اور پھر حرم کی نم آنکھوں کو بدر آفندی کیسے نظر انداز کر سکتا تھا۔

"نور میری جان..آپکو پتا ہے ناں!"نور پر زور دیتے ہوئے وہ نگاہیں حرم پر ٹکائے ہوئے بولا۔

"واٹ ڈیڈی بی؟"نور نے بھی ہمیشہ کی طرح اپنے باپ کا ساتھ دیتے مزے سے بولا اور بدر کے ساتھ واپس لگ کے کھڑی ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپکی نازک مزاج سی پرنسس جیسی مماپر غصّہ کتناپیاراالگتاہے۔" حرم تو جل بھن کر رہ گئی۔اپناہاتھ کھینچاتو بدر نے مضبوطی اور بڑھادی۔

"ویری ویری ویری ڈیدی.." نور کوایک نظر دیکھتے وہ اسکی انوکھی زبان پر مسکرادیا۔وہ سچ میں بہت پیارابولتی تھی بالکل اپنی ماں کی طرح۔

"اور پھر ڈیڈی مماکو کیا کہتے ہیں ؟" محبت پاش نگاہیں حرم پر مرکوز کئے وہ اس کا صبر ہی آزمارہاتھا۔

"جانم ایشے نہ کریں ڈیڈو کولوجائے گا...(جانم ایسے نہ کریں ہمیں پیار ہو جائے گا)" مسکراتی نور نے اپنے ڈیڈو کے جملے کو آہستگی سے توڑ توڑ کر دھرایااور نچلا ہونٹ معصومیت سے دبالیا۔بدر اکثر یہ جملہ کہتا تھاجس کے باعث نور کو یہ رٹ چکاتھا۔

"توڈیڈو کی جانم کو کہونہ اب توسال گزر گئے کم ازکم اب توبی کے دل کو بخش دیں۔" ایک آنسوٹوٹ کے حرم کے رخسارسے پھسلا تھا۔

"بشخ!(بخش)دونہ مماڈیڈو کو.." اپنی بیٹی کی باتوں پراس نے بھیگی آنکھوں سے دیکھتے مسکراہٹ اسکی جانب اچھالی۔

"اب مماکو کہو کہ ڈیڈو کے ساتھ چلیں۔کیونکہ بی کابیڈروم ممااور نور کے بغیر بہت براالگتاہے۔" اور یہاں حرم کی مسکراہٹ غائب۔صبر کاپیمانہ اس سے چھوٹ گیاتھا۔اور ایک غضیلی نگاہ بدر پر ڈالی۔

"کوئی کہیں نہیں جارہا۔بی کابیڈروم بی کواتناہی کاٹ کھانے کودوڑرہاہے تولے آئیں اپنے لئے کوئی رکھیل۔مگر ممااور نوروہاں نہیں جائیں گے۔پانچ سال پہلے چھوڑتے ہوئے توبیٹی اور بیوی یادنہ آئی۔" ایک جھٹکے سے اسنے وہ

Posted On Kitab Nagri

رومانوی فضا کا سحر توڑا تھا اور اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے کھینچ نکالا۔یہاں نور کا منہ لٹک گیا۔مطلب اب بی اور اپچ کی لڑائی ہونی ہے جس میں نونو کو پھر سے ڈیڈو سے الگ رہنا پڑے گا۔

"نونو ڈیڈو کو چھورتے نہیں جانا۔مما بھی نہی"

"تمہاری مما کو ہینڈل کرنا بدر آفندی کو اچھے سے آتا ہے۔"وہ دھیرے سے منمنایا۔۔

"نور میری جان آپ پیچھے گاڑی میں جا کہ بیٹھو مما کو ڈیڈی اپنے سٹائل میں لے کے آئیں گے۔۔"حرم صرف منہ تکتے رہ گئی اور نور یہ جا وہ جا۔

"نو بے بی کم بیک نور۔ڈیڈی بی اِز پریننگ وِداس۔"

نور کو پیچھے سے آواز دیتی ہوئی وہ بدر کو کاٹ کھانے والی نگاہ سے دیکھنے لگی۔مگر نور تو مینڈک کی طرح اچھلتی اچھلتی اسکی سیاہ کار تک جا پہنچی۔(یقیناً وہ اس وقت اپنے باپ کا ساتھ دیتی ہوئی حرم کی ہٹا رہی تھی)

"اب تمہیں میری بچی کو بھڑکانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔چل رہی ہو ہمارے ساتھ یا پھر پچھلی بار کی طرح کیا جائے؟"تو مطلب اب وہ دھمکیوں سے کام چلائے گا۔حرم نے آ بُرو اچکائیں۔

"ٹھیک ہے۔پھر یہی سہی۔۔"اور یہ بولتے ہوئے بدر نے اپنے ہاتھ میں پکڑا فون جیب میں ڈالا اور پاس جاتے ایک ہاتھ اپنی کھڑوس زوجہ محترمہ کی گرد حائل ہی کیا تھا جب اسنے بدر کا دوسرا ہاتھ روک لیا۔

"میرے پیر ابھی سلامت ہیں۔"وہی گھورتی ہوئی بدر کا دل گھائل کر دینے والی نگاہیں۔

"آئیندہ پاس نہ آنا۔اور کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی تو بالکل ضرورت نہیں ہے۔صرف اپنی بیٹی کے لئے جھیلوں گی تمہیں!"وہ بدر کے چہرے پر ایک خون کھار نگاہ ڈالتے ہوئے گویا ہوئی تھی۔نہ جانے کون سی نفرت تھی جو ظاہر ہو کر بھی بیان نہ ہوتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"خوش فہمی تو شاید مسز بدر کو ہو رہی ہے۔" جلانے والی مسکراہٹ لئے وہ حرم کو سچ میں جلا رہا تھا۔

"بھول ہے تمہاری کہ میں تمہیں اب اکیلے رہنے دوں گا۔نور کے لئے ہی سہی لیکن اب رہنا آپ کو ہماری پناہوں میں ہی ہے جانم۔" اسکی غصّہ سے سرخ ہوتی ناک کو چھیڑتے ہوئے وہ خود کو ایک جھٹکے سے حرم سے دور کر گیا تھا۔اور پھر سانس بھرتے اسے مزید چھیڑنے کے لئے اپنے کپڑے جھاڑنے لگا۔

"نور ابھی بھی یہیں دیکھ رہی ہے ورنہ اس حرکت پر تو میں نے بتانا تھا تمہیں۔" مٹھیاں بھینچتی ہوئی وہ تیزی سے کار کی جانب بڑھ گئی۔ پیچھے پیچھے وہ بھی اسکے ساتھ ہو لیا۔اور کان کے پاس جھکا۔

"ویسے کرتیں کیا تم ؟" بدر کے اس طرح کہنے پر وہ رک کہ ایک جھٹکے سے اسکی جانب مڑی اور اپنی بلاک ہیل اسکے سیدھے جوتے پر دے ماری۔ بیچارہ مشکلوں سے ضبط کر کے رہ گیا کیونکہ حرم نے مارنے کے بعد اسے دائیں بائیں مسل بھی دیا تھا۔ جیسے پیر کا کچلا بنانا چاہتی ہو۔

"شوہر ہوں میں تمہارا۔اس تشدد پر کتنا گناہ ملے گا معلوم بھی ہے تمہیں۔" چیخ مارنے کے بجائے وہ دانت پیستے ہوئے اپنا درد خاموش کروانے لگا۔

"یہ شوہر کارڈ تم میرے ساتھ نہیں کھیل سکتے مسٹر بدر۔" جملے کے آخر میں وہ تیکھا سا مسکرائی جیسے بدر کے زخموں پر مرچ ڈال رہی ہو۔

"مومی ڈیڈی کم آن۔" پھر نور کی آواز پر وہ دونوں آگے کو چل دیئے۔

سد شکر کے نور پہلے ہی جا کہ فرنٹ سیٹ کی دوسری والی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی بدر نے ایک نظر پیچھے بیٹھی حرم کو دیکھا۔ پھر گہرہ سانس چھوڑتے سیٹ بیلٹ لگانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈیڈی بی نو نو لو یو ناں۔" نور کی سیٹ بیلٹ لگاتے اسنے تبسم بکھیرے اپنی ننھی پری کے اتنے پیار سے کہنے پر پھولے پھولے گال چوم ڈالے۔

"لو یو ٹو میری جان۔۔"

پھر نور کی جانب جھکے جھکے ہی حرم کی جانب دیکھا جو ناک پھلائے جبڑے بھینچ کر بیٹھی تھی۔

"آیا بڑا لو یو ٹو میری جان۔" اسکو گھورتی وہ بدر کی نقل اتارتے منمنائی تھی۔ بدر نے جلا دینے والی مسکراہٹ اسکی جانب اچھالی اور سیدھا ہو گیا۔ اب گاڑی روڈ پر رواں دواں تھی۔ نور دونوں پیر ہلاتے کھڑکی سے باہر کے مناظر سے لطف اٹھا رہی تھی۔ بدر فرنٹ ویو مرر سے گاہے بگاہے پیچھے بھی دیکھتا جا رہا تھا جبکہ حرم نے نظریں باہر کو کر لیں تھیں اور سر سیٹ سے لگا چکی تھی۔

باہر کا سیاہی میں ڈوبتا منظر، اس شخص کے پاس ہونے کی موجودگی کا احساس، اور حرم کا ڈوبتا دل اسے نا چاہتے ہوئے بھی بیتے لمحوں کی لپیٹ میں لے گیا۔ جب اس ہی طرح چار سو رات چھائی تھی۔ اور وہ حرم کے گھر میں کھڑا اپنی محبت کی بھیک مانگ رہا تھا۔

"بیٹا لیکن گر تمہارے والدین کی رضامندی ہی نہیں ہو گی تو تم دونوں کی شادی کیسے چلے گی۔ وہ تو کبھی خوش نہیں ہونگے۔ اور ماں باپ کی خوشی کے بغیر رشتے بھی نہیں پھلتے۔" جاوید صدیقی (حرم کے والد) صاحب نے تحمل سے اپنے سامنے بیٹھے بدر سے کہا۔ جس نے نگاہیں اٹھائیں تو وہ بھٹک کر دشمنِ جاں پر ٹھہر گئیں جو دروازے کے ساتھ خود میں سمٹی ہوئی کھڑی تھی۔ بھیگی آنکھیں کیا روگ لگائے ہوئے تھیں یہ تو صرف بدر اور حرم کا اللہ ہی جانتا تھا۔ وہ دروازے سے چپکی کھڑی اس بات کو اچھے سے جانتی تھی کہ اب بدر کی محبت سے فرار کے سارے راستے اس کے لئے بند ہو چکے تھے۔ وہ بھلے سے اب تک بدر کے لئے اس جیسے جزبات نہیں رکھتی تھی مگر۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر اسکے بابا نے بدر کے رشتے پر حامی بھر لی تو وہ منع بھی کبھی نہیں کر پائے گی۔

"انکل مجھ میں کیا کوئی کمی ہے۔اور رہی بات والدین کی تو میں اپنی دادی کا حکم مانتا ہوں بلکہ پورا گھر ہی انکی آواز پر چلتا۔اور جب دادی راضی ہیں تو مام ڈیڈ خود ہاں کر دیں گے۔ویسے بھی آپ دادی سے تو مل ہی چکے ہیں نہ۔انکی اب بھی طبیعت ٹھیک نہیں ورنہ وہ آپکا جواب ہاں میں سننے کے لئے خود چل کے آتیں۔"اس نے ہاں پر زور ڈالا تھا۔جاوید صاحب دیر تک سوچتے رہے۔اس ہی دوران حرم کی امی (شمائلہ صدیقی) بھی کمرے میں چائے ناشتہ لیئے داخل ہوئیں۔حرم نے ایک نظر اپنی ماں سے ملائی جو یقیناً اس سے بابا کی طرح تھوڑی خفا تھیں کہ کیسے کوئی یونیورسٹی کا لڑکا انکی دہلیز پر آ گیا۔وہ بھی رشتہ لے کے۔

وہ اندر کو چل دیں جبکہ حرم نے چہرہ نیچے جھکا لیا جب دو آنسو ٹوٹ کے اسکی ہتھیلی پر گرے تھے۔وہ ایک طرف شرمندہ سی ہو گئی تھی ماں بابا کے سامنے۔لیکن ایک نہ ایک دن تو یہ ہونا ہی تھا۔پھر بھی بدر اس ہی دن کیوں رشتہ لے آیا جب وہ اپنے محبوب کے چلے جانے پر روتی ہوئی کمرے میں ملی۔ماں کو تو اب حرم پر کتنا غصہ آ رہا ہوگا نہ۔کیا ایسی تربیت کی تھی انہوں نے کہ ایک غیر محرم کے جانے پر وہ روئے اور ایک دوسرا غیر محرم میں اتنی ہمت آ جائے کہ وہ اسکا رشتہ ہی لے آیا۔وہ شرمسار سی کھڑی رہی۔

جب وہ فیصلہ ہو گیا جو اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔وہ نکاح کر کے فوراً رخصت ہو جائے گی۔اور مزید کوئی تعلق فلحال وہ اس سے نہیں رکھنا چاہتے۔کیا اسکے بابا نے یہ فیصلہ پتھر دل بن کر کیا تھا؟

"بابا ایسا ہے تو مجھے نہیں کرنی پھر شادی۔کہیں نہیں جانا مجھے۔"وہ فیصلہ سن کر چپ نہ رہ سکی اور بول اٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم چپ رہو تمہارے بابا بات کر رہے ہیں نہ۔ ویسے بھی اچھا ہی ہے نکاح ہو جائے ابھی ہی۔ یہ نہ ہو کہ کوئی تیسرا آن پہنچے دہلیز پر۔" اور یہ لفظ نہ تھے جیسے کوئی سیسہ پگھلا کر اسکے کانوں میں انڈیلا گیا تھا۔ بدر چپ رہا۔ کیونکہ یہ ماں بیٹی کا معاملہ تھا۔

"نہیں میں نہیں مجھے نہیں جانا۔۔" اور کچھ ایسے ہی ٹوٹے ٹوٹے الفاظ بول کر وہ کمرے کی جانب چل دی۔۔۔

فضائیں مدھم ہوئی تھیں بیتی یادوں کا سحر دم توڑنے لگا اور وہ حقیقت میں واپس آگئی۔ حرم نے اپنا مخروطی ہاتھ چہرے پر پھیرا تو وہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا پایا تھا۔ حرم کے بابا کا گھر اندرونے سندھ کے قریب واقع تھا جہاں وڈیروں راج دورا تھا جبکہ جس فلیٹ میں وہ بدر کی دادی کے ساتھ رہتی تھی وہ کراچی کے علاقے میں شمار ہوتا۔ بدر کا گھر بھی قریب ہی تھا۔

"مما! ڈیڈو! آئسکلیم! واؤو۔۔(آئسکریم! واؤ)" وہ نور کے چیخ چیخ کر کہنے پر ہوش میں آئی تھی۔ جو کبھی اپنے ڈیڈو کو ہاتھ پکڑ کے جھنجوڑتی تو کبھی باہر دیکھ کر خوشی سے کھلکھلاتے حرم کو پکارتی۔

"میری جان کو آئسکریم پسند ہے نہ اس لئے ڈیڈو بے بی کو یہیں لائے ہیں۔" وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوا جبکہ ٹوٹ کر پیار لٹاتی نگاہوں سے وہ اپنی بیٹی کو دیکھے گیا۔

"کتنی معصوم بیٹی ہے نہ میری بالکل میری طرح۔" اور بدر کے یہ الفاظ تو حرم کے ماتھے پر بل ڈال گئے وہ پچھلے جذباتوں پر مٹی ڈالے سیدھی ہوئی۔

"معصومیت اور تم میں۔ میری بیٹی ہے تو مجھ پر ہی جائے گی۔ تمہیں کریڈٹ لینے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔" بولتے ہی وہ کار سے اتر گئی۔ نور باہر دیکھنے میں مشغول تھی تبھی مما اور ڈیڈو کی تکرار سے بے خبر تھی جو شاید کبھی ختم نہ ہونی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو نور آپکی مما تو اکیلے ہی چل دیں۔"نور کو گود میں اٹھائے وہ باہر کو آیا گاڑی لاک کی اور آئسکریم پارلر کی جانب بڑھنے لگا۔

"نونو تو بھی واک کرتے جانا ہے (نونو کو بھی واک کر کے جانا ہے)"اس نے بدر کی داڑھی کو چھوتے ہوئے جملہ ٹوٹا ٹوٹا سا بولا۔تو وہ مسکرا گیا۔

"بٹ ڈیڈو نور کو خود لے کر جانا چاہتے ہیں نہ۔ڈیڈی کے ہوتے ہوئے نور خود چل کر کیسے جا سکتی ہے۔"

"میری بچی کو دو سال کی عمر سے ہی چلنا آتا ہے۔سب کچھ خود سکھایا ہے میں نے اسے۔"حرم نے ہمیشہ کی طرح نونو اور اسکے 'ڈیڈی بی' کی باتوں میں ٹانگ اڑائی تھی۔

"اور مجھے آج بھی اچھے سے یاد ہے کہ نور نے پہلا لفظ ڈیڈی بولا تھا۔۔"بول کر وہ رکا نہیں بلکہ تیزی سے نور کو خود میں سموئے آئسکریم پارلر کے اندر گھس گیا۔پیچھے سے حرم نے ایک پھر مٹھیاں بھینچی تھیں۔

"جب جادوئی منتروں کی طرح بچی کے کان میں ایک لفظ کہتے رہو گے تو وہ تو بولے گی ہی نہ۔آیا بڑا ڈیڈی۔۔۔"

اندر جا کہ وہ تینوں ایک خالی ٹیبل پر بیٹھ گئے جبکہ بدر آئسکریم لینے چلا گیا کاؤنٹر پر۔حرم مسکراتے ہوئے نور کے بال سہلانے لگی۔کبھی کبھی تو اسے یقین نہ آتا کہ نور حرم اور کھڑوس بدر (جبکہ بدر حرم کو یہ لفظ کہتا تھا کھڑوس بیوی) کی بیٹی ہے۔

حرم کی آنکھیں سیاہ تھیں جبکہ بدر کی ہلکی بھوری لیکن نور کی آنکھوں کا رنگ ان دونوں سے مختلف تھا۔سرمئی رنگ،سرمئی رنگ کی آنکھیں تھیں نور کی۔جس پر ہمیشہ اسے اپنے بابا یاد آجاتے تھے۔جاوید صاحب کی آنکھیں بھی بالکل نور کے جیسی تھیں۔لیکن حرم کو تو بس پرانی باتیں یاد کر کے بدر کو طعنے مارنے کی عادت سی ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ شادی کی پہلی رات سے اس ہی فلیٹ میں رہ رہی تھی بدر کی دادی کے ساتھ۔ بدر نے واپس آجانے کے بعد بھی بہت کوشش کی کے وہ اسکے ساتھ گھر چلے اور آفندی ہاؤس میں رہے۔ مگر وہ بضد رہی اور کبھی نہ جانے کا فیصلہ ہر بار کی طرح سنایا۔ نور تھوڑی بڑی ہو گئی تو وہ ایک بار زبردستی حرم کو گھر لے آیا تھا مگر پھر ممتاز بیگم (بدر کی والدہ) نے قبول نہ کیا۔ سو حرم تو پہلے ہی بدر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی اسے موقع مل گیا اور وہ واپس دادی کے پاس آگئی۔

دادی اسے اب بھی بہت سمجھاتی ہیں کہ اصل گھر وہی ہے وہاں رہنا ہے آج نہیں تو کل سہی۔ تم اپنی بیٹی کا سوچو جو بیت گیا اسے بھول جاؤ۔ ماؤں کو بچوں کے لئے سب سہنا پڑتا ہے مگر وہ کیسے اس رات کو بھول سکتی ہے جب رات بھر شاید وہ استعمال ہوئی نہ کہ کوئی حق ادا کیا گیا۔ اور صبح ہوتے ہی ساری محبتیں دم توڑ گئیں۔ بدر آفندی کچھ بولے بغیر ہی سب کچھ بول کر چلا گیا۔

تو بس یہ طے تھا کہ وہ اس رات و صبح کو کبھی نہیں بھول سکتی تھی کبھی نہیں!

"یہ لو آگئی آئسکریم یہ اسٹرابیری میری جان کے لئے اور یہ چاکلیٹ والی جانم کے لئے۔۔۔" وہ بولتے ہوئے یکدم رکا اور اسے دیکھا جو کچھ دیر پہلے کی پارکنگ لاٹ میں اسکو وارن کر چکی تھی۔

"ڈیڈو کی؟" نور نے صرف دو آئسکریم دیکھ کر کہا۔ جس پر بدر نے حرم والا گلاس دائیں جانب موڑا اور اب چاکلیٹ آئسکریم کے گلاس سے دو چیچ نظر آرہے رہے تھے۔ بدر نے حرم کی جانب مسکراہٹ اچھالی تو اس نے منہ موڑ لیا نور کے سامنے وہ بدر کے ساتھ کم گو رہتی تھی تا کہ اس پر برا اثر نہ پڑے۔

"ایک میرے ہاتھ سے۔۔آہ" اسنے آئسکریم چیچ میں بھرتے نور کو کھلائی۔

Posted On Kitab Nagri

"نونوٹرن۔۔"اب نور کیسے پیچھے رہتی۔وہ تو کرتی ہی وہی کام تھی جو ماں باپ کو کرتے دیکھ لے۔اپنے ننھے ہاتھوں سے بدر کے منہ چمچ ڈالتے وہ ذرا سی آئسکریم اسکی مونچھوں پر بھی لگا چکی تھی۔اور اب بدر کی شکل سے لطف اندوز ہوتے خود کے ہی کارنامے پر ہنسنے لگی۔حرم نے کن اکھیوں سے دونوں کو دیکھا اور پھر اپنی چاکلیٹ آئسکریم کو جو شاید پگھلنے لگی تھی۔

(حرم اور چاکلیٹ سے بنی چیز کو منع کردے؟نہیں نہیں۔ویسے بھی نور بھی تو ہے سامنے۔میں تو نور کے لئے کھاؤں گی نہ۔۔ہاں)

"کیا تم اکیلے اکیلے کھانا شروع ہو گئی ہو۔شوہر کو بھی پوچھ لیتا ہے انسان۔"بدر پہلے تو حیران ہوا پھر زبان کی کھجلی مٹاتے بول پڑا۔

"آپ بھی کھالیں۔منع نہیں ہے۔"بدر تو شاکڈ میں منہ کھولے رہ گیا۔پھر منہ بند کر کے نور کو دیکھا جو کھانے میں مگن تھی جبکہ حرم بھی اب صرف آئسکریم میں گم تھی۔

یہ 'تم' سے اچانک 'آپ' تک کا سفر اسے چونکا گیا تھا۔اسنے نور کے سامنے ناٹک کرتے تو یہ سب نہیں کہا؟یا پھر سچ میں۔

خوشی کے ملے جلے تاثرات لئے وہ بھی چمچ پکڑ چکا تھا کیونکہ حرم کی پرانی عادات سے تو وہ بھی واقف تھا۔کھانے کو یا تو ہاتھ نہیں لگاتی اور اگر لگاتی ہے تو سب ختم۔

Posted On Kitab Nagri

آئسکریم پارلر سے نکلتے وقت حرم نے نور کو اپنی گود میں اٹھالیا تھا اور بدر کو کاؤنٹر پر کھڑا دیکھ موقع غنیمت جان کر پہلے ہی وہاں سے نکل گئی۔

"مماڈیڈو کے پاش۔"نور نے آدھا جملہ کہا اور آدھا منہ میں دبا گئی۔حرم اسے افسوس سے دیکھتے گئی۔جب نور نے بھی ماں کا چہرہ پڑھتے منہ سوجالیا۔

"نور مما کی پرنسس ڈیڈی سے مل لیں ناں آپ۔اب ہمیں گھر جانا ہے۔پھر بڑی دادو بھی تو نور کا ویٹ کر رہی ہونگی نہ ڈنر پر۔"اس نے باہر لگی ہوئیں میزوں میں سے ایک نور کو بیٹھاتے ہوئے پیار سے سمجھایا۔جبکہ نور نے حرم کے دونوں گالوں کو ہاتھ سے چھوتے مصنوعی غصّہ چہرے پر نمایا کیا اور آنکھیں پٹپٹائیں۔

"میرا چھوٹو سا بچہ۔اتنے فنی فیسِس نہیں بنایا کریں مما کو نور پر پیار آنے لگتا ہے کہیں میری ہی نظر نہ لگ جائے۔۔۔"اس نے اپنے ہاتھ سے آہستگی سے نور کے ماتھے پر ناہونے کے برابر بل ختم کئے۔

"جیسے ڈیڈو تو مما پل آتا ہے۔۔۔۔(جیسے ڈیڈو کو مما پر آتا ہے)"نور نے بڑوں کی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔حرم کا تو منہ ہی کھلا رہ گیا۔وہ تو اتنی چالاک نہ تھی یہ اسکی اولاد کس پر جا رہی تھی۔

"نور بری بات مما نے منع کیا ہے نا بڑی بڑی باتیں کرنے سے۔"نور نے پھر سے ویسے ہی بونگا سا منہ بنالیا۔اور آنکھیں چھوٹی کر کے حرم کو دیکھا۔

"یہ اس شخص کا ہی اثر پڑ رہا ہے میری بچی پر۔پتا نہیں کون کون سی پٹیاں پڑھاتا رہتا ہے۔"منہ میں منمناتی وہ اس بات سے انجان تھی کہ کوئی اس کے بالکل پیچھے کھڑا ہے۔

"ڈیڈو۔۔دیڈی۔۔۔مماتے ہبی۔۔بی ڈیدی۔۔۔"نور پیچھے کھڑے بدر کو دیکھ چکی تھی جب ہی چہرہ کھلا اٹھی اور پیار سے اسکو دیئے ہوئے ناموں سے پکارنے لگی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"یااللہ نور یہ کیا بولا بیٹا آپ نے کس نے سیکھایا ہے یہ آپ کو۔ہاں بتاؤ مجھے ؟ڈیڈی نے کہا ہو گا نہ ایسا بولنے کو؟ ہیں نہ نور"نچلا ہونٹ معصومیت سے باہر کئے آنکھوں کو بار بار جھپکاتی وہ اپنی ماں کے انگنت سوال صرف سن پائی ۔کیونکہ سمجھ میں تو ہماری نور بے بی کے آیا نہیں تھا۔یہاں پیچھے سے بدر نے بھی اسکی آخری بات پر حرم کو اچھنبے سے دیکھا تھا۔

مطلب سارا الزام مجھ معصوم پر؟

"نور پھر سے کہو نہ جو ابھی کہا۔۔"ذرا سا آگے آتے بدر نور سے گویا ہوا۔جس پر وہ ڈیڈی کو دیکھ کہ مسکرائی تھی ۔حرم نے اپنے دائیں کندھے کے پار سے اسے دیکھا۔جو اسے ہمیشہ شوہر تو نہیں جبکہ چیکو زیادہ لگتا تھا۔

"دور ہٹو۔۔"حرم کی دبی دبی آواز وہ اچھے سے سن چکا تھا مگر جب بیوی نے ڈھیٹ لقب سے نواز ہی دیا ہے تو پھر شریف کیوں بننا۔اس نے بھی دوسرا ہاتھ حرم کے پیچھے سے لے جاتے ٹیبل پر رکھ لیا۔اب یقیناً وہ اسے غصہ دلانے کے ساتھ ساتھ اپنی جگہ منجمد بھی کر چکا تھا۔

"واٹ ڈیدی۔۔"نور نے فل ایکٹنگ کرتے کندھے اچکائے جس کی وجہ سے حرم کا دھیان بھی اپنی ننھی سی پرنسس پر گیا۔جس کے کندھے اچکانے والی ادا پر وہ اپنی ہنسی روک گئی تھی۔

"جو ابھی کہا آپ نے۔"

"اممممم بی ڈیدی!"اس نے ہونٹ دباتے ہوئے سوچ کر کہا۔حرم تو بس اسکی شکل دیکھ رہی تھی۔

"نہیں بے بی اس سے پہلے جو کہا وہ۔۔۔"بدر نے گردن نفی میں جھلاتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"شو۔۔۔"سیدھے ہاتھ کی شہادت والی انگلی سوچنے والے انداز میں اپنے گال پر رکھی اور دائیں بائیں آہستہ سے دیکھا۔۔۔پھر یکدم آنکھیں بڑی کرتی انگلی کو ہوا میں ایک کے نشان سے دیکھاتے اپنے ڈیڈو کو دیکھا۔لگتا تھا جیسے اس نے کوئی بہت بڑا کارنامہ یاد کر لیا ہو۔

"ڈیڈی۔۔۔مائین ڈیدو۔۔۔"ہنستے ہوئے وہ شاید جانتی تھی کہ اسکے ڈیڈو کیا سننا چاہتے ہیں۔نور کے اس طرح کرنے پر دونوں ہنس دیئے اور ایک نظر ملا کہ چرالی۔

"آہ نور کو نہیں یاد چلو چھوڑو۔۔۔"بدر نے بھی افسوس سے بھری ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

"چلتے ہیں اب۔"اور پھر واپس سیدھا ہو کہ چہرہ دوسری جانب کر لیا جیسے وہ جانے لگا ہے۔

"مماتے ہبی۔رتونا۔۔(مما کے ہبی۔رکوناں۔۔)"اور نور کے اس طرح جلدی جلدی کہنے پر بدر نے مڑ کر اسے گود میں اٹھا لیا تھا۔جس پر وہ کھلکھلا اٹھی۔اپنے ڈیڈو کی گود میں وہ اس ہی طرح کھلکھلاتی تھی۔

"حد ہے نور۔۔۔"حرم بھی اس پل میں کھو گئی تھی مسکراتے ہوئے اس نے نور کی پیٹ سہلاتے ہوئے کہا۔بدر نے بھی اسکی طرح اسے دیکھا جب حرم نے بھاپ لیا اور اسکارف ہاتھ سے سیٹ کرتی ادھر اُدھر دیکھ کہ چہرہ پہلے جیسا کر لیا۔

www.kitabnagri.com

'ظالم تھوڑی دیر مسکراتی بھی نہیں۔'حرم کو اپنی آنکھوں میں سموئے وہ دل میں کہنے لگا۔

"چلو میری جان گھر چلتے ہیں۔"بدر نے نور کا سیدھا گال پیار سے چومتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں خود۔۔"بدر کی بات پر ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ بدر نور کے لئے گاڑی کی جانب چل دیا۔اس حرکت سے صاف ظاہر تھا کہ وہ کوئی بحث نہیں چاہتا۔ایک منٹ بعد مجبوراً ہارن کی آوازوں پر حرم کو بھی کار میں بیٹھنا پڑا۔اور یوں وہ لوگ کچھ دیر بعد گھر پہنچ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

~

یہ دوسری منزل پر بنا ایک چھوٹا پلاٹ تھا جس میں چار کمرے ایک کچن، بالکونی اور بیچ میں بیٹھک جیسی جگہ جہاں ان لوگوں نے ڈائننگ ٹیبل رکھی تھی۔ بدر نور کو لے کے نصرت بیگم یعنی کے بدر کی دادی اور نور کی پر دادی کے پاس لے گیا۔ جبکہ حرم انکو سلام کرتی اپنے کمرے میں گئی تھی۔ بیگ رکھ کر لائٹس آن کی تو کمرہ روشن سا ہو گیا۔

سامنے رکھا وہ ڈریسنگ کا شیشہ جس میں آج بھی دیکھنے پر وہی حسین منظر آنکھوں کے آگے لہراجاتا تھا۔

وہ پندرہ فروری کی رات تھی جب انکا نکاح ہوا اور اس ہی رات وہ رخصت ہو کہ وہاں سے بدر کے ساتھ چلی گئی۔ ایک نئی زندگی کی شروعات کرنے لیکن وہ یا کوئی بھی کہاں جانتا تھا کہ یہ رات ہے حسین اور دن کا کچھ پتا نہیں۔

"حرم! بی کی جانم اب بس رونا بند کرو۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں ایک دن تمہارے بابا اور ماما خود اپنی خوشی کے ساتھ تم سے ملنے ضرور آئیں گے" سنسان سڑک پر چلتی گاڑی میں بیٹھا وہ اسکو خود میں جذب کئے تسلی دے رہا تھا وعدے کر رہا تھا۔ حرم کے مطابق محبت کے جھوٹے وعدے!

کچھ وقت بعد جب وہ لوگ فلیٹ تک پہنچے تو انکا فلیٹ دوسرے مالے پر ہونے کے باعث وہ اسے خود اٹھا چکا تھا۔

"بدر دادی ہونگی تم یہ کیا کر رہے ہو" بدر کو مضبوطی سے کندھوں سے اس ڈر کے ساتھ پکڑے کے وہ گرا نہ دے۔ وہ دھیمے لہجے میں بپھری تھی۔

"شوہر بنے دیر ہی کتنی ہوئی ہے جو تم میں بیوی والے جراثیم بھی آگئے۔" وہ ایک سیڑھی پر پیر جماتے ہوئے بولا۔ حرم کی خوبصورتی پر وہ ابھی پگھلنا نہیں چاہتا تھا اس ہی لئے اسکے چہرے کی جگہ نظریں اسکی پیشانی پر کی ہوئی تھیں۔ جو زرقون والے ٹیکے سے سجا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"خیر دادی جان نے مجھے خود یہ کہا تھا، کہتے ہیں کوئی رسم ہوتی ہے۔"اس نے دروازے تک لے جاتے ہوئے کہا ۔

"بہت ہی کوئی بے شرموں والی رسم ہے۔ خیر اب مجھے نیچے اتارو۔"حرم پچھلا سب بھلائے رسم پر تنقید کرنے لگی۔اس کے لئے تو یہ نامناسب ہی تھا چاہے صرف دادی ہی کیوں نہ دیکھ لیں۔

"حرم بیل بجاؤ میرے دونوں ہاتھ تمہیں گرنے سے روکے ہوئے ہیں۔بے شک ایک مشقت بھری رسم میں مصروف ہیں۔"اس نے بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا جس پر حرم گھور کر رہ گئی مگر بدر نے اسکی جانب اب تک نہ دیکھا یہ بات وہ نوٹ کر چکی تھی۔

"حرم جلدی کرو۔اپنے تازہ تازہ ملے شوہر پر رحم کرو یار۔"اب کی بار اس نے بیل بجادی اور دادی نے جھٹ سے دروازہ کھول دیا جیسے وہ ان دونوں کے ہی انتظار میں تھیں۔

"دادی یہ بدر کی خود کی حرکت ہے۔اس نے آپ کا نام لے کر کہا کہ یہ کوئی رسم ہوتی ہے اور لازمی کرنی ہے نہیں تو دادی ناراض ہو جائیں گی۔"حرم نے فوراً نظریں نیچے زمین پر کیں اور فر فر بولتے گئی۔ جس پر دادی جان جنہوں نے بنارسی ساڑھی ساتھ میں موتیوں کی مالا پہنے ہوئی تھی۔ڈیسنٹ سی دادی جان بھی بدر کے ساتھ ساتھ اسکی تیزی دیکھ کر ہنس پڑیں۔

"آپ دونوں ہنس کیوں رہے ہیں؟"دونوں کو ہنستے دیکھ وہ شرمندگی کے ساتھ الجھے ہوئے لہجے میں دھیرے سے گویا ہوئی۔

"کچھ نہیں بچے۔۔ چلو جوان اب بہو کو اندر بھی لے آؤ۔۔"انہوں نے اسکے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور پھر بدر کی پیٹھ پر بھی چپت لگائی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں دادی جان۔ بڑی مشقت بھری رسم پوری کی ہے آپ کے پوتے نے۔" وہ پھولوں سے سجے اور مہکتے ہوئے کمرے میں اسے لا کر بیڈ پر بٹھایا۔۔

"نیک تو بنتا ہے پھر نئی" اور بالآخر اسکو بیٹھاتے ہوئے ایک نظر اسے دیکھ ہی لیا تھا۔ جھکے جھکے ہی اس نے حرم کی ناک اپنی شہادت کی انگلی سے ہمیشہ کی طرح چھیڑی تھی جس پر وہ دادی جان کی موجودگی کو مدنظر رکھتے ہوئے بدر کو آنکھیں دکھانے لگی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

وہ بھی ڈھیٹوں کا سردار ٹہرا تھا بے جھجک مسکراتے ہوئے سیدھا ہو گیا۔

"ہٹو پیچھے مجھے اپنی پوت بہو کو نیک تو دینے دو۔" وہ بدر کو سائڈ میں کرتی ہوئی حرم کے سامنے بیٹھیں اور اسکے کا مدار شرارے کا گھیر ٹھیک کرنے لگیں۔

"ارے دادی رہنے دیں میں کرلوں گی۔" اسنے جھجھکتے ہوئے خود ہاتھ بڑھائے۔

"بیٹا میں جانتی ہوں وہ ارمان جو ایک لڑکی کے اسکی شادی کے لئے ہوتے ہیں وہ تو ہم پورے نہیں سکیں گے۔ لیکن دیکھنا ایک دن تم اور بدر آفندی ہاؤس میں رہو گے اور تمہارے والدین اپنی پیاری بیٹی سے خوشی خوشی ملنے آئیں گے۔" حرم کی آنکھیں ایک بار پھر بھیگ گئیں وہ جو یہاں آتے آتے اپنے آنسوؤں کو ضبط کر گئی تھی دادی کے الفاظ، وہ جھٹ سے انکے گلے لگ گئی۔ اور اب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئی۔ یہ تو صرف وہی جانتی تھی نہ کے ماں باپ کی بے رخی نے اسے کس قدر اندر تک گھائل کر دیا ہے۔

"عورت کو اللہ نے آنسو بہانے کی صلاحیت مرد کے مقابلے زیادہ اس ہی لئے دی ہے تاکہ وہ اپنے غموں کا بوجھ ہلکا کر سکے۔" انہوں نے اسے خود سے دور کرتے اسکا آنسوؤں سے تر چہرے کو پوچھتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دادی۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا نہ ؟امی بابا مجھ سے ملیں گے ناں ؟" سسکتے لہجے میں وہ ناداں سا سوال کر گئی تھی ۔دادی نے بھی نم آنکھوں سے سر ہلاتے ہامی بھری۔

(بدر جو پیچھے کھڑا تھا مٹھیاں بھینچ گیا اسکا تو دل لرز رہا تھا حرم کو روتے سسکتے اس حال میں دیکھ۔

Posted On Kitab Nagri

'بس حرم اب تمہاری زندگی میں کچھ برا نہیں ہونے دوں گا سب ٹھیک کردوں گا سب سے چھپا کے رکھوں گا کہ کوئی آنکھ اٹھا کے بھی نہیں دیکھ سکے گا' دل میں کہتا وہ اسے ایک نظر کے لئے بھی آنکھوں کے حصار سے آزاد نہیں کر رہا تھا۔)

"میری بچی بس اب چپ ہو جاؤ جتنا رونا تھا رو لیں۔" کافی دیر بعد اسکی سسکیاں کم ہوئیں تھیں آنسو تھم گئے تھے ۔جب ہوش آیا تو بدر کو دیکھا جو اب تک ویسے ہی کھڑا تھا۔

"آہ یہ لو ہاتھ آگے کرو۔۔" دادی جو نیک دینے آئی تھیں یاد آنے پر اسکے ہاتھوں میں خوبصورت سے کنگن پہنا دیئے۔

"اپنی تو اولاد بھی نہ تھی جو بہو کو دیتی پھر جب بدر ہوا تو میں نے تب ہی سوچ لیا تھا کہ یہ اپنی ساس سے ملا نیک میں اپنی بدر کی بیوی کو ہی دوں گی۔" انہوں نے پیار سے کنگن پہنے ہاتھ دیکھے اور بولیں۔ دراصل دادی جان بدر کی اصل دادی کی ہی بہن تھیں جن کی کوئی اولاد نہ تھی۔ پہلے تو کچھ عرصے جب تک بدر بڑا نہ ہوا تو وہ آفندی ہاؤس میں ہی رہیں پھر انکی بہن یعنی آفندی صاحب کی امی کا انتقال ہو گیا۔ اسکے بعد ممتاز آفندی کا دادی جان سے رویہ بدل گیا انہوں نے ممتاز بیگم کا رویہ ظاہر نہ کرواتے ہوئے بات بنائی اور واپس اپنے فلیٹ میں شفٹ ہو گئیں۔ ویسے بھی انکے مرحوم شوہر اور دادی جان کی یادیں اس ہی فلیٹ میں بسی تھیں۔

"دادی جان اور میری جانم اگر آپ دونوں کا ایموشنل سین وائینڈ اپ ہو گیا ہو تو میں اپنا سین آن کروں؟" بدر کی اس قدر بے باکی پر حرم تو شرم سے پانی پانی ہو گئی تھی جبکہ دادی جان سر نفی میں ہلاتے ہوئے کھڑی ہوئیں اور یہ بدر کا کان کھینچا۔

Posted On Kitab Nagri

"دادی یہ کیا ظلم ہے۔اور کر بھی اس سر پھری کے سامنے رہی ہیں جو بعد میں بھی یہ عمل یاد رکھے گی اور پوری امید ہے کے دھرا بھی سکتی ہے۔"بدر نے اپنا کان چھڑاتے ہوئے کہا۔یہاں کا منہ دیکھنے والا تھا۔

"بدتمیز میرے سامنے ہی میری بیٹی کو سر پھری کہہ رہے ہو۔"دادی نے آنکھیں دکھا کر مصنوعی غصّہ کیا۔

"دادی جان کان تو چھوڑیں۔اچھا معاف کر دیں میری توبہ جواب آپکی چہیتی کو کچھ بولا میں نے۔میری توبہ ہے" اس نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تو دادی ہنس پڑیں۔

"بدمعاش کہیں کا۔چلو میں چلتی ہوں۔مگر خبر دار جو میری بچی کو تنگ کیا تم نے۔حرم بے جھجک شکایت لگانا مجھے اسکی۔"حرم نے دادی کی بات مسکرا کر سر ہلایا۔

"دادی کی فرمانبردار بہو۔۔"بدر حرم کی معصوم شکل دیکھتے منمنایا۔

"ارے دادی آپ بے فکر رہیں۔بدر آپکی ننھی بچی کو پھولوں کی طرح رکھے گا۔"دروازے تک دادی جان کو لے جاتے وہ شرارت بھرے لہجے میں گویا ہوا تھا۔

"سدھرو گے نہیں نا تم"دادی جان کو بتیسی دکھاتے ہوئے وہ دروازہ آہستہ سے بند کر گیا دادی جان جا چکی تھیں اور یہاں حرم کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں۔

جب دروازے کی اوپر والی کنڈی کی کھٹ آواز پورے کمرے میں اشتعال پھیلا گئی تھی۔بدر نے چال میں آہستگی بھرتے ہوئے حرم کو اوپر دیکھنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"تمہیں پتا ہے میں پورے راستے تم سے نظریں کیوں چرا کے آ رہا تھا؟"بدر بالکل اسکے سامنے بیٹھ کر بولا۔حرم نے نفی میں سر ہلایا اور اسکے پکڑے ہاتھ چھڑانے چاہے مگر اب تو سب کچھ بے سود تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیونکہ میں تمہیں دیکھ کر ہمیشہ سے پگھل جاتا ہوں اور پھر آج جب تم ہمیشہ کے لئے میری ہو گئی ہو جو کہ میں نے سوچا بھی نہ تھا۔ایسے میں تمہیں دیکھ کر میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔"اسکے ہاتھ میں پہنے کنگن کو چھیڑتے ہوئے وہ اپنے لہجے میں محبت کی دھیمی آنچ جلا چکا تھا۔

"بدر ہم ہمیشہ دوست رہیں گے ناں"اور اُس کے اس جملے پر بدر کچھ بولے بغیر کچھ دیر آنکھوں میں آنکھیں دیئے دیکھتا رہا۔پھر پھیکا سا ہنس کے نظریں جھکا گیا۔

حرم نے بغور دیکھا وہ سیریس لگا یا شاید اسے یہ جملہ برا لگا کیا؟وہ سمجھ نہ پائی تھی۔بدر کی یونیورسٹی کی دوستی حرم کے لئے محبت میں کب بدلی تھی وہ بالکل نہ جانتی تھی۔اور پھر قسمت بھی دونوں کو یوں ملادے گی یہ تو اسنے کبھی نہ سوچا تھا۔

"حرم یو نو واٹ۔"اس نے نگاہیں اٹھائیں اور حرم کے پکڑے ہاتھوں کو اپنی اور کھینچا۔

"پرسن وِچ مِس ہِز گولڈن نائٹ۔اِز دی بگسٹ فولش ایوَر۔۔"حرم کے کان میں کی گئی سرگوشی ایک پل کے لئے تو اسے ساکت کر گئی۔پیچھے ہوتے ہوئے اسکے ہونٹوں پر ایک مزین مسکراہٹ تھی۔حرم اسے تو دیکھ نہ پائی اسلئے نظریں جھکا گئی۔

"اور ہم تو پھر پہلے سے ہی ایک دوسرے کے سب سے اچھے والے دوست ہیں۔"اسکے ماتھے سے وہ زرقون والی بندیا ہٹاتے وہ اب اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"لیکن اس سے پہلے شکرانے کے نوافل جو تم نے میرے ساتھ ادا کرنے ہیں۔"اور یہاں حرم بدر کی بیوی بننے پر رشک کرنے لگی۔اسکا آگے کیا ہوا ہاتھ نرمی سے تھامے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔بدر نے اسے نرمی سے تھام لیا۔

Posted On Kitab Nagri

جائے نماز بچھانے کے بعد وہ حرم کی جانب مڑا اور اسکے ڈوپٹہ کی پنیں ہٹانے میں اسکی مدد کی پھر دونوں نے شکرانے کے نوافل ساتھ ساتھ ادا کئے۔

سلام پھیرنے کے بعد وہ بدر کو دیکھتی رہی جب تک اسنے بھی سلام نہ پھیر لیا۔

"بس جانم پہلے دعا مانگ لو پھر پوری رات پڑی ہے شوہر کو دیکھنے کے لئے۔" اسکے کہنے پر وہ سٹپٹا کر جلدی سے رخ سیدھا کر گئی اور ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھالیا۔ بدر بھی ہنسی روکتے ہوئے دعا مانگنے لگا۔

یہ وہ واحد رات تھی جو ان دونوں کے درمیان کیا کچھ نہ لائی تھی۔ لیکن ان دونوں کو ایک کر کے یہ رات پھر ہمیشہ کے لئے چلی گئی۔ اس رات کے بعد اگلے ایک سال تک بدر اور حرم نے ایک دوسرے کو نہ دیکھا تھا۔ نا جانے وہ صبح ہوتے ہی کہاں غائب ہو گیا تھا۔ کہاں جا کہ چھپ گیا تھا۔ حرم کو اس طرح اکیلے چھوڑ کر کہ جب اسکو بدر کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ اور وہ اسکے پاس ہی نہ تھا۔ نہ دادی جان نہ ہی بدر کے گھر والوں میں سے کسی کو معلوم تھا کہ وہ کہاں گیا ہے۔ جیسے آسمان کھا گیا یا زمین نگل گئی ہو۔

اِس رات میں وہ اس سے جتنی محبت کر چکی تھی بس پھر اگلے سال اس نے بدر سے اس سے بھی زیادہ نفرت کی تھی۔ بدر کو ہمیشہ یہ بات کھٹکتی تھی کہ حرم اسکے بجائے کسی اور کو پسند کرتی ہے جب کہ وہ شخص تو ملنے سے پہلے ہی اسے چھوڑ گیا تھا۔ اسکے باوجود بھی وہ بدر کی محبت کو وہاں نہ رکھ سکی جہاں اسے ہونا چاہیے تھا۔ حرم کو یہ بات معلوم تھی اور پھر جب بدر پاس نہیں تھا اور اسکے یوں غائب ہو جانے کی وجہ بھی معلوم نہ تھی تو وہ یہی سمجھ بیٹھی کہ بدر نے بھی ایک کم ظرف مرد کی طرح اس سے محبت نہ ملنے کا بدلا لیا ہے۔ جیسے استعمال کر کے اسنے حرم کو پھینک ڈالا ہو۔ دادی نے پورے سال اسکی دیکھ بھال کی اسکو سہارا دیا ہمت نہیں ٹوٹنے دی مگر وہ پختہ ہو چکی تھی اس بات پر کہ بدر نے اس سے بدلا ہی لیا ہے محبت نہ کرنے پر۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ دن بھی آگیا جب حرم کی زندگی میں نور نے قدم رکھے۔ وہ اسکے لئے سب سے خاص دن تھا۔ وہ نور کے پہلی پہلی آواز، وہ اسکا پیدائشی پہلی دفعہ رونا، وہ اسکا نرم و نازک ننھا سا وجود، وہ حرم کے ماں بن جانے کی خوشی، دادی جان کی دعائیں مگر ان سب میں بھی جو رہ گیا تھا وہ سب کچھ تھا۔ اسکے سسرالی اسکے ماں باپ اور خاص کر اسکا شوہر جس جس کو لازمی ہونا چاہیے تھا وہ تو کوئی نہ تھا۔۔۔!

اور بس حرم اس دن سے ہی شاید پتھر دل ہو گئی تھی۔ اب بدر آ بھی جائے تو اسے فرق نہیں پڑے گا۔ اسے فرق نہیں پڑے گا۔۔۔۔

"مما مما۔۔ دیڈ وتی وائف۔" اس نے نور کی آواز پر بھیگے چہرے کو فوراً صاف کیا۔ وہ اب تک ڈریسنگ کے سامنے کھڑی تھی یادیں کتنا وقت کھا جاتی ہیں معلوم ہی نہیں چلتا۔

"جی مما کی جان کیا ہوا۔" اسکے ہاتھ پکڑتے ہوئے وہ نیچے کو بیٹھی تو نور کے قد کے برابر ہو گئی۔

"دادو واِش ویتنگ۔ (دادو واز ویٹنگ)" انگلی کو دروازے کی جانب دکھاتے وہ ویٹنگ کے 'گ' پر زور ڈالتے ہوئے بولی۔

"اچھا چلو چلیں۔" حرم نے اسکی انگلی پکڑی اور نور اسے لے کے بڑھ گئی۔ دادی جان حرم کو بلا رہی ہیں بدر کے سامنے! خیریت؟

رات کے گیارہ بجنے کو تھے جب آفندی ہاؤس کے باہر بدر کی گاڑی نے ہارن بجایا۔ بیرونی گیٹ کھلا تو سکوت بھرے گارڈن ایریا میں گاڑی اشتعال پیدا کرتی اندر تک آگئی۔ بدر کے بعد اسکی ایک بہن سانیہ تھی پھر چھوٹا بھائی

Posted On Kitab Nagri

حمزہ اور آخر میں سب سے چھوٹی بہن سارا تھی۔ دو ہفتوں بعد سانیہ کی شادی طے تھی۔ جو سعید آفندی (بدر کے والد) کے ہی ایک دوست کے بیٹے سے ہو رہی تھی۔ ابھی گھر میں زیادہ کوئی نہ آیا تھا ماسوائے بدر کی خالہ اور انکی فیملی کے۔ جس میں ایک بیٹا کمال اور بیٹی زارا تھی۔ زارا وہی لڑکی ہے جس کو ممتاز بیگم نے اپنے بدر کی بہو بنانا چاہا تھا مگر پھر ایسا نہ ہوا۔ لیکن اب جب بدر اور حرم کے بیچ کچھ ہے ہی نہیں تو ایسے میں انکی خواہش دوبارہ سے جاگ اٹھی تھی۔ ممتاز بیگم کے مطابق وہ اپنے بیٹے کو خوش دیکھنا چاہتی ہیں جو کہ زارا سے شادی کے بعد ہی ہو گا۔ یہاں زارا اور اسکی والدہ بھی بدر کو شروع سے پسند کرتی تھیں۔ بدر کی چھوٹی بہن سارا بھی زارا کو پسند کرتی تھی مطلب آفندی ہاؤس میں صرف سانیہ، حمزہ اور انکے والد سعید آفندی ہی تھے جنہیں حرم قبول تھی۔

"بھابھی آپ آ گئیں! تھینک یو سو مچ فور کمنگ۔" سانیہ جو سب کے ساتھ باہر گارڈن میں ہی بیٹھی تھی بدر کے ساتھ حرم کو نکلتا دیکھ فوراً اٹھ کر آئی اور اسکے گلے لگی۔

"شادی کی بہت بہت مبارک ہو نور کی پیاری سی آنی." اسنے بھی خوشی سے مبارکباد دی۔ بدر نے نور کو گود میں لیا ہوا تھا جو اسکے کندھے سے اس طرح لگی تھی جیسے وہ بالکل کسی سے ملنے کے موڈ میں نہیں تھی۔

"آہ نور آنی کے پاس آؤ۔" سانیہ نے نور کو بدر کی گود میں سے ہی پیار کیا مگر نور نے گردن تک نہ اٹھائی بس ویسے ہی مسکرا دی۔

"ہاہاہا لگتا ہے نور بہت تھکی ہوئی ہے۔" اسکے مسکراتے چہرے کو پیار سے چھوتے سانیہ نے کھلکھلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں دراصل اسکے سونے کا وقت ہو چکا ہے نہ۔" بدر نے سانیہ سے وضاحت کرتے ہوئے کہا جبکہ حرم چلتی ہوئی سب کے پاس گئی اور زور سے سب کو سلام کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"وعلیکم السلام کیسی ہو بیٹا؟"سعید آفندی صاحب بھی سب کے ساتھ ہی تھے مگر انکے علاوہ کسی نے جواب تک دینے کی زہمت نہ کی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"جی میں ٹھیک آپ کی طبیعت کیسی ہے اب۔ مجھے دادی نے بتایا تھا کہ آپ کا بلڈ پریشر بھی ہائے رہنے لگا ہے۔"

"بس وہ تو عمر کا تقاضہ ہے نہ بیٹا۔ عمر بھی تو ہو گئی ہے۔"انہوں نے بات بنادی۔

Posted On Kitab Nagri

"انکل اپنا خیال رکھا کریں عمر کا تقاضہ ہو یا زندگی کی پریشانیاں اپنا تو خیال رکھنا ہی ہے نہ۔" اس نے نرمی سے مسکراتے ہوئے کہا۔ جس پر وہاں بیٹھی سارا بھی مسکرا دی۔ اسے حرم سے نفرت نہ تھی بلکہ اسے تو حرم کی پروفیسر والی پرسنیلٹی بہت بھاتی تھی مگر جب امی اور خالہ بولنے پر آتیں تو اسکا بھی کچا ذہن بہک جاتا تھا۔

"ارے بھئی کیا تم دونوں نے وہیں کھڑے رہنا ہے۔ ہماری پوتی کو تو لے آؤ یہاں۔" سعید آفندی صاحب کی آواز پر بدر اور سانیہ جو وہیں کھڑے شروع تھے نور سے باتوں میں ہنستے ہوئے سب کے پاس آئے۔

"ڈیڈ سانیہ پہلے ہی میری بیٹی کو بہت تنگ کر چکی ہے۔ اب وہ سونا چاہتی ہے۔" بدر نے نور کی پیٹ سہلاتے ہوئے کہا جس پر سانیہ کے ساتھ ساتھ سارا بھی ہنس پڑی۔ ممتاز بیگم اپنی بہن اور زارا کے ساتھ لیپ ٹاپ پر جیولری دیکھنے میں ہی لگی ہوئیں تھیں وہ بات الگ تھی کہ انکا دھیان پورا ان سب کی باتوں پر تھا۔

"ڈیڈی تے ڈیڈو۔" نور نے بدر کے کندھے پر سر ٹکائے ہوئے ہی ایک ہاتھ اپنے دادا کے آگے بڑھایا۔

"ارے ڈیڈی کے ڈیڈ کی جان ادھر آؤ۔" انہوں نے بھی بدر سے نور کو لے ہی لیا۔

"نور کا سہی ہے بھائی اپنے الگ ہی نام بنا رکھے ہیں۔" سانیہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں سب سے الگ تو ہونا ہی تھا نہ آخر کو بیٹی کس کی ہے۔ چھوٹی۔" بدر نے آخر میں سانیہ کے سر پر چپت لگاتے ہوئے چڑایا۔

"بھائی اب تو چند دن کی مہمان ہے اب تو بخش دیں اپیا کو۔" سارا نے بھی آخر کار منہ کھول ہی دیا۔ سب انجوائے کریں اور وہ چپ رہے۔ بالکل نہیں!

"ارے یہی تو دن ہیں اسے چڑانے کے۔ اور تنگ تو نہیں کیا کیوں چھوٹی." بدر نے ہنسی روکتے ہوئے کہا۔

"کیا یار بھائی۔ چھوٹی تو مت بولیں۔" سانیہ نے تنگ ہوتے ہوئے منہ بنایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"چھوتی۔ ممایہ چھوتی۔ "اور مماکی نونو کیوں پیچھے رہتی۔ سانیہ کی جانب اشارہ کرتی وہ حرم سے کہنے لگی۔ جبکہ سب کی اب ہنسی چھوٹ گئی تھی۔

"لواب تو میری بیٹی نے بھی مان لیا۔ چھوٹی۔ "بدر نے مزید جلتی پر تیل ڈالا۔

"نہیں بری بات نور۔ سانیہ پھپھو آنی ہیں ناں نور کی۔ "

"سانی آپپھو نونوتی آنی۔ (سانیہ پھپھو نونو کی آنی) "حرم کی بات دھراتی وہ مسکرا کے واپس سعید صاحب کے گلے لگ گئی۔

"ماشاءاللہ کتنا پیارا بولتی ہے بس اللہ بری نظر سے بچائے ہمارے بچوں کو "انہوں نے پیار سے اپنی پوتی کو دعا دی ۔

"چلو بھئی لگتا ہے ہمارا بچا سونے لگا ہے اسے لے جاؤ ڈیڈی کے ڈیڈا ب نور سے کل کھیلیں گے۔ اوکے۔ "نور نے ہاتھ پھیلائے حرم کی جانب تھے مگر پکڑ بدر نے لیا تھا اور یہ منظر سب نے اپنے نظریہ سے دیکھا تھا۔ کسی کو پیار نظر آیا تو کسی کو دونوں کے درمیان فساد۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~________________

کمرے میں آتے ہی نور کو بدر نے بیڈ پر لٹایا تھا۔ کمرے میں آتی حرم نے ایک پل کے لئے قدم زنجیر کئے۔ پھر سوتی ہوئی نور کو دیکھا جس کے چہرے پر یہاں آنے کی خوشی اب تک نمایا تھی۔

"اور ماں تو وہ ہوتی ہے جو اپنے بچوں کے لئے خود کی انا بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ "

گہرا اسانس خارج کر کے وہ اندر آئی جب تک ایک ملازمہ پیچھے سے انکے سوٹ کیس بھی لے آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے آپ نے کیوں تکلیف کی میں فریش ہو کہ خود لے آتی۔"حرم نے اس کے ہاتھ سے سوٹ کیس لے کے فوراً اندر کو گئے۔بدر نور کے پاس بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے ہی بیٹھا تھا۔

"یہ تو میرا کام ہے۔وہ آپ پہلی بار آئی ہیں ناں میرے سامنے تو۔میرا مطلب۔۔۔پتا نہیں کیا کہے جا رہی ہوں۔"اسنے دانت تلے زبان دبائی

"کچھ کھانے پینے کا لے لاؤں آپ کے لئے؟چائے یا کچھ"وہ کم عمر لڑکی ہی تھی پیاری سی پھولے پھولے گالوں والی۔حرم مسکرا دی۔

"نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں تم بھی جا کہ آرام کرو کافی رات ہو گئی ہے۔"حرم کے کہنے پر وہ سر ہلا گئی۔

"آہ سنو۔"وہ جو جانے لگی تھی حرم کی دوبارہ آتی آواز پر چونکی۔

"جی چھوٹی بی بی کہیئے۔"

"کچھ خاص نہیں بس تمہارا نام پوچھ رہی تھی۔"اسکی بات پر ملازمہ نے سر پر رکھا دوپٹہ ٹھیک کیا۔

"جی میرا نام خدیجہ ہے۔"خدیجہ مسحور کن نظروں سے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"بڑا پیارا نام ہے خدیجہ کا تو۔"وہی پیار سے پکارنے والا انداز۔اپنوں سے چھوٹوں سے وہ اس ہی طرح پیش آتی تھی۔

"خدیجہ میرے ساتھ اندر تو آؤ۔"ایک سوٹ کیس خود گھسیٹ کے لے گئی جبکہ ایک بیگ خدیجہ نے خود ہی اٹھا لیا تھا۔بدر بس پیچھے سے دیکھتے مسکرا گیا۔

(تو مسز ایڈجسٹ ہونے کی چاہ رکھ چکی ہیں۔)

Posted On Kitab Nagri

"چھوٹی بی بی آپ کیا سچ میں ٹیچر ہیں؟" اسکے سوٹ کیس میں صرف ہینگرز ہی تھے کپڑوں سے چھپے ہینگرز۔ خدیجہ کو صرف اٹھا کر حرم کو دینے کے لئے بلایا تھا۔

"آہ وہ میں نے سانیہ بی بی سے سنا تھا ناں آپ کے بارے میں تو وہ بتا رہی تھیں۔" حرم کا چہرہ پڑھتے وہ جلدی سے وضاحت دے گئی۔

"نہیں میں اس لئے نہیں چونکی۔اس لئے چونکی ہوں کہ تم نے ساری باتیں چھوڑ کے میرے کالج جانے کی بات ہی پوچھی۔ مطلب تمہیں پڑھنے کا شوق ہے؟ ہے ناں" حرم کے اس طرح کہنے پر وہ منہ کھولے دیکھنے لگی۔ بدر جو سب سن اور دیکھ رہا تھا خدیجہ کے اس طرح حرم کو دیکھنے پر وہ بھی حرم کے ساتھ ساتھ ہنس پڑا۔

"خدیجہ آپ کی بھابھی نجومی بھی ہیں سانیہ یہ بتانا بھول گئی تھی شاید۔" بدر کے لقمہ دینے پر حرم کی ہنسی آہستہ سے ختم ہو گئی اور وہ واپس الماری میں کپڑے رکھنے لگی۔ خدیجہ مسکرادی بدر کی بات پر۔

"ویسے آپ نے سہی اندازہ لگایا ہے مجھے پڑھنے کا بہت شوق بھی ہے اور میں پڑھتی بھی ہوں۔ یہاں پر تو دن بھر اماں کام کرتی ہیں اور میں اپنا پڑھ لیتی ہوں پھر رات میں جو چھوٹے موٹے کام بچ جاتے ہیں وہ خود سے کر دیتی ہوں تا کہ اماں کا بھی ہاتھ بٹ جائے۔"

"واہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ چلو خدیجہ آپ کا بہت شکریہ میری مدد کرنے کے لئے اب آپ چاہیں تو جا سکتی ہیں۔" اس نے باقی چھوٹا موٹا سامان سوٹ کیس میں ہی رہنے دیا اور انہیں سائڈ میں رکھ دیا۔ جبکہ اب وہ اپنا کب سے سر پر بندھا ہوا اسکارف کھول رہی تھی۔

"ٹھیک ہے صبح ملتے ہیں۔ میرا مطلب شام کو۔ صبح کو تو مجھے جانا ہو گا نہ۔" خدیجہ نے پھر غلط بولنے پر بتیسی نکالی۔

"شب بخیر خدیجہ۔"

Posted On Kitab Nagri

"شب بخیر بی بی جی۔" وہ سر ہلاتی دروازے تک گئی تو پھر حرم نے پکارا۔

"جی چائے لاؤں کیا؟" اسکے اس سوال پر وہ سچ میں زور سے ہنسی۔

"نہیں نہیں چائے نہیں۔" منہ پر ہاتھ رکھتی وہ سر ہلا رہی تھی جس سے کیچر میں بندھے بال ڈھلک کر کمر پر آ گرے۔ حرم نے کیچر سے بالوں کو آزاد کیا۔

"بی بی جی نہ کہنا اب۔ آپی کہہ لو۔"

"جی بی بی جہ۔۔ مطلب حرم آپی۔ شب بخیر۔۔" اور اس بار کی غلطی پر وہ بولتے ہوئے جلدی سے چل دی۔

حرم نے سانس بھر کر دروازہ بند کر دیا۔ بدر نے اس حرکت پر چونک کے سامنے دیکھا۔ جہاں اسکی پشت پر بکھرے کالے کمر تک آتے بال نظر آ رہے تھے۔ پھر وہ بیڈ کی جانب دیکھے بغیر ہی سٹینڈ تک گئی اور کوٹ اتار کر وہاں لٹکا دیا۔ پھر بالوں میں ہاتھ چلاتے وہ پیچھے مڑی ہی تھی کہ بدر کو خود کی جانب دیکھ اس طرح دیکھا جیسے وہ اسکو کمرے سے پہلے ہی نکال چکی ہو۔

"تم اب تک یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس نے ڈریسنگ کے پاس جا کہ کیچر وہاں رکھا پھر شیشے سے ہی بدر کو دیکھتی ہاتھ سینے پر باندھ گئی۔

"مسز یہ میرا بھی کمرہ ہے۔ اور میں یہاں سے کیوں جانے لگا۔" مزید بیڈ پر ٹانگے سیدھی کرتا وہ حرم کا منہ کھول گیا ۔وہ تیزی سے پیچھے پلٹی۔

"کوئی نہیں۔ اگر تم یہاں رہو گے تو پھر میں اور نور دوسرے کمرے میں جائیں گے۔" اپنا دوپٹہ اسکے پاس رکھے بیگ میں سے گھسیٹتے ہوئے وہ تیزی سے بولی۔ جب بدر نے ایک کنارہ اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور سب کو کیا کہو گی۔ کہ کیوں جا رہی ہو دوسرے کمرے میں۔" دوپٹہ کا پلو پکڑے وہ ایک بل اپنے ہاتھ میں لپیٹ گیا جبکہ دوسرا سرا حرم کے ہاتھ میں ہونے کی وجہ سے وہ ایک قدم پاس ہوئی تھی۔

"کسی کو کہنے کی ضرورت ہی نہیں سب جانتے ہیں ہمارا کیا رشتہ رہ گیا ہے۔" بدر نے ایک دو بل مزید ہاتھ میں لپیٹے عین اس ہی وقت حرم نے بھی دوپٹہ کھینچا تھا مگر طاقت کا زور مقابل کی جانب زیادہ ہونے کے باعث وہ توازن برقرار نہ رکھ سکی اور بدر کے اوپر گر پڑی۔

"آہ۔۔" وہ جو گرنے کے ڈر سے چیخنے لگی تھی بدر کا ہاتھ اسکی آواز اندر ہی گھونٹ گیا۔ جبکہ دوسرا ہاتھ اسکے گرد حائل کر کے گرنے سے بچایا ہوا تھا۔

"کاٹ کیوں رہی ہو میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔" بدر کو جب اپنی ہتھیلی پر دانت گڑھتے محسوس ہوئے تو وہ بدک کر بول پڑا اور فوراً اسکے چہرے سے ہاتھ ہٹایا۔ جس کے بال پشت سے لڑک کر بدر کے اطراف گر پڑے تھے۔

"تو کیا ضرورت ہے میرے چہرے پر ہاتھ رکھنے کی معلوم نہیں میرا سانس رکنے لگتا ہے۔ مگر خیر تمہیں تو شروع سے شوق ہے مجھ پر ظلم کرنے کا۔" وہ اتنے حسین ورومانوی لمحے میں بھی طنز کے تیر چلا رہی تھی۔ بدر اسکی تیز نگاہوں میں دیکھتے بس یہی سوچ سکا۔

"اب ہاتھ ہٹاؤ مجھ پر سے توبہ ایک ہاتھ کا ہی اتنا وزن ہے۔" اسکے سینے پر زور لگاتی وہ اٹھنے کے ارادے رکھتی تھی۔

"تھوڑا آہستہ بولو نورا اٹھ جائے گی۔ اور خیر وزن کے بارے میں کسی اور دن ڈسکس کریں گے۔" اس نے ایک لٹ پیچھے ہی کی تھی جب حرم کی آنکھوں میں تو خون ہی اتر آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے کہا تھاناں مسٹر بدر مجھ سے فری ہونے کی کوشش بالکل نہیں کرنا۔" حرم کی آنکھیں تو ہر بار کی طرح فوراً نمناک ہوئی تھیں۔ وہ بہت زور سے بولی تھی کہ نور واقع میں اٹھنے لگی تھی۔ بدر نے ایک نظر نور کو دیکھا۔

"حرم میری جا۔۔۔" بدر نے اسے قریب کرتے کچھ کہنا چاہا مگر حرم نے گردن نفی میں ہلائی۔

"تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتا کچھ نہیں ہے اب ہمارے بیچ۔ شروع ہونے سے پہلے ہی تم سب ختم کر چکے ہو۔ بلکہ سب اس ہی رات ختم ہو چکا تھا۔ اب کچھ نہیں ہے کچھ نہیں ہے۔" ایک آنسو ٹوٹ کہ حرم کی آنکھوں سے اسکے گال پر گرا تھا۔

"حرم سب ٹھیک کرنے کی کوشش کر تو رہا ہوں میں چار سالوں سے یہی تو۔۔۔" وہ مزید کچھ بولتا جب حرم نے اسکے لبوں پر انگلی رکھ لی۔ بدر نے ہاتھ پکڑا ہٹانے کے لئے مگر حرم نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے سر ناں میں ہلایا کی وہ کچھ نہ بولے۔

"تمہارے پاس اس ایک سال کا نہ ہی جواب ہے نہ ہی اسکا ازالہ کرنے کے لئے کچھ ہے۔ تمہارے پاس کوئی جواب نہیں ہے اب تک کیونکہ وہ تو بدلہ تھا نہ مجھ سے لیا گیا۔"

"نہیں حرم اس طرح تو مت کہو۔" بدر نے اسکا ہاتھ ہٹاتے تڑپ کر کہا تھا۔

"اور جو کام تم چار سالوں میں نہ کر سکے وہ تین چار ہفتوں میں کیا کروگے۔" طنزیہ مسکراہٹ لئے لبوں پر وہ اسکے دل پر وار کر گئی تھی۔

"چار سالوں میں تم نے قریب آنے کا موقع نہیں دیا نہ۔ ورنہ زیر کرنا مجھے اچھے سے آتا ہے" حرم کو خود کے قریب کرنا۔ جبکہ بڑھتی قربت پر وہ انکھیں بند کر کے چیخ اٹھی۔

"بدر پلیز۔" حرم کی آواز پر نور نے فوراً بدر کا بازو دبوچا تھا اور آہستگی سے آنکھیں کھولنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ڈیڈو۔" وہ دوسرا ہاتھ بڑھا کر بدر کی داڑھی چھونے لگی۔

"آپ کیوں اٹھ گئیں ڈیڈو کی جان۔ سو جائیں پرنسس۔" نور کو جاگتا دیکھ حرم اٹھنے لگی مگر بدر نے تو اسے ہلنے تک نہ دیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"مما تیا ہو را ہے۔" پھر نور نے اپنی ماں کو دیکھا جو بدر کی حرکت پر اسے گھور رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ نہیں نوروہ۔۔"

"ہم بھی سو رہے تھے نور آپ بھی سو جائیں۔"بدر نے حرم کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔اور اسکا سر سینے پر ٹکایا جس پر حرم نے سڑے ہوئے کریلے جیسا منہ بنالیا۔

'دور ہٹو چیکو انسان۔'وہ منمنائی تھی اسکی قربت پر۔

"نونو کو سونا ہے مما کے جیسے۔"

"ہاں ہاں۔کیوں نہیں آؤ۔"اور یہاں جب بدر کی گرفت بھی ڈھیلی تھی اور موقع بھی حرم نے فوراً اپنی جان چھڑائی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔جبکہ بدر نے اپنی ہنسی روکی تھی جتنی بھی کھڑوس بن جائے اپنی حرکتیں نہیں بدل سکے گی۔

"آجاؤ ڈیڈو کی جان۔"اور پھر اب حرم کے جیسے ہی اس نے نور کو خود کے اوپر لیٹا لیا تھا۔جبکہ مما کی نونو تو اس طرح پھیل کر لیٹی تھی جیسے وہ ڈیڈو نہیں کوئی گدا ہو۔

"صرف آج کے لئے۔"اسکو ڈھیرے سے آنکھیں نکال کر وارن کرتی وہ دوسری سائڈ پر لیٹ گئی تھی۔جبکہ بیچ میں جو دو بڑے بڑے تکیہ رکھ دیئے تھے۔

"بدر آفندی کی کھڑوس جانم۔"دل میں کہتا وہ آنکھیں بند کر گیا۔

وہ صبح صادق کا وقت تھا جب بدر کی آنکھ کھلی اور نیم روشن کمرے میں دو جائے نمازوں کو فرش پر بچھا ہوا دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نور دعا مانگتے ہوئے سر کو اتنا نہیں ہلاتے۔" وہ دھیمے لہجے میں برابر میں اس ہی کے جیسے دعا مانگتی ہوئی نور کو کہہ رہی تھی جس نے سر پر چھوٹا اسکارف اوڑھ رکھا تھا۔آنکھیں دونوں کی بند تھیں۔بدر دیکھتا ہی رہ گیا اور من ہی من مسکرانے لگا۔دادی بالکل ٹھیک کہتی تھیں حرم نور کی ماں ہے وہ اسکی تربیت کرنا اچھے سے جانتی ہے۔

"مما!" نور نے ننھے ہاتھوں کو چہرے پر پھیرا اور ہلکے سے ماں کو پکارا۔جواب تسبیح پڑھنے میں مگن تھی۔

"اللہ تعالیٰ نونوتی دوعا پولی تردیں گے نہ؟(اللہ تعالیٰ نونو کی دعا پوری کر دیں گے نہ؟)"اس نے آنکھیں جھپکاتے ہوئے پوچھا حرم نے ایک نظر نور کو دیکھا اور آنکھیں جھپکا کر ہی اسکا جواب ہاں میں دے دیا۔جس پر مما کی نونو نے بھی مسکرا کر اپنے آگے رکھی چھوٹی تسبیح اٹھائی اور "اللہ ہو" کا ورد پڑھنے لگی۔حرم اسے دیکھ مسکرا کر رہ گئی اس بات سے انجان کے بدر ان دونوں کو کتنی دیر سے اپنی نظروں کے حصار میں لئے ہوئے ہے۔

نور نے جب سے ہوش سنبھالے تھے اور بولنا شروع کیا تھا حرم نے تب سے ہی اسے خود کے ساتھ نماز پڑھنے کی عادت ڈال دی تھی۔اسے ساری صورتیں اور تسبیحات تو نہ یاد تھیں مگر حرم کے ساتھ نماز میں کھڑے ہو کر اسکے جیسے ہی پوری نماز ادا کرتی تھی۔اِس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ نور کو بچپن سے ہی خود کے ساتھ ساتھ رکھتی تھی۔جو حرم کرتی نور وہی دیکھ کر اسکی طرح کرتی۔بس اس ہی لئے وہ بھی ماں کے اوپر جا رہی تھی خوبصورتی میں تو تھی ہی حرکتوں اور عادتوں میں بھی حرم کا عکس جھلکتا تھا نور میں۔

بچے وہی سیکھتے ہیں جو انکے بڑے کرتے ہیں اُس ہی کا سیکھتے ہیں جس کے ساتھ وقت گزارتے ہیں۔اِس ہی لئے اپنے بچوں کے سامنے اچھا رویہ رکھیں اچھے کام کریں۔عادتیں بچپن سے ڈالی جاتی ہیں۔اور اگر بچپن میں ہی بچوں پر بری عادتوں اور صحبتوں کا اثر پڑ جائے گا تو وہ بڑے ہو کر پروان ہی چڑھے گا ختم نہیں ہو گا!

Posted On Kitab Nagri

"ماشاءاللہ میری جان نے پوری نماز پڑھی۔"بس اب وہ اور چپ نہیں رہ سکتا تھا اپنی موجودگی کا احساس دلاتا وہ بھی نور کے پاس جا بیٹھا۔نور نچلا ہونٹ دباتی ہوئی مسکرا دی۔

"ڈیڈو نونو نے دوعا(دعا) مانگی۔"بدر نے واؤ میں آئبرو اچکائیں۔

"کیا دعا مانگی پرنسس نے؟"بدر نے اسے خود کے ساتھ لگاتے ہوئے پوچھا حرم کی تسبیح ابھی پوری نہ ہوئی تھی اس لئے وہ مزید سیدھی ہو کر آنکھیں بند کئے لب ہلانے لگی۔

"مما این ڈیڈی تے شات رہنے کی(مما اینڈ ڈیڈی کے ساتھ رہنے کی)"بدر جو اسے خود سے لگائے سامنے دیکھ مسکرا رہا تھا ایک پل کے ساکت رہ گیا۔جبکہ حرم کے ہلتے لب منجمد ہوئے اور آنکھیں جھٹ سے کھولیں۔

دونوں نے پہلے نور کی جانب دیکھا جو واپس دل ہی دل میں کچھ زیر لب پڑھتی ہوئی تسبیح کے دانے گرا رہی تھی۔

پھر نظریں آہستگی سے دوسے چار ہوئیں ایک میں کرب و ناراضگی جھلک آئی تو دوسری میں ندامت و بے بسی۔

حرم نے خود ہی نظریں جھکالیں اور زور سے آنکھیں بھینچ لیں جس کے باعث آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کہ گرا تھا۔

بدر نے گہرہ سانس لیا اور آٹھ کے واشروم میں گھس گیا۔تھوڑی دیر میں اس نے بھی نماز ادا کری۔اس دوران حرم نے روزمرہ کی طرح قرآن کی تلاوت کی اور نور روزانہ کی طرح وہ سنتے سنتے ہی سو گئی۔بدر نے جائے نماز رکھی اور صوفے پر سوئی ہوئی نور پر پہلے کچھ پھونکا اور پھر آہستہ سے اسکے ماتھے پر بوسہ دے کہ پیچھے ہو گیا۔

"سوتے ہوئے بچوں کو پیار نہیں کرتے۔"حرم نے قرآن غلاف میں واپس رکھتے ہوئے کہا۔تلاوت سے پہلے کھڑکی سے پردے ہٹادیئے تھے جہاں سے اب میٹھی دھوپ کی کرنیں اندر کو پھوٹنے لگی تھیں۔

"کیوں؟پیار کرنے سے کیا مسلہ ہے!"اس نے نور کو صوفے سے اٹھایا اور بیڈ پر لٹا آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کہتے ہیں سوتے ہوئے بچوں کو پیار کرو تو وہ چڑچڑے اور ضدی ہو جاتے ہیں۔" بدر نے اس بات پر اسے غور سے دیکھا جو قرآن اپنی جگہ پر رکھ رہی تھی۔

(ایک تو حرم کی یہ دادی اماں والی احتیاطی تدابیر کبھی ختم نہیں ہو نگی۔ چاہے وہ پروفیسر سے پرنسپل ہی کیوں نہ بن جائے)

"تم نے تو یہ بھی کہا تھا کہ پتیلی میں کھانے سے شادی والے دن بارش ہوتی ہے جبکہ ایسا تو کچھ بھی نہ تھا۔" حرم صوفے پر بیٹھتی ہوئی ٹھٹک کہ دیکھنے لگی۔

"اور خیر ہو بھی جائے ضدی تو تم ہو نا اسکی تربیت کے لیے۔" بدر مزاح میں کہنے لگا مگر وہ تو لفظ بارش پر ہی رک گئی تھی۔اور اس ظالم شخص پر سے نظریں ہٹانا ہی بھول گئی۔

"بارش نہیں ہوئی تھی ہماری شادی پر مگر اس رات کے بعد میری آنکھوں کو کبھی خشکی بھی نصیب نہ ہوئی۔" بدر کو خود کی جانب سوالیہ نگاہیں ڈالتے ہوئے پایا تو اس نے بالآخر لب کھول ہی دیئے۔اور ہمیشہ کی طرح بدر کو اندر تک جھنجھوڑ ڈالا اور ہمیشہ کی طرح اسے یہی احساس دلایا کہ وہ ہی حرم کا ستمگر ٹھہرا ہے۔اور اِس ستمگر نے ہی کیا تھا ایک ستم محبت کا!

"حرم!" اس نے دوبار حرم کو پکارا جب جا کہ اس نے بھیگی آنکھوں سے ہی بدر کو دیکھا۔ پھر اپنے ہاتھ پر گرم لمس محسوس کر کے وہ مزید آنکھیں بھیگو گئی۔

"تم نے کہا تھا نہ کہ جو کام میں چار سال میں نہیں کر سکا وہ چار ہفتوں میں کیسے کروں گا۔اِسکا مطلب ہے کہ تم چیلنج تو کر ہی رہی ہو مگر اسکے ساتھ ساتھ تم نے مجھے موقع بھی دے دیا ہے۔" حرم کچھ نہ بولی بس اسکے ہاتھ میں سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

آخر اِس شخص کا لمس ہمیشہ پچھلی باتیں یاد کروا کے تڑپانے کیوں لگتا تھا اسے...

"میں جانتا ہوں منہ سے تو پہلے بھی کبھی اقرار نہیں کیا تھا تو اب کیا کرو گی۔ مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ بدر آفندی سے اسکی مسز کبھی دور نہیں جا سکتی۔" وہ کون سے اقرار کی بات کر رہا تھا؟ حرم نے آنکھیں چرا لیں۔ ایک تو اِن آنکھوں میں دیکھنا بھی وہ مشکل کر دیتا تھا۔ اسے احساس ہوا کہ جیسے وہ ہولے ہولے اس کے پاس آ چکا تھا۔

"تم سے دور نہیں جاؤنگی کبھی بھی نور کو لے کر۔ مگر تمہارے قریب." وہ ایک پل کے لئے ٹھہری تھی جب بدر کا سر اسے اپنے کندھے پر محسوس ہوا۔ اس نے گہری سانس اندر کھینچیں۔

"تمہاری یہ قربت مجھے اب کبھی برداشت نہیں ہوتی۔ یہ قربت ہمیشہ مجھے ماضی کی اذیت ناک یادوں میں دھکیل دیتی ہے۔" بدر کو اسکا رونا واضح محسوس ہو رہا تھا تب ہی اسکا ہاتھ تھام لیا۔

"بدر میں چاہ کر بھی نہیں چاہتی کہ میں کچھ بھولوں۔ مجھے جب تک اس ستم کی وجہ نہیں مل جاتی میں اور تم کبھی قریب نہیں ہو سکتے۔" کہتے ہی لرزتے ہاتھوں سے بدر کا ہاتھ خود پر سے ہٹایا اور دور ہو گئی۔ جبکہ بدر نے ہمیشہ کی طرح ایک بے بس کی طرح اسے دیکھا تھا۔

"کیا تم مجھ پر ذرا بھروسہ نہیں کر سکتیں؟ تمہیں میری محبت پر ہمیشہ سے شک کیوں ہے حرم؟" اس نے اپنے جذبات ضبط کرتے ہوئے کہا تو حرم نے رُخ پھیر لیا۔

"پانچ سال پہلے اپنا دل ایک رات میں ہی تمہارے سپرد کر کے بھروسہ ہی تو کیا تھا میں نے۔ جسے تم نے صبح ہوتے ہی چکنا چور کر دیا۔"

"کیا تم نے سچ میں مجھ سے کبھی محبت نہیں کی؟ کیوں تم نے کبھی میری محبت کو نہیں سراہا؟ حرم جب سوچ آتی ہیں تو میرے دل میں بھی ہزاروں سوال اٹھتے ہیں۔ مگر میں تو نہیں کہتا کہ تم نے میرے ساتھ یہ کیوں کیا وہ کیوں

Posted On Kitab Nagri

کیا۔ کیوں مجھے ایک ایسے انسان کے لئے چھوڑ دیا جو کبھی تمہارا تھا ہی نہیں۔ اسے تو یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ تم اس سے محبت ۔۔۔۔" وہ بول نہ سکا وہ بول بھی نہیں سکتا تھا۔ وہ اسکی بیوی تھی وہ کیسے یہ بول سکتا تھا جو وہ کبھی سن نہیں سکتا۔

"وہ سب پہلے کی باتیں تھیں۔ جب اسکی شادی ہو گئی میں تب ہی اسے بھول گئی تھی مگر تمہیں ہماری دوستی کو محبت میں بدلنا ضروری تھا کیا؟" نا جانے کیوں مگر وہ اس سے سوال کر گئی۔ حالانکہ اب تک اتنے سالوں میں وہ چپ ہی رہی تھی۔ کہ نہ اسے کچھ پوچھنا ہے نہ ہی کوئی صفائی سننی ہے۔ مگر آج وہ دونوں ہی بول پڑے تھے۔

"کیونکہ میں اپنی محبت کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔ تمہیں اپنا بنانا تھا حرم۔ تو پھر کیوں نہ بتاتا کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔" وہ اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا۔

"میں نے تم سے شادی کے لئے ہاں بابا کی وجہ سے کی تھی کیونکہ وہ چاہتے تھے ایسا۔ مگر تم جانتے ہو نہ میرے ماں باپ مجھ سے صرف اس لئے نہیں ملتے کیونکہ انہیں لگتا ہے میں نے محبت کر کے انکی پاک دامنی پر کیچڑ ڈالنا چاہی۔ کیونکہ انہیں لگتا تھا کہ کہیں میں بھاگ نہ جاؤں۔ تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا نہ کہ حرم تم فکر مت کرو دیکھنا اس ہی سال کے اندر اندر امی ابو سے تمہاری صلاح کروا دوں گا۔ اپنے امی کے سامنے بھی اپنی محبت منوا لوں گا۔

مگر ہوا کیا؟ تم نے تو اگلے دن ہی ہاتھ چھڑا لیا بدر۔ اگلے دن ہی چھوڑ کر چلے گئے۔ اپنے سارے وعدے توڑ کر، مجھے توڑ کر چلے گئے تھے تم۔ مجھے بتائے بغیر دنیا کی بھیڑ میں تنہا چھوڑ کر۔ اس وقت جب کوئی اپنا نہ تھا میرے پاس تب تم بھی چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ اور وہ بھی صرف اس لئے کہ میں تم سے محبت نہیں کرتی تھی۔ تمہیں کیسے بتاؤں کیسے بتاؤں کے نکاح نامے پر دستخط اس بات کی گواہی تھے وہ عہد نامہ تھا کہ میں اپنے شوہر کے علاوہ کسی

Posted On Kitab Nagri

نامحرم سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ نکاح کے وقت میرا ماضی ختم ہو چکا تھا اور جو سفر شروع ہوا تھا اس میں صرف تم تھے بدر صرف تم!"

روروکر، تو کبھی جھنجھوڑ کر وہ بدر کو ساکت کر گئی تھی۔ ہاں آج وہ اسے یقین دلا رہی تھی۔ یقین دلا چکی تھی کہ وہ اس سے محبت کے سفر میں ساتھ تھی مگر وہ سال اور وہ رات جس کی صبح بھیانک خواب کی طرح اسکی زندگی پر اثر چھوڑ چکی تھی۔

"حرم بھول جاؤ نہ اس ستم کو جو میں نے انجانے میں کیا۔ ایک آخری بار میری محبت پر بھروسہ کرلو۔" وہ التجائیں کر رہا تھا جب حرم نے نیچے جھکا ہوا سر اب کی بار غصّہ سے بھری سرخ ڈوروں والی آنکھوں کے ساتھ اٹھایا۔

"بھول جاؤں۔ بس یہ بھولنے والا کام ہی اب مجھ سے نہیں ہوگا۔" اسکے ہاتھ چھوڑتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ شاید وہ پہلے روروکر سر جھکائے خود کو کمپوز کر رہی تھی جس میں کامیابی مل چکی تھی۔

"حرم میں تمہاری یہ بے رخی اب اور برداشت نہیں کر پاؤں گا۔ پلیز اب بس کردو نہ۔ ختم کردو یہ سزا۔" وہ بھی اٹھ کے اس کے پاس جا پہنچا۔

"تو بتادو مجھے کہ وہ ایک سال کا ستم کیوں ڈھایا تھا مجھ پر کیوں چھوڑ کر گئے تھے تم مجھے؟ بولو!" وہ اب کی دبی دبی آواز میں چیخی تھی۔ بدر تھوڑی دیر منجمد رہا۔ پھر سر ہلاتے ہوئے آگے کو مزید آیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاننا چاہتی ہو نہ کہ کہاں تھا سال بھر اور کیوں تھا۔ میں بتادوں گا۔ مگر ابھی نہیں بتا سکتا ابھی وقت نہیں ہے تمہیں بتانے کا۔"

"کیوں ابھی کوئی کہانی نہیں مل رہی سنانے کے لئے جو وقت نہیں آیا بتانے کا۔" حرم نے ہمیشہ کی طرح طنزیہ تیر پھینکا۔

Posted On Kitab Nagri

"حرم تمہاری اِس ہی جز باتی فطرت کی وجہ سے میں اب تک تم سے ایک بہت بڑا سچ چھپاتا آرہا ہوں۔اور یقین جانو جس دن تمہیں وہ سچ پتا چل گیا نہ تم پچھتاؤ گی کہ تم نے اس قدر بے رخی اور طنز لہجہ کیوں رکھا۔"اب کی بار حرم نے تو نہیں مگر بدر نے خود سے اس کے ہاتھ ضرور چھوڑ دیئے تھے۔جسے حرم نے خالی خالی نظروں سے دیکھا ۔

"ک۔۔کون سا سچ۔کیوں پچھتانے لگی میں ؟"اب کی بار جلا دینے والی نیم مسکراہٹ بدر کے چہرے پر تھی اسکا سوال سن کر۔

"یہی تو نہیں چاہتا کہ تم پچھتاؤ اس ہی لئے سالوں سے سب کچھ برداشت کیئے تمہیں منانے میں لگا پڑا ہوں۔ تمہیں کچھ بتاتا نہیں کیونکہ حرم !"وہ چل کر دو قدم کا فاصلہ مٹاتے ہوئے ایک لمبی سانس بھر گیا جبکہ حرم کی اپنی سانس جہاں تھی وہیں رک گئی۔

(کون سا سچ ہے جو اسے نہیں معلوم)

"حرم۔۔بدر کی جانم !بس اتنا جان لو میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا ورنہ تمہارے مجھ سے دور ہو جانے کہ آج بھی بہت مواقع ہیں۔بس میں تمہیں کسی قیمت پر کھونا نہیں چاہتا۔"یہ بول کر وہ اس سے ایک قدم دور ہوا۔اور گہرہ سانس بھرا جو کب سے اٹکا ہوا تھا۔

"باقی رہی بات منانے کی تو چونکہ اب تمہیں سچ جاننا ہی ہے تو ٹھیک ہے۔اب تمہیں پریشان نہیں کروں گا محبت کا اظہار نہیں کروں گا بس جب وقت آجائے گا تو سچ بتانے میں دیر بھی نہیں کرونگا۔"

"بدر۔۔"وہ جو کچھ کہنے لگی تھی بدر نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے لبوں پر انگلی رکھ دی۔

Posted On Kitab Nagri

"ششش۔ابھی کہہ رہاہوں توسن لوپھرشاید موقع نہ ملے۔"اسکے کہنے پر حرم نے اسکی انگلی پکڑ کے نیچے کی۔ مگر اب کی باراسکی نظروں سمیت حرکت میں بھی نرمی تھی۔

"نیاطریقہ ڈھونڈلیاہے تڑپانے کا۔اس ایک سال کی ازیت تواب تک ختم نہیں ہورہی اور تم نے نیافن ڈھونڈ نکالا۔۔"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"حرم۔۔" پیچھے سے خود کے گرد حصار باندھتا لمس اسے مجبور کر گیا کہ وہ آنکھیں بند کر لے۔ جبکہ بدر رکا نہیں۔ "تمہیں تڑپانے کا سوچوں اس سے پہلے مجھے موت نہ آجائے۔"اس کی بات سن کر حرم نے خوف سے آنکھیں کھولیں۔اور نظریں بے اختیار بیڈ پر سوئی نور پر گئیں۔

"بدر آفندی۔ مجھ سے دور تو چلے گئے تھے اس پر کچھ نہیں کہتی مگر میری بیٹی سے اسکے ڈیڈی دور کرنے کی بات بھی کی نہ تو میں بہت برا پیش آؤنگی۔"ہائے یہ قاتل حسینہ کا دبا دبا سا غصّہ۔وہ غیر ارادی طور پر آگے ہوا تھا جب حرم نے اپنی سانسیں روکے اسے گھورا۔

"خیر۔میں نے کہا ہے اب نہیں مناؤں گا تمہیں اب تو خوش ہو نہ ؟"اسکی لٹوں کو آہستگی سے کان کے پیچھے کرتا وہ اسکا دل سلگا گیا۔

لیکن وہ کیوں برا محسوس کر رہی ہے یہی تو چاہتی تھی نہ وہ کہ وہ اسے اب نہ منائے۔وہ نہیں ماننا چاہتی۔تو پھر اب کیوں دل جل رہا ہے اسکی بات پر۔اور اب کیوں وہ اسکا حصار توڑ کر باہر نہیں آرہی؟کیوں کھڑی ہے اب تک اسکی قربت کے سائے میں۔

شاید اس لئے کے اسے وجہ مل گئی ہے۔اسکے دل کو وجہ مل گئی ہے بدر کے ساتھ کی کہ جو وہ کہہ رہا ہے وہ سچ ہے۔ اتنا پر اعتماد لہجے میں وہ جو بھی کہہ رہا ہے مطلب کہ وہ صحیح ہے۔اور حرم کی سالوں کا تلخ رویہ غلط؟

"کہاں کھو گئیں۔چلو خیر میں فریش ہو لوں۔مجھے آفس بھی جلدی جانا ہے۔ تمہیں اور نور کو آج سے میں ہی ڈراپ کروں گا تو اب اس پر نکھرے نہ دکھانا۔یوں سمجھ لو کہ وہ فرض ہے میں تمہیں منانے کے لئے نہیں کر رہا ۔"بولتے ہی وہ حصار توڑتے واشروم میں گھس گیا۔پیچھے حرم منجمد پیروں میں جیسے بیڑیاں ڈالے کتنی دیر اس جگہ کو دیکھتی رہی جہاں کچھ دیر پہلے وہ کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اتنے سالوں سے وہ یہ تلخ رویہ رکھ کر ایک اور غلطی کر رہی تھی؟ کیا وہ سچ پتا لگنے پر حرم کا ہی سر جھکنا ہے؟ نہیں مگر ماں بابا تو بدر کی وجہ سے ہی نہیں ملتے اس سے۔ مگر۔۔۔۔

"اُفف یہ کیسی الجھن میں ڈال کر چھوڑ دیا ہے تم نے مجھے بدر" وہ دل کی سنتی تو دماغ صفائیاں پیش کرنے لگتا۔ اب یہ الگ سوچ تھی جو اسے تب تک ہلکان کر رکھے گی جب تک سچ پتا نہیں چل جاتا جس کا وقت بدر کے مطابق ابھی نہیں آیا۔

ناشتہ ان لوگوں نے سکون سے سعید صاحب کے ہمراہ کیا تھا۔ باقی سب کو اتنی صبح اٹھنے کی عادت نہ تھی تو اور کوئی میز پر صبح موجود نہ تھا۔

"بیٹا کالج سے چھٹیاں لے لو۔ تم کہو تو میں خود غنی سے بات کرتا ہوں وہ کوئی اور پروفیسر ارینج کر دے گا۔" سعید صاحب کے غنی صاحب (حرم کے کالج کے پرنسپل) سے کافی اچھے مراسم تھے یہ بھی اسے بعد میں معلوم ہوا تھا۔

"نہیں انکل میں خود ایپلیکیشن لکھ دوں گی وہ رد نہیں کریں گے۔" وہ جو نور کا یونیفارم ٹھیک کر رہی تھی انکی بات پر دھیمے لہجے میں کہنے لگی۔

"چلو ٹھیک ہے۔ بدر آفس آنے سے پہلے شبیر احمد سے فائلز ضرور لے آنا۔" پھر وہ پاس میں کھڑے بدر کو کچھ ہدایت دیتے گھر سے روانا ہو گئے۔

Posted On Kitab Nagri

حرم نے لمبی سیاہ فراک کے اوپر سفید اسٹالر سر پر لپیٹے ہوئے تھا جبکہ ہاتھ میں نازک سی گھڑی اور ایک انگوٹھی پہنی ہوئی تھی جو ہمیشہ اسکی انگلی کی زینت بنی رہتی تھی۔

نورا بھی پری پرائمری سیکشن میں تھی۔سفید یونیفارم جو چھوٹی فراک اور ٹائٹس پر مشتمل تھا۔نیچے سفید موزے اور اسکول والے سیاہ چمچماتی جوتے جنہیں وہ دائیں بائیں موڑتے دیکھ رہی تھی۔

"اُفف نورا ایک تو یہ آپ کے ننھے منے بال بار بار نکل جاتے ہیں۔ادھر رکو تو ایک جگہ بیٹا۔۔" وہ اسکی چھوٹی پونی ٹیل کو سہی کرتے ہوئے کہہ رہی تھی جبکہ نور کبھی ادھر سر گھماتی تو کبھی کہیں گھوم جاتی۔ہاں وہ اسے تنگ کر رہی تھی۔کیونکہ پیچھے کھڑے بلیک فارمل ڈریس پہنے اسکے ڈیڈ واس کام پر اسے داد دے رہے تھے۔

"ویری گُڈ میری جان۔" بدر نے پیچھے سے نور کو فلائنگ کس دی۔

حرم نے منہ بناتے نور کو دیکھا جو پیچھے دیکھے دانت نکال کہ ہنس رہی تھی۔پھر حرم نے بھی سر پیچھے گھمایا جس پر بدر فوراً ہنسی چھپا کر فون میں دیکھنے لگا۔وہ یہ ظاہر کر رہا تھا کہ اب اسے حرم میں کوئی دلچسپی نہیں۔

حرم نے کچھ بھی نہ پا کر چہرہ سیدھا کیا اور پھیکا مسکراتی اٹھ کھڑی ہوئی۔نہ جانے کیوں اسے بدر کی وہ صبح کہی ہوئی باتیں بے چین رکھے ہوئے تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

'اففف یہی تو چاہتی تھیں تم اب کیا مصیبت ہے۔آہ کالم ڈاؤن حرم ایوری تھنگ اِز فائین۔' دل میں خود سے مخاطب ہوتی وہ نور کا ہاتھ پکڑے باہر لے گئی۔

پیچھے سے بدر بھی نور کا بیگ پکڑے لے آیا اور انکی گاڑی بھی روڈ پر رواں دواں ہو گئی۔

"واپسی پر میں ڈرائیور بھیج دوں گا اور نور کو خود لے آؤ نگا مجھے کہیں جانا ہے اسے لے کر۔"

"کہاں جانا ہے نور کو لے کر۔" وہ جو پیچھے بیٹھی تھی سامنے لگے شیشے میں دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"فن لینڈ بنا ہے ایک نیا۔ سائٹ پر جہاں جاؤ نگا کام کے لئے۔بس وہیں لے کہ جانا ہے۔ سانیہ کو تمہارے ساتھ شاپنگ پر جانا ہے آج اس لئے تم ہمارے ساتھ نہیں جاسکتیں۔"ڈرائیو کرتا وہ ایک نظر بھی پیچھے نہ دیکھ رہا تھا۔

"مگر۔۔"

"مگر کیا باپ ہوں اسکا خیال رکھ سکتا ہوں اس سے پہلے بھی لے کر گیا ہوں نہ بہت بار۔تو آگے سے کوئی سوال ہی کیوں کر رہی ہو؟"اتنی جلدی اس نے حرم سے لہجہ بدل لیا تھا۔وہ یہ تو نہیں کہنے والی تھی کہ وہ اسکا خیال نہیں رکھا سکتا وہ تو خود انکے ساتھ جانا چاہتی تھی۔

'کچھ زیادہ ہی کھڑوس بننے کا شوق اٹھ گیا ہے نواب کو۔خیر میں بھی کوئی صفائی کیوں دوں۔سوچتا رہے جو سوچنا ہے۔'وہ بھی دل میں تہیہ کرتی فون میں سر جھکا گئی۔باقی کا سارا راستہ بھی سب چپ ہی رہے۔

~

آج کالج میں اچانک ہی ایک ادارے سے کچھ لوگ آگئے تھے۔کوئی فاؤنڈیشن فرم کے لوگ تھے۔حرم چونکہ سوشل ڈیپارٹمنٹ کا بھی حصہ تھی تو وہ بھی انکی میٹینگ میں شامل تھی۔

"ان سے ملئیے۔یہ ہیں اس فاؤنڈیشن کے ہیڈ 'مسٹر محمد سرمد بلوچ'...سالوں بعد پاکستان واپس آئے ہیں اپنے ادارے کی نئی برانچ لے کر۔اب فارن کنٹریز کے بعد یہاں پاکستان میں بھی انکے فاؤنڈیشن کی شاخ موجود ہے۔۔۔"

پرنسپل غنی نے سب ٹیچرز پروفیسر سے سرمد بلوچ کو متعارف کروایا۔حرم نے ایک نظر اس پر ڈال کر ہٹا دی۔ سفید کلف لگی شلوار قمیض پہنے جس پر ایک بازو پر کالی شال ڈلی تھی۔چمکتی سیاہ کھیڑیاں اور ہاتھ میں پہنی گھڑی۔ وہ اپنے نین نقش سے ایک خوبرو نوجوان تو تھا ہی مگر یہ حلیہ حرم کو متاثر نہ کر پایا۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر یونہی باتیں چلیں سرمد بلوچ کی نگاہ اب تک حرم پر نہ گئی تھی مگر قسمت میں لکھا کون روک سکتا ہے۔

حرم اختتام گفتگو دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی اور غنی صاحب کے پاس چل دی۔اسے ایپلیکیشن آج ہی دینی تھی۔

"سر مجھے کچھ کام تھا آپ سے۔"حرم نے انکے آخری کلمات میں مداخلت کرتے ہوئے غنی صاحب کو پکارا جس پر سرمد کی نگاہیں جو ایک بار اسکی جانب اٹھی تھیں تو پلٹنا بھول گئی تھیں۔

وہ بات کرتی رہی غنی صاحب سے اور یہاں سرمد بلوچ کی آنکھوں میں ایک کے بعد ایک رنگ آکر دوسرا جاتا رہا --

"شکریہ سر۔تو میں چلتی ہوں پھر مجھے جلدی جانا ہے۔"وہ بات ختم کر کے مسکراتے ہوئے کہنے لگی جب سرمد ہوش میں آیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"اوکے گُڈڈے بیٹا۔ معزرت سرمد صاحب وہ دراصل یہ سعید آفندی کی بہو ہے آپ تو جانتے ہی ہونگے۔"

سرمد نے سرہاں میں ہلاتے ہوئے حرم کی جانب دیکھا جس پر وہ سلام کرکے چلتی بنی۔اسے سرمد کا یوں دیکھنا تپا گیا تھا اگر پرنسپل کا مہمان نہ ہوتا تو حرم کی گھوری کے ساتھ ساتھ باتیں بھی سنتا۔

وہ باہر پارکنگ ایریا میں کھڑی ڈرائیور کا انتظار کررہی تھی جبکہ پیچھے ڈھیروں پیڑوں میں سے ایک کے ساتھ چھپا ہوا شخص مسکرا اٹھا۔

آنکھوں میں گہری چمک لئے اس نے فون کان سے لگایا اور لب ہلائے۔

"بزنس مین سعید آفندی کی بہو! اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے آگے کا کام تم خود جانتے ہو۔" پھر آگے سے مثبت جواب ملنے پر اسکی مسکراہٹ گہری ہوتی ہوئی معدوم ہوگئی۔

حرم نے سانس بھرا اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔ جبکہ پیچھے پیڑوں میں کچھ سیاہ چیز دھوپ سے چمکی تھی۔

~

گاڑیوں اور والدین کا ہاتھ پکڑے بچے۔وہ جہاں کھڑا تھا وہاں رش لگا ہوا تھا۔پھر دھوپ سے آتا ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندوں کو نظر انداز کئے وہ اسکول کے اندر کو چل دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اور سامنے ہی سر جھکائے بینچ پر بیٹھی نورا سے نظر آگئی جو دونوں ہاتھوں سے اپنے بیگ کے سٹیپ پکڑے مسلسل پیر ہلا رہی تھی۔

"ڈیڈو آگئے نور۔۔۔"اور بدر کی آواز سنتے ہی اس نے خوشی سے اوپر دیکھا اور بھاگتی ہوئی فاصلے پر کھڑے بدر کے گلے لگ گئی۔

"ڈیڈی لیٹ تو نہیں ہوئے نہ نور؟"اس نے نور کا بیگ اسکے کندھوں پر سے نکالا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑا جبکہ ایک ہاتھ سے وہ نور کو گود میں اٹھا چکا تھا۔

"نو ڈیڈی۔نو نو ڈیدی اِز آن تائم (ٹائم)"اسنے ہمیشہ کی طرح بدر کی تھوڑی اپنے ہاتھوں کو سہلاتے ہوئے کہا جس پر بدر نے اس کے گال پر بوسہ لے لیا۔

"میری جان تھک گئی ہو گی نہ۔لنچ میں جو دیا تھا وہ کھا لیا نہ۔"اسکو گاڑی میں بٹھاتے وہ اس طرح پوچھ رہا تھا جیسے لنچ خود اپنے ہاتھوں سے بنا کر دیا ہو۔

پھر اپنی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے اس نے نور کی پانی کی بوتل دیکھی جو آدھی بھری ہوئی تھی۔

نور نے بھانپ لیا کہ اب ڈیڈی نے مما کی طرح ٹریٹ کرنا ہے اس لیے فوراً منہ بناتے ہوئے باہر دیکھنے لگی۔جبکہ بدر اسکی اس حرکت پر اپنی ہنسی ضبط کر کے رہ گیا۔

"نورِ بدر!پانی تو کم از کم پورا پی لیا کرو نہ ڈیڈو کی جان۔"بوتل اس کے آگے کیئے وہ پیار سے کہنے لگا۔نور نے صرف نگاہوں کو زحمت دی اور بدر کی جانب سیدھا چہرہ کیئے ہی آنکھوں سے دیکھا۔پھر زور سے آنکھیں میچ لیں اور ایک لمبی سانس خارج کری۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈیڈ ویال۔ نونوتی تمی فُل ہے۔(ڈیڈ ویار۔ نونو کی ٹمی فُل ہے۔)"اس نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔اور بدر تو آنکھیں پھاڑے دیکھتا رہ گیا۔۔یہ اسکی ہی اولاد تھی نہ۔

"نورِبدر پانی پی کہ باٹل سائڈ میں رکھ دینا۔"اب کی بار آواز میں رعب تھا اور چونکہ نور کو میری جان کی جگہ نام (نورِبدر) سے پکارا گیا تھا تو پھر تو اس نے چپ چاپ پینا ہی تھا۔نور نے مظلوم سا منہ بنائے بوتل اٹھائی اور تھوڑا پانی پی کر رکھ دیا۔بدر جانتا تھا نور کو پانی کیسے پلانا ہے۔وہ اسکول ہو یا گھر بہت کم پانی پیتی تھی جس کی وجہ سے کبھی کبھی ڈی ہائڈریشن کی شکایت ہو جاتی تھی۔حرم بھی اس بات کا بہت خیال رکھتی تھی اور اب چونکہ نور بدر کے پاس ہے اس وقت۔تو یہ اسکا فرض تھا۔

"گُڈ گرل۔ چلو اب ہم چلتے ہیں کسی بہت خاص سے ملنے کے لئے۔"اب کی بار اس نے جھک کہ نور کو پیار کرتے ہوئے بولا پھر سیٹ بیلٹ لگائی اور گاڑی چلا دی۔

"ہم فَن لینڈ جالے ہیں کا؟"نور نے سب بھلائے دلچسپی سے پوچھا۔بدر نے اسکی بات پر مسکراتے ہوئے سوچا۔' بالکل ماں کی طرح دماغ چلتا ہے مجال ہے جو کوئی بات بھول جائے۔'

"نہیں ہم فن لینڈ نہیں جا رہے ہم ایک سپیشل پرسن سے ملنے جا رہے ہیں جو نور سے ملنا چاہتے ہیں"

"وہ تون ہیں؟"اس نے اب کی بار رُخ پورا بدر کی جانب کر لیا۔

"وہ میں وہاں جا کہ بتاؤں گا کہ کون ہیں۔اب سفر کی دعا پڑھ لو اور سکون سے بیٹھ کر اپنا لنچ ختم کرو۔"نور نے اسکی پہلی بات پر تو سر ہلا دیا اور سیدھی ہو کہ بیٹھ مگر دوسری بات سنتے اسکے وہی ڈرامے شروع ہو گئے تھے۔

"نورِبدر!"اور بس پھر بدر کی ایک کی آواز آئی تھی جس کے بعد نورِبدر نے چوں چاں کئے بغیر سینڈوچز ختم کیے۔ بدر مسکرا کے ڈرائیو کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

ماں باپ ایسی ہی ہوتے ہیں جنہیں اپنے بچوں کا اچھا برا سب معلوم ہوتا ہے۔کب انکو کیا چاہئے کیا دینا ہے کیا کرنا ہے۔انکو پڑھانا لکھانا تربیت کرنا پال پوس کر قابل شناخت دلوانا۔سب کچھ ماں باپ ہی تو کرتے ہیں۔ہمارا سب کچھ ہمارے ماں باپ سے ہی ہے۔وہ نہ ہوتے تو ہم کچھ نہ ہوتے۔اس ہی لئے تو انکا اتنا بڑا مقام دیا ہے رب نے۔ اللہ سب بچوں کو انکے والدین کے لئے نیک و فرمانبردار بنائے!

~

وہ سانیہ اور باقی سب کے ساتھ شاپنگ پر تو آگئی تھی مگر اب زارا کی امی یعنی بدر کی خالہ سلمہ بیگم اور اپنی ساس ممتاز بیگم کی چٹ پٹی گفتگو جو یقیناً حرم کے خلاف ہی ہوتی تھی۔وہ چڑ گئی تھی اس ماحول سے۔

"سانیہ میں اس شاپ پر دیکھ کر آتی ہوں کافی اچھے لگ رہے ہیں ڈریسز۔"اس نے فلوقت یہاں سے نکلنے کے لئے بات بنائی۔

"بھابھی میں بھی ساتھ آتی ہوں۔چلیں۔"وہ سانیہ کے ساتھ ہی دوسری دکان پر چل دی۔سانیہ نے بھی محسوس کر لیا تھا کہ شاید امی اور خالہ کی گفتگو ہی حرم کی کیفیت کی وجہ تھی۔اس لئے اس نے کچھ نہ بولا اور دونوں چل دیں۔

یہ بات حقیقت تھی کہ حرم کی خوبصورتی بھی ایک وجہ تھی جو کچھ لوگوں کو بہت کھلتی تھی۔زارا بھی اس سے احساسِ کمتری کے شکار میں ہی حسد کرنے لگ گئی تھی کچھ غلطی اسکی ماں کی بھی تھی جو بیٹی کے سامنے اپنی بہن سے یہ کہہ دیتیں کہ۔

Posted On Kitab Nagri

"اب جو بھی کہو حرم سے زیادہ خوبصورت لڑکی بھی تو خاندان میں نہیں نہ۔ شاید اس لئے بدر کو اپنی بیوی کے سوا اور کچھ نہیں دکھتا۔ میں تو زارا کو شروع سے کہتی تھی کہ لڑکیوں کی طرح ہی خود کو سنوار کر رکھا کرو مگر اسے کچھ سمجھ آئے تب نہ۔ اب دیکھ لو حرم کو کیا ٹھاٹ ہیں اسکے اور ایک تم ہو۔"

یہ وہی الفاظ ہیں جو ہمارے گھر کی عموماً مائیں بے دھڑک کہہ دیتی ہیں یہ بھی سوچے بغیر کے کہہ دینے کے بعد ہمارے بچوں پر ان باتوں کا کیا اثر پڑے گا۔ یہ خوبصورت بدصورتی۔ رنگ وروپ کے چکر میں اس قدر فتنے فساد پھیلا دیئے ہیں کہ ہر کوئی اپنے اندر عیب ڈھونڈ نکالتا ہے۔ اللہ کا شکر ادا کرنے کے بجائے یہ سب بول بول کر احساس کمتری میں تو مبتلا کر ہی دیا جاتا ہے بچیوں کو جبکہ انکے اندر کے حسد کو بھی پروان چڑھا دی جاتی ہے۔

ہمارے معاشرے کے چند ایسے لوگ اگر زبان کھولنے سے پہلے ایک بار بھی سوچ لیں گے تو بہت سے گھر تباہ ہونے سے بچ جائیں گے بہت سی لڑکیاں احساسِ کمتری سے بچ جائیں گی۔ اپنے بچوں کی تربیت والدین اور خاص طور پر ماں کو ہی کرنا ہوتی ہے۔ اور کس نے کہا کہ تربیت صرف چھوٹے بچے کی کی جاتی ہے۔ نوجوان نسل کے ذہنوں پر یہ رنگ وروپ کا بوجھ ڈال دینا بھی تربیت میں خرابی پیدا کرنا ہے۔ سمجھانے کہ اور بھی بہت سے طریقے ہوتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ کسی دوسرے کو سامنے رکھ کر ہی اپنی اولاد کو سمجھایا جائے کہ دیکھو۔ اسکو دیکھو اس سے سیکھو کچھ۔

یہ الفاظ کبھی کبھی اندر تک جا کر لگتے ہیں۔ اور پھر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کہ ہم کمتر ہوں ان سے۔

اس لئے بچے بڑے ہوں یا چھوٹے انکے سامنے سوچ سمجھ کر بولیے۔ الفاظ کا چناؤ بہت اہم چیز ہے!

Posted On Kitab Nagri

"ویسے بھائی کو ریڈ کلر بہت پسند ہے اور آپ پر یہ جچ بھی بہت رہا ہے۔میں تو کہتی ہوں یہی لے لیں۔"وہ ایک سرخ رنگ کا کامدار جوڑا تھا جس پر کہیں کہیں بوٹیاں تھیں آستین آگے سے کھلی ہوئی تھی وہ لمبی میکسی تھی جس کے پیچھے ڈوریاں لٹک رہی تھیں۔حرم نے سانس بھرا اور جوڑا سامنے رکھ دیا۔

"مگر ہم تو تمہارے لئے شاپنگ کرنے آئے ہیں پہلے تمہاری تو کمپلیٹ ہو جائے۔"

"ارے میری تو پوری ہی ہے وہ تو بس مام کو ہی نا جانے کتنے ڈریسز لینے ہیں میرے لئے۔انکا تو دل ہی نہیں بھر رہا۔مگر کوئی بہانہ نہیں بس میں نے کہہ دیا تو کہہ دیا۔اب کیا آپ میری پسند کی ایک چیز بھی نہیں لیں گی؟"اور آخر میں سانیہ نے بلیک میل کیا تھا۔معصوم سا منہ بناتے وہ اسے نور کی یاد دلا گئی۔

"اچھا ٹھیک ہے یہی ڈریس پہنوں گی بس اب خوش!"حرم نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو سانیہ ہنس پڑی۔

"جی یہی ڈریس پیک کر دیں۔"سانیہ ڈریس پیک کروانے لگی جب حرم جو پیچھے لگے کپڑوں پر نظریں گھما رہی تھی اسے دوکان کے باہر کچھ عجیب محسوس ہوا۔جیسے کوئی اسے دیکھ رہا تھا یا کوئی اسکا تعاقب کر رہا تھا۔وہ جب سے کالج سے نکلی تھی اب تک اسے یہی محسوس ہوا کے وہ کسی کی نظروں کے حصار میں ہے۔

'حرم تم بہت زیادہ وہمی ہو گئی ہو۔ویسے کھڑوس ٹھیک ہی کہتا ہے پڑھا پڑھا کر دماغ خراب ہو گیا ہے میرا۔'بدر کی باتوں کا سہارا لیتی وہ خود کو کمپوز کر رہی تھی۔حالانکہ اسکی چھٹی حس کبھی غلط نہیں کہتی تھی۔مگر یہ وہم کی ہو سکتا تھا۔بھلا اسکا تعاقب کون کر سکتا ہے؟

وہ دونوں دوکان سے باہر نکلیں اور مال کی ہی دوسری جانب بڑھنے لگیں جب دور کہیں سے کلک کی آواز ابھری تھی۔ایک مدھم سی کلک کے آواز نکلتی روشنی معدوم ہوئی تھی۔اور پھر دور کھڑا شخص اپنی فاتحانہ مسکراہٹ لئے وہاں سے چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک چھوٹا سا گھر تھا۔دو مالے پر مشتمل باہر سے گندمی رنگ میں رنگا ہوا۔بدر نے گاڑی روک کر نور کو اتارا جو تھکی تھکی لگ رہی تھی۔

(شاید اسکول کی تھکن ہو گی۔)

"ہم آ گئے ڈیڈو کی جان۔"آس پاس ایک محتاط نگاہ ڈالتے ہوئے اس نے نور کو باخبر کیا۔

"ہم کاں آئے ہیں؟(ہم کہاں آئے ہیں؟)"وہ جو گاڑی لاک کر رہا تھا نور نے اسکا کوٹ کھینچتے ہوئے کہا۔

"چلو تو اندر نو نو پھر بتاتے ہیں۔"نور نے بدر کی بات پر سر ہلایا اور چلتی بنی۔مگر چونکہ گاڑی روڈ کے دوسری جانب تھی تو گھر اور بدر کی گاڑی کے درمیان ایک چوڑی سڑک کا فاصلہ تھا۔

بدر سے گاڑی دوسری باری میں جا کر لاک ہوئی پھر وہ کچھ سامان اٹھانے لگا جب اسے احساس ہی نہ ہوا کہ نور سڑک کے بیچ و بیچ کھڑی ہے۔

تبھی ایک گاڑی نور کی جانب رش ڈرائیونگ کرتے ہوئے آ رہی تھی۔بدر پیچھے مڑا اور زور سے چیخا جبکہ نور کو گاڑی لگنے سے پہلے ہی کسی نے پیچھے کو کھینچ لیا۔

بدر سارا سامان سب کچھ وہیں پر چھوڑتا نور کی جانب لپکا اور اسے چیک کرنے لگا۔

"نور۔کہیں لگی تو نہیں ناں۔۔ہاں؟چوٹ تو نہیں لگی نہ ہاں؟میرا بچا۔"گھبرائی ہوئی آواز میں کہتا وہ روہانسا ہو گیا تھا۔ساتھ کھڑے جاوید صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا بچوں میں ایسا ہو جاتا ہے۔اور فکر نہ کرو میں نے بروقت پیچھے کر لیا تھا۔"نور بھی ڈر کر بدر سے چپک کر کھڑی تھی۔اور پھر بدر کا ردعمل دیکھ وہ بھی گھبرا گئی تھی۔ سمجھ تو اسکے چھوٹے دماغ میں کچھ آیا نہیں تھا کہ ہوا کیا ہے بس اپنے ڈیڈو کو پریشان ہوا دیکھتی وہ بار بار پلکیں جھپکاتی منہ بنا گئی۔

"السلام وعلیکم انکل۔"

"وعلیکم السلام چلو اندر چلیں۔کچھ نہیں ہوا چھوٹی حرم کو"جاوید صاحب نے شفقت سے ہاتھ پھیرتے نور کا ہاتھ پکڑا۔بدر بھی خود کو کمپوز کر چکا تھا پھر نور کو جاوید صاحب کو دیتا وہ نیچا پھینکا سامان اٹھا کے اندر لے جانے لگا۔

"ہو آر یو وائٹ موچوں والے انکل؟"اندر جاتے ہوئے ایک نظر اس نے اپنے ڈیڈی کو دیکھا تھا جو پہلی بار اسکا ہاتھ کسی کے اور کے ہاتھ میں دے کر سکون سے تھے۔پھر ساتھ میں چلتے جاوید صاحب سے آنکھیں تفتیش کار کی طرح چھوٹی کرتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"آپکے ڈیڈو نے بتایا نہیں کیا؟"انہوں نے اندر آتے بدر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔جس پر نور نے نچلا ہونٹ باہر کرتے نفی میں سر ہلا دیا۔

"نور کا سرپرائز تھا نہ اس لئے نہیں بتایا۔نور پتا ہے یہ کون ہیں؟"بدر اور وہ سب باہر لان میں لگی کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے جبکہ سامان ٹیبل پر رکھتے وقت اس نے نور سے ایبرو آچکا کے سوال پوچھا تھا جس پر نور نے اپنا ہاتھ افسوس سے سر پر مارا۔

"ڈیڈو یال۔نو نو تو نئی نہ پتا پھر ایشے کیشے بولوں (ڈیڈو یار۔نو نو کو نہیں ناں پتا پھر کیسے بولوں)"

اپنے باپ کی یاداشت پر افسوس کرتی وہ اپنی تیز آواز میں کہتی،ان دونوں کے ساتھ ساتھ لان میں آتیں شمائلہ بیگم کو بھی ہنسا گئی۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ارے نانو کی گڑیا یہ آپ کی مما کے ڈیڈی ہیں۔" شمائلہ بیگم نے اسکے گالوں پر پیار کرتے ہوئے کہا۔ بدر نے کھڑے ہو کہ سلام کیا پھر وہ لوگ دوبارہ بیٹھ گئے جب کہ نور جو بدر اور شمائلہ بیگم کے بیچ میں بیٹھی تھی جاوید صاحب کو غور سے دیکھنے لگی۔

"ادھر آؤ میرے پاس" جاوید صاحب نے نور کو اپنے پاس بلایا جس پر اس نے پہلے بدر کو دیکھا۔ بدر نے اشارے سے جانے کا کہا تو وہ اٹھ کے انکے پاس چلی گئی۔ نور کو انہوں نے اپنے پاس بیٹھا لیا جبکہ جذبات سے انکی آنکھیں بھر آئیں تھیں۔

"اتنے سالوں بعد ہمیں لگ رہا ہے کہ ہم اپنی بچی سے مل رہے ہیں۔ شمائلہ اس میں سے حرم کی خوشبو آرہی ہے۔"

جاوید صاحب کی بھیگی آواز انکے رونے کا ثبوت تھی۔ بدر نے انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

"انکل آپ بولیں تو سہی میں حرم کو ابھی اور اسی وقت آپ کے پاس لے آؤں گا۔"

"اگر اسے یہاں لا سکتے تو میں کبھی اسے خود سے دور بھیجتا ہی کیوں۔ کون باپ اپنی بیٹی سے دور رہ سکتا ہے۔"

انکے دو آنسو ٹوٹ کے نور کے چہرے پر گرے تھے۔ اس نے چہرہ اوپر کر کے اپنے ننھے ہاتھوں سے انکے آنسوؤں کو صاف کیا۔

"آپ مماتے ڈیڈو ہیں کا؟ (آپ مما کے ڈیڈو ہیں کیا؟)"

نور کی بات پر انہوں نے بھیگی آنکھوں سے سر ہلایا اور پھیکا سا مسکرا دیئے۔ نور نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

"ڈیڈو! ڈیڈو۔۔۔ مماتے ڈیڈی مل گئے" پھر اسنے یکدم تھوڑی تیز آواز میں بدر کی آستین کھینچ کر کہا۔

"مماتے ڈیڈی مما پاش چلو نہ۔ مما ڈیڈو تو مِس کلتی ہیں۔" نور کے معصومیت سے کہنے پر انہوں نے اسے گلے سے لگا لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسا مما نے کہا نور سے کیا؟ کہ وہ یاد کرتی ہیں" جاوید صاحب نے خوش ہوئے پوچھا جس پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"نونو نے رات تے ٹائم مما تو دیکھاناں۔ نونو تی مما وری تیں۔"انکی آنکھوں سے گرتے آنسو نور کے کپڑوں اور چہرے میں جذب ہوتے جارہے تھے۔

"کیا۔۔کیا کہہ رہی تھیں نونو کی مما"آواز رونے کے باعث دب گئی تھی۔ بدر کی آنکھیں بھی بھیگ گئی تھیں جبکہ شمائلہ بیگم منہ پہ دوپٹہ رکھے آنسو چھپا رہی تھیں۔

"مما روتے کے رئیں تیں۔ سوری نہ بابا حرم تو واپش بلالیں ناں۔ حرم تو یاد آلی اے۔(مما رو کے کہہ رہیں تھیں ۔سوری نہ بابا حرم کو واپس بلالیں ناں۔ حرم کو یاد آرہی ہے۔)"اس بات پر تو انہوں نے ہچکی بھری تھی۔

"بس انکل آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔نور بس چپ۔"بدر کے کہنے پر نور نے آنکھیں چھوٹی کرکے بدر کو دیکھا۔

"انکل اب تو اُس وڈیرے کا راج بھی نہیں رہا۔آپ ہی تو کہہ رہے تھے سال بھر ہونے کو ہے اور اس نے کوئی رکاوٹ نہیں کی مطلب وہ بھول چکا ہے۔تو چل لیں ناں آپ دونوں اب اور کتنی تسلی کریں گے۔"بدر نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"بیٹا کھو چکا ہوں پہلے ہی بیٹی کو کھونے کا ڈر اب تک نہیں جاتا۔ تمہیں بھی ہمیشہ اس معاملے سے اس ہی لئے دور رکھتا آیا ہوں کیونکہ اگر تمہیں بھی کچھ ہو جاتا تو حرم کا کیا ہوتا۔پہلے ہی اس ایک سال کا تنازعہ اب تک برقرار ہے ۔۔"

Posted On Kitab Nagri

شمائلہ بیگم چہرہ خشک کیئے اٹھیں اور نور کو جاوید صاحب کی گود سے لئے اندر چل دیں۔ویسے بھی نور کا یہ ساری باتیں سننا ٹھیک نہیں تھا۔

"انکل لیکن اب کس چیز کا انتظار ہے۔حرم کا بھی تو حق ہے نہ کہ اسکو سب سچ معلوم ہو۔وہ آج تک مجھ سے صرف اُس ایک سال کا جواب نہ ملنے پر خفا ہے۔"

"میں صرف تسلی کرنا چاہتا ہوں کہ آیا اُن لوگوں نے ہمارا پیچھا چھوڑ دیا ہے یا نہیں۔اور تم فکر مت کرو بس یہ ہفتہ اور اگلے مہینے کی پہلی تاریخ کو ہی ہم حرم سے ملنے آئیں گیں اور دیکھنا جب اسے سب سچ پتا چلے گا تو ناراضگی جھاگ بن کر اڑ جائے گی۔"انہوں نے بدر کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے تسلی دلائی۔

"انکل! مجھے اسکی اِس ناراضگی سے اتنا فرق نہیں پڑتا جتنا اسکی ندامت پر پڑے گا۔کہ جب اسے سچ پتا چلے گا۔تو میں نہیں چاہتا کہ وہ شرمندہ ہو۔"انکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے محبت سے کہا تھا۔

"اس ہی جزباتی فطرت کے باعث تو اس سے سب کچھ چھپایا ہے آج تک۔اگر اسے معلوم ہوتا ہے کہ وجہ یہ ہے ہم سب کی دوری کی تو وہ تو ایک کہرام مچا دیتی کہ بابا آپ ڈر رہے ہیں ایسے لوگوں کو پولیس کے حوالے کریں۔ اب اسکو میں معاملے کی سنگینیاں کیسے سمجھاتا۔یا اگر وہ کبھی تحمل سے کچھ سمجھ لیتی تو آج دور نہ ہوتی۔"اپنی بیٹی کی فطرت پر وہ افسوس سے کہہ رہے تھے۔

"خیر آپ اب آئیں گے ضرور۔اب سب ٹھیک ہے تو کوئی بہانہ نہیں۔"بدر کی بات انہوں نے ہاں میں ہلایا تھا جس پر وہ مسکرا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کوئی گودام تھا۔بہت ہی وسیع اور تاریک۔چاروں اور بڑے بڑے کارٹن اور چیزیں رکھی ہوئیں تھیں۔یہ سب وہ ہی چیزیں ہیں جو باہر سمگلنگ کر دی جاتی تھیں۔

ایسے میں گودام کے بیچ و بیچ بنے کمرے میں کوئی چیئر پر بیٹھا آگے پیچھے ہو رہا تھا۔پر سوچ نگاہیں لئے وہ کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"کب تک بھاگیں گے بیٹی لو کر۔انہیں لگتا ہے کہ میں بھول گیا ہوں۔اپنے بھائی کی موت کا بدلا ! اور میں بھول جاؤں گا؟" باہر سے آتی نیم روشنی میں اسکی آنکھوں میں اترتا خون صاف ظاہر تھا۔وہ کوئی نوجوان تھا۔سفید رنگت کا حامل چوڑا اور طاقت والا۔

"پہلے تو محبت تھی تو عزت سے دینے کو کہہ رہا تھا مگر اب تو انتقام ہے انتقام۔سردار بلوچ کا انتقام !" وہ دل و نین میں کرب لئے کہہ رہا تھا جب اسکے موبائل فون کی سکرین چمکی۔کوئی واٹس ایپ میسج تھا جو ایک بار پھر فون کو روشن کر گیا۔

اس نے ٹیبل پر رکھا فون اٹھایا اور میسج کھولتے ہی کچھ دیر ساکت رہ گیا۔ایک تصویر تھی جس میں وہ شاپنگ بیگ اٹھائے کہیں جا رہی تھی۔ساتھ ایک اور لڑکی بھی تھی جو ہنستے ہوئے اسے شاید کچھ کہہ رہی ہو گی۔تصویر کے ساتھ ایک میسج تھا جس میں اسکی تفصیل لکھی ہوئی تھی مگر اسے اِس لڑکی کو پہچاننے کے لئے کسی تفصیل کی ضرورت نہ تھی۔

دیکھتے ہی اسے کچھ بیتے لمحے یاد آگئے جب وہ گاؤں سے پہلی بار آرہا تھا اور راستے میں اسے دیکھ کر ٹھہر سا گیا۔وہ جو شاید کالج جا رہی تھی گھور کر سردار کی گاڑی کو دیکھا اور آگے بڑھ گئی۔

وہ فون میں تصویر کو دیکھتے دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا جب ایک اور یاد نے ذہن پر ڈاکہ ڈالا۔

جب وہ اس سے روز روز گھوریاں کھا کر تھک گیا تو پہلی بار اسکا راستہ روک لیا۔اور ہمت کر کے دل کا حال بتایا جس پر سردار بلوچ کو رکھ کر ایک چماٹ رسید کیا گیا تھا اسکی بے باقی پر۔

اس نے یکدم آنکھیں کرب سے بند کیں تھیں۔اور ذہن سے فوراً اس تلخ یاد کو مٹایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میں نے تو کبھی اس تھپڑ کا بدلہ بھی نہیں لیا تم سے۔ تم نے باہر جاتے ہی میری جگہ کسی اور سے محبت کر لی میں نے تو اسکا بدلہ بھی نہیں لیا تم سے۔ تم نے اس بے شرم سے محبت کر کے خود کا دل دکھایا۔یعنی میری محبت کا دل توڑا میں نے تو اس بات کا بھی بدلا نہ لیا تم سے۔" آخر میں وہ چیخ پڑا تھا فون کو قریب کر کے جیسے وہ اس تصویر میں دکھتی لڑکی کو اپنے سامنے کھڑا کر کے کہہ رہا ہو۔

"اپنے بھائی کی موت کا بھی نہ سوچا اپنی انا کو بھی چھوڑ کر تمہارے باپ کے پاس آیا اور اس نے مجھے دھتکار کر تمہارا ہاتھ کسی اور کے ہاتھ میں دے دیا۔ میں پھر بھی چپ رہا مگر اب۔" اسکی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔ وہ چیخ چیخ کر آنکھیں نکالے کہہ رہا تھا۔

"مگر اب نہیں چھوڑوں گا۔ تم لوگ کیا سمجھتے ہو چپ ہو گیا ہوں تو کیا بھول گیا ہوں سب کچھ۔ پہلے تو کسی چیز کا حساب نہ لیا تھا۔ مگر اب چن چن کر بدلے لوں گا۔ اور اس تھپڑ کا بھی۔" کہتے ہی اس نے فون ٹیبل پر پٹخا تھا۔ اور ہاتھوں کو بالوں میں پھنسا کر اپنا سانس ہموار کرنے لگا جو تیز ہو رہا تھا۔

"شیر دو قدم پیچھے ڈر کر نہیں ہوا بلکہ ایک بڑے حملے کے لئے ہوا ہے۔" اسکی آواز معدوم ہوئی تھی۔ جبکہ گلاس میں بھرتے مشروب کی دھار گھٹ گھٹ گلاس میں بھر رہی تھی۔

شیر دوبارہ جاگ اٹھا تھا!

حرم گھر آ کر سب کے ساتھ نہ بیٹھی تھوڑی دیر بعد ہی وہ اوپر کمرے میں چلی آئی۔ بار بار گھڑی میں نگاہیں گاڑے وہ نور اور بدر کے انتظار میں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"پتا نہیں کون سے فن لینڈ میں لے گیا ہے یہ شخص میری بچی کو۔کچھ کھاتی بھی نہیں ہے وہ اسکول میں بھی جلدی ۔" ٹہلتی ہوئی وہ خود سے بڑبڑا رہی تھی۔جب دروازہ کھلا اور حرم جو تیزی سے یہاں وہاں چکر کاٹ رہی تھی اندر آتے بدر سے ٹکرا گئی۔

"سنبھل کر جانم! اتنی جلدی ہے کیا میرے پاس آنے کی۔"اسکو بازوؤں سے تھامے بدر نے مسکراتے ہوئے حیرت سے کہا جس پر حرم نے گھور کر بھنویں اچکائیں۔

"ایک تو یہ تمہاری خوش فہمیاں نا جانے کب ختم ہوں گی۔افف میرا بازو۔"اس سے دور ہوتی وہ کراہ گئی۔

"اب اپنے سکس پیک والے شوہر کے آگے گرو گی تو یہ تو ہو گا ہی نہ نونو کی مما۔"آخر میں 'نونو کی مما' اس نے لاڈ سے کہا تھا جس پر حرم نے منہ ٹیڑھا کیا۔

"مما۔۔مما! نونو آگئی۔"نور پیچھے سے آتی اسکی جانب لپکی۔حرم نے گود میں اٹھاتے ہوئے اسے گلے سے لگا کہ پیار کیا۔

"نونو تو آگئی ساتھ میں اپنے تنگ کرنے والے ڈیڈو کو بھی لے آئی۔"حرم نے اسکی پونی ٹیل کھولتے ہوئے کہا جس پر بدر جو کوٹ اتار کے رکھ رہا تھا ٹھہر سا گیا۔

"اوہ تو میں تنگ کرتا ہوں۔پھر بھی میڈم کو گرنا میرے اوپر ہی ہے۔"اس نے بھی جوابی کاروائی کرتے کوٹ ہینگ کیا اور اب والٹ وغیرہ ڈریسنگ پر رکھنے لگا۔

"خوش فہمی ہے تمہاری مجھے کوئی شوق نہیں تم سے اپنے بازو تڑوانے کا۔خود ہی بٹن لگی آنکھوں کے ساتھ اندر آئے تھے۔"نور کو واشروم میں لے جاتی اس نے زور سے بدر کے کان میں کہا اور فوراً آگے کو چل دی۔بدر نے حیرت سے دیکھا۔یہ اسے کب سے بحث کرنے کا شوق اٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے پاس ہزاروں کان نہیں ہیں یہ بھی خراب کردو گی تو بہرا کہلاؤں گا۔"

"میں تو کہتی ہوں ساتھ میں گونگے بھی ہو جانا۔" حرم نے اندر سے ہی ہانک لگائی تھی۔

"جو حکم جانم۔" اور بدر جانتا تھا اسکے بعد وہ کچھ نہیں بولے گی۔ کیونکہ جانم لفظ سے وہ بہت چڑتی ہے۔ بدر اب کی بار مسکرا دیا۔

"لگتا ہے صبح والی بے رخی کا سہی سے اثر ہوا ہے مسز پر۔" خود سے کہتا وہ صوفے پر پر سکون ساڈھ گیا۔

یہ رات کا وقت تھا جب حرم نیچے کچن میں کھڑی نور کے لئے دودھ گرم کر رہی تھی۔ جبکہ نور اور بدر اوپر کمرے میں ہی تھے۔ گھر میں کچھ مزید مہمان بھی آن پہنچے تھے سانیہ کی شادی کی تقریبات میں بس ایک ہفتہ ہی رہ گیا تھا ۔

وہ صبح والے سیاہ کپڑوں میں ہی ملبوس تھی۔ کچن میں پھیلی ابلتے دودھ کی خوشبو اور آنچ کی تپش، حرم کو گرمی لگنے لگی۔ دودھ کو یوں چولہے پر چھوڑ کے بھی نہیں جا سکتی تھی۔ اس نے چہرے کے گرد لپیٹا اسکارف کھولا تو تھوڑا سکون ہوا۔ ویسے بھی کچن میں تو کوئی مرد نہیں آتا تھا۔

"ابھی ابل کے نہیں دے رہا اور میں ذرا سا دھیان ہٹاؤں گی تو سارا ابل کر بہہ جائے گا۔" اس نے دودھ کو دیکھتے ہوئے منہ بنائے کہا۔ دادو کے ساتھ ہوتی تھی تو دادو دیکھ لیا کرتی تھیں۔ کیونکہ حرم کو دودھ ابالنا سب سے زہر کام لگتا تھا شروع سے ہی۔ تیز آنچ کرتی تو ابل کر گر جاتا تھا۔ اور اگر آنچ دھیمی ہو تو وہ رکھ کے بھول جاتی جس سے دودھ جل جاتا۔ ابھی درمیانی آنچ تھی مگر وہ یہاں سے ہلنے کا خطرہ نہیں مول لینا چاہتی تھی۔ خدیجہ کی امی جو

Posted On Kitab Nagri

یہاں کی ملازمہ ہیں انکی بھی طبیعت ذرا خراب تھی اور خدیجہ سے زیادہ کام کروانا اسے اچھا نہ لگتا تھا۔اس کے پڑھنے کے دن تھے وہ پڑھتے ہوئے ہی اچھی لگتی تھی حرم کو۔

"جلدی سے ابل جاؤ پیارے۔میری نونو کو سونا بھی ہے پھر۔" وہ چولہے پر رکھے دودھ کو دیکھ اس طرح کہہ رہی تھی جیسے وہ اسکی باتیں سن سکتا ہو۔

وہ یونہی کھڑی تھی جب پیچھے جلتی روشنی کی وجہ سے اسکے سامنے ایک ہیولا سی پرچھائی بنی۔کیا کوئی پیچھے کھڑا تھا؟ ہیولا نزدیک آرہا تھا اور پرچھائی بڑھ رہی تھی۔وہ فوراً پیچھے مڑی ڈر کے ایک قدم پیچھے ہوئی۔پھر ایک ہاتھ سینے پر رکھے وہ سانس نارمل کرنے لگی۔

"سوری میرا مقصد ڈرانا نہیں تھا۔۔" یہ ہے بدر کا خالہ زاد بھائی۔۔خضر! زارا کا بھائی۔جو اپنے لمبے دراز قد، بکھرے بال، پینٹ پر پہنی شرٹ جس کے بٹن اوپر سے کھلے ہونے کے باعث اسکا کسرتی جسم نمایا ہو رہا تھا۔اور گلے میں ڈلی لمبی بال بیرنگ جیسی چین نظر آرہی تھی۔ہاتھ میں پہنے بے شمار بینڈز اور چھلا وغیرہ۔آئی بروکٹ، ایک کان کی بالی۔وہ بدر سے کئی گناہ زیادہ خوبصورت تو تھا مگر شخصیت کی آوارگی بھی صاف جھلک رہی تھی۔جو ہر کسی کی پرسنیلٹی کو ماند کر ہی جاتی ہے۔

(نیو جنریشن کے آوارہ امیر زادے۔۔) وہ ایک نظر میں معائنہ کر کے یہی لقب دے سکی۔

"آپ کو کچھ چاہیئے؟" حرم نے اب سنبھل کر دوپٹہ سر پر اوڑھا۔۔جبکہ اسکی نظریں اور وہ مسکراہٹ حرم کو اس وقت زہر لگ رہی تھی۔۔

"ہاں وہ۔ایکچیولی مجھے.." وہ بولتے ہوئے دو قدم آگے بڑھا۔حرم نے آنکھیں کھول کے اسکے ہاتھ کا تعاقب کیا جو اسکے برابر سے گزرا اور پیچھے دیوار میں نسب سٹینڈ میں سے لائیٹر اٹھا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

(سگریٹ نوشی کے لئے ہی چاہیئے ہوگا۔۔)

"یہ چاہیئے تھا۔"وہ پیچھے ہوا تو حرم نے سانس بھرتے سر ہلادیا۔جبکہ نظر دودھ کے چولہے پر گئی تو وہ جلدی سے آگے بڑھی۔اور فلیم بند کردی۔

"شکر بچ گیا۔"اس نے سانس خارج کی جبکہ وہ اب بھی شاید یونہی کھڑا تھا۔

"اور کچھ بھی چاہیئے؟"

"نہیں نہیں اور فلحال کچھ نہیں۔آپ حرم ہیں ناں؟بدر کی۔۔"اس نے جملہ ادھورا کیوں چھوڑا؟حرم نے لب بھینچے سرہاں میں ہلادیا۔۔اور گرم گرم دودھ گلاس میں انڈیلنے لگی۔کیونکہ خضر صاحب شاید یہیں رکنے کا ارادہ کر چکے تھے تب ہی کرسی کھینچ کہ اس پر بیٹھ گیا۔

"گریٹ۔ویسے بدر کی چوائس کو ماننا پڑے گا۔ڈھونڈا کہاں سے آپ کو اس نے؟"حرم نے ایک پل کے لئے ہاتھ روکے اسے دیکھا۔چہرے کے آثار تو نارمل تھے لیکن یہ اسکا لہجہ اتنا عجیب کیوں لگا تھا۔

"یونی فرینڈز۔"وہ مختصر سا کہہ کر چپ ہوگئی۔اب دودھ کو ڈھکتے۔گلاس کوٹرے میں رکھ رہی تھی۔

خضر نے لائیٹر گھماتے اسکا معائنہ کیا اور مسکراتے ہوئے کچھ گنگناتے باہر نکل گیا۔بیٹھا اور اٹھ گیا۔

"شکر ہے گیا۔۔بڑ بڑ کیا کر رہا تھا ویسے؟خیر مجھے کیا کچھ بھی بولے۔چلو حرم نور انتظار میں ہے۔۔۔"

شکر کا سانس لیتی وہ اوپر آگئی۔

"ڈیڈو نو نو ہیئرز،ڈیڈی تھل دیئے ناں۔۔"نور بدر کے آگے کھڑی اپنے کھلے بال پکڑے کھڑی تھی۔جبکہ بدر لیپ ٹاپ پر کچھ میلز چیک کر رہا تھا۔آج آفس سے بھی وہ جلدی آگیا تھا اب اسے کچھ کام کرنا تھا۔

"ڈیڈی کی جان مما سے بولنا۔ڈیڈی بزی ہیں۔۔"

Posted On Kitab Nagri

حرم کھلے دروازے سے اندر آئی اور سائڈ ٹیبل پر ٹرے رکھی۔پھر وہیں بیڈ کے کنارے پر بیٹھی تو بدر نے ایک نظر اسکے ہاتھ کو ہی دیکھ کے واپس نظریں سکرین پر جمع لیں۔ان دونوں کی شام کے بعد سے اب تک کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"مما۔مما نو نو ہئیرز۔۔"نور نے ماں کو دیکھا تو فوراً بیڈ کے سائڈ سے چلتی ہوئی اس تک پہنچی۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنے بال کیوں بکھیر لئے نور۔۔" حرم نے لب بھینچے کہااور اسے اپنے آگے اس طرح بٹھایا کہ نور کی پشت حرم کے سامنے ہو گئی تھی۔

حرم اب اسکے بالوں پر برش پھیر رہی تھی جو پکڑے نور کب سے بدر کے سامنے کھڑی تھی۔

"نونونے نئی کی یہ "اس کی بات پر حرم ہلکا سا ہنس دی۔

"پھر کس نے تنگ کیا مما کی نونو کو۔۔"اس نے نور کو پیچھے کر کے پیار سے خود میں سموتے ہوئے پوچھا۔وہ ابھی نیچے جانے سے پہلے ہی تو نور کے بال باندھ کر گئی تھی اب کس نے کھول دیئے۔

نور نے ایک نظر اپنے باپ کو دیکھا۔جو اس بات پر اسے نفی میں سر ہلاتے کچھ اشارے کر رہا تھا۔حرم نے بھی بروقت اسے دیکھا اور پھر آنکھیں چھوٹی کیں۔بدر نے خود پر اسکی نگاہیں محسوس کیں تو فوراً سے واپس لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلانے لگا۔۔

"اوہ۔تو نور کے گندے ڈیڈی بی نے تنگ کیا ہے۔"حرم نے سر ہلاتے ہوئے نور سے کہا مگر نظریں ہنوز بدر پر تھیں۔وہ جب سے اب تک تین بار نور کے بال باندھ چکی تھی۔نور اس طرح کبھی کبھی ب خود بھی کھول دیتی مگر اب دال میں ضرور کچھ کالا تھا جو کہ پکڑا جا چکا تھا۔

"نو مما ڈیڈی بی گنّنے نئی ایں۔(نو مما ڈیڈی بی گندے نہیں ہیں)"حرم کی بھنویں تنیں۔

(ایک تو پتا نہیں کون سا جادو کر دیا ہے میری بچی پر اس کے ہی گن گاتی رہتی ہے۔)اس نے بدر کو کاٹ دار نگاہوں میں لیتے ہوئے کہا۔بدر نے بھی اس ہی کی طرح بھنویں سمیٹیں۔۔

"ایسے کیا گھور رہی ہو نظر لگانی ہے؟"بدر نے ٹیک لگاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"خوش فہمیاں۔۔" حرم نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔اور پھر برش بدر کی جانب اچھالا۔جو اسکے پیر کی ران سے ٹکرایا تھا۔

"کیا؟"اسے سمجھ نہیں آیا وہ برش کا کیا کرے گا؟...

"ایسے معصوم مت بنو۔۔نور چلو اٹھو اور ڈیڈی کے سامنے جا کہ بیٹھو آج وہ بال بنائیں گے نور کے۔۔"نور اسکے سامنے سے فوراً اٹھ گئی جبکہ حرم نے تھوڑا آگے جھک کر بدر کے آگے سے لیپ ٹاپ گھسیٹا۔۔اور سائڈ میں رکھ دیا۔اب لیپ ٹاپ کی جگہ نور مزے سے بدر کی جانب پشت کئے بیٹھی تھی۔اور بدر کا فق ہوا چہرہ دیکھنے لائق تھا۔۔

"یار مجھے نہیں آتے بال باندھنا میں صرف ہئیر بینڈ لگا دوں گا۔۔"اس نے برش کو منہ کے عجیب زاویے بناتے ہوئے تھاما۔

"کوئی نہیں سوتے وقت بال باندھنے چاہئیں۔۔اور ماشاءاللہ سے میری نور کے بال بھی مجھ پر گئے ہیں ایک دم لمبے۔۔"وہ بیڈ سے اٹھتی اور صوفوں پر پڑے شاپنگ بیگز تک گئی۔سانیہ کے ساتھ کی گئی شاپنگ اب تک وہیں پڑی تھی۔

"ہاں چڑیلوں جیسے۔۔"بدر نے برش پھیرتے منہ میں بڑبڑاہٹ کی۔۔

"مجھے سب سنائی دے رہا ہے۔اور تم کیا اب نور کے بالوں پر بھی طنز کرو گے؟"بدر نے اسکے اس طرح بات پکڑنے پر منہ پھلائے دیکھا۔

"بات پکڑنا کوئی تم سے سیکھے۔اور بال ہی تو باندھنے ہیں۔باندھ دوں گا۔اونہہ۔۔"بدر نے ایک ہاتھ جھلایا جبکہ حرم نے اس پر مسکراہٹ اچھالی۔اور پھر وہ جوڑا نکال کر دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

'بول تو دیا ہے اب باندھوں گا کیسے۔۔۔'

"آہ نور۔ڈیڈو آپکے پونی ٹیل باندھ دیں؟اچھی ہوتی ہے نہ۔"اس نے آسانی پیدا کری۔جبکہ نور نے نفی میں گردن ہلائی۔وہاں صوفے کے ساتھ کھڑی حرم بھی ہنسی تھی۔۔

"نوڈیدی۔نونو تے بریڈز بنائے ناں۔۔(نوڈیڈی نونو کے بریڈ بنائیں ناں۔)"حرم کی ہنسی،اور نور کی فرمائش۔۔اب تو کرنا ہی تھا۔۔مگر وہ بنائے گا کیسے یہ کام تو کبھی اس نے حرم کے لئے بھی نہیں کرا۔حالانکہ فیوچر گولز میں اس نے یہی شامل کرر کھا تھا۔۔

(شکر ہی ہے جو موقع نہیں ملا۔اور اب تو حرم ہاتھ بھی نہ لگانے دے۔)

"بناؤبناؤ ہاتھ چلاؤ۔۔بولنا تو بہت آتا ہے۔ڈیڈی بی کی جان۔۔"اس نے بدر کی نقل اتارتے ہوئے کہا اور جوڑا لئے ڈریسنگ کے سامنے آئی۔۔

"زیادہ نہ بولو۔اٹھ کے آگیا نہ تو تم نے بولنا بھول جانا ہے۔جانم!۔۔"اور بدر کا یہ تیر تو ہمیشہ کی طرح نشانے پر لگ چکا تھا۔حرم نے غصے سے جوڑا ڈریسنگ پر ہی رکھا اور باتھ روم میں گھس گئی۔۔

"جب دیکھو بے ہودہ باتیں۔بے شرم انسان۔۔"منہ میں منمناتی وہ بدر کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔

"چلو جی نور کی مما تو گئیں۔۔اب ان بالوں کو کیسے باندھوں۔۔"بولتے ہوئے اسکی نظر لیپ ٹاپ پر گئی اور پھر اگلے ہی لمحے وہ خوشی سے چہکتے چہرے کے ساتھ کچھ ٹائپ کرنے لگا۔۔

"یہ تا کر رہے ہیں دیڈی۔۔"نور نے سکرین میں جھانکا۔وہاں بے شمار ہیئر اسٹائلز کی ویڈیوز سکرین پر دکھ رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اب بنائیں گے ڈیڈی بی نو نو کا پیارا سا ہئیر اسٹائل۔" اسکی بات پر نور نے مزے سے سر ہلایا اور واپس سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

(اسے کہتے ہیں موقع پر چونکا۔۔اب میری جانم نے رونے والی شکل نہ بنادی تو کہنا..)اب وہ فخریہ انداز میں ویڈیو کو دیکھتے ہوئے عمل دھرا رہا تھا۔سادی چوٹی تھی جواب تکمیل تک پہنچنے والی تھی۔اور بدر کے چہرے کی چمک یقیناً حرم کو جلانے کے لئے کافی تھی۔۔

کچھ دیر بعد حرم باہر نکلی تو اسکی چالاکی پر دیکھتی ہی رہ گئی۔۔

"دیکھو باندھ لئے بال اور اتنی پر فیکشن تو تمہارے ہاتھ میں بھی نہیں ہو گی۔" وہ آئبر و اچکاتے ہوئے حرم سے کہنے لگا۔۔نور اٹھی اور شیشے کے سامنے سٹول پر جا کہ کھڑی ہو گئی۔کیونکہ ڈریسنگ اونچی تھی اور نور کا قد چھوٹا۔

"واؤ! مما مما۔۔لک ایٹ می۔" وہ دائیں بائیں گھوم کر اپنی ننھی چوٹی دیکھ رہی تھی۔جو بدر نے دیکھ کر بڑی مہارت سے باندھ دی تھی۔

"شروع سے چیٹر ہی ہو۔" بدر کو منہ چڑاتی وہ ڈریسنگ پر رکھا ڈریس اٹھائے کبرڈ تک بڑھ گئی۔

"اور تم بس مجھ سے جیلس ہوتی رہنا۔کیسا زمانہ آگیا ہے عورتیں بھی اپنے شوہر سے ہی جلیں گی. چچ چچ" اس نے افسوس سے کہا۔حرم نے کن اکھیوں سے دیکھا(ڈرامے باز انسان)۔۔۔پھر اس نے مٹھی بھینچ لی اور واپس کبرڈ کے جانب رُخ کیا۔

"بھابھی بھابھی..''نور بدر پاس آئی جس پر اس نے اسے دودھ کا نیم گرم گلاس تھمایا۔دودھ اب ٹھنڈا ہو چکا تھا جب سانیہ حرم کو پکارتی ہوئی اندر آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"خیریت تمہیں اتنی رات کو ڈرنے کا کیوں شوق اٹھ گیا۔" بدر کا طنز سانیہ کے تو سر پر سے گزر گیا جبکہ حرم کے سمجھ آیا تو سختی سے لب بھینچ گئی۔۔

'سب اس شخص کے منہ کون لگے۔'

"تم بولو سانیہ کیا کام ہے؟"

"کوئی کام نہیں ہے۔ پوچھنے آئی ہوں آپ نے ڈریس ٹرائے کیا۔ وہاں بھی نہیں کیا تھا اب کر لیں یہ نہ ہو پھر اینڈ ٹائم پر کوئی مسلئہ ہو جائے۔"

کون سا ڈریس؟ بدر نے سوچا پھر لب اوہ میں کھلے۔ وہی جو وہ ابھی کمرے میں لے کر گھوم رہی تھی۔

نور گلاس لبوں سے لگائی آہستہ آہستہ گھونٹ گھونٹ بھر رہی تھی۔ جبکہ آنکھیں سامنے کھڑی حرم اور سانیہ پر تھیں۔

"اسکی ضرورت نہیں سانیہ میں نے چیک کر کے ہی لیا تھا۔" وہ وضاحت دیتی جب سانیہ نے بات کاٹی۔

"بھابھی پلیز پلیز۔" حرم نے سر ہلائے دیکھا۔ کیا بچوں کی طرح ضد تھی۔

"پلیز بابھی پلیز۔" وہ سانیہ کو دیکھ رہی تھی جب گلاس پکڑی نور نے بھی سانیہ کی بات دھرائی۔ اور واپس گلاس لبوں سے لگا لیا۔ وہ تینوں نور کی بات پر ایک ساتھ ہنسے تھے۔

"لیں اب تو آپ کی بچی نے بھی کہہ دیا۔ چلیں۔ چلیں بہانے نہیں۔" اس نے حرم کو پکڑتے باتھ روم میں کیا۔

"اچھا ٹھیک ہے آتی ہوں۔۔" وہ یار مانتی ہوئی ڈریس لے کے باتھ روم چل دی۔

"بھابھی جلدی آجائیں اب۔" سانیہ نے معنی خیز انداز میں بدر کو دیکھتے ہوئے کہا جو گا ہے بگا ہے نظریں دروازے پر ہی کر رہا تھا۔ سانیہ کی بات پر جلدی سے لیپ ٹاپ پر نظر جمائی۔ 'اونہہ مجھے نہیں دیکھنا اسے۔'

Posted On Kitab Nagri

"بھابھی آ بھی جائیں۔"وہ آکیوں نہیں رہی تھی۔۔

"بھابی آجائیں یاں۔۔"دودھ کا گلاس بدر کو دیتی نور نے دوبارہ سانیہ کی بات دھرائی تھی۔

"سب جانتی ہوں بچے۔ نقل اتار رہی ہو آنی کی ہاں"سانیہ کے کہنے پر وہ منہ پر ہاتھ رکھ کے ہنسی۔ بدر نے ایک نظر نور کو دیکھا۔وہ بالکل حرم کی طرح تھی،اسکی آنکھیں یہ نقوش اسکی باتیں اسکی حرکتیں اور اسکی یہ ہنسی سب کچھ حرم کی طرح ہی تھا۔

'مگر دونوں میری ہیں۔جانم بھی اور جان بھی۔۔'

کلک کی آواز پر تینوں نے ایک ساتھ نظریں دروازے پر کرلیں۔بدر نے اپنا دل ٹٹولا۔۔آہ ابھی تو سلامت ہی تھا بعد اسکو دیکھنے کے بھی رہے۔

دروازہ آہستہ سے کھلا۔جب بدر نے ناجانے کیوں نگاہیں وہاں سے ہٹالیں۔اور لیپ ٹاپ بند کئے اٹھ گیا۔وہ دیکھ سکتا تھا اسکے گلابی ایڑیوں والے سفید پیر جو کسی بھی جوتے چپل سے پاک تھے۔اور پیر کے ذرا اوپر وہ سرخ رنگ کا جوڑا۔۔۔

"واؤ بھابھی میں نے کہا تھا نہ آپ پر یہ بہت جچے گا۔ماشاءاللہ نظر نہ لگے۔۔"سانیہ کی آواز سنائی دی مگر وہ نہیں پلٹا بلکہ ٹیبل کے پاس کھڑا لیپ ٹاپ پکڑے ناجانے کیا کرنا چاہتا تھا۔

"مما۔پریٹی لدرئی ہیں ناں(مما پریٹی لگ رہی ہیں ناں۔)"حرم نے پیار سے اسے دیکھا۔۔

"شکریہ۔۔۔"

تب ہی کمرے میں رنگ ٹون کی آواز گونجی اور سانیہ نے شرما کر اجازت چاہی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈیڈونونوتی ممالک۔۔"بدر نے اب بھی نہ دیکھا۔۔۔حرم نے سانس بھری اور ڈریسنگ کی جانب نظر گھمائی بدر کی پشت صاف دکھ رہی تھی۔۔

'وہ دیکھنا نہیں چاہتا یا پھر ایسے ہی۔۔

خیر مجھے کیا'۔حرم نے سر جھٹکتے نور کو سر ہلا کر اوکے کا سائن دیا۔اور پھر باتھ روم کی جانب مڑی۔۔وہ اندر قدم ہی رکھ رہی تھی جب پیچھے سے ہاتھ کھینچا گیا۔۔

ایک پل کے لئے حرم کا دل تھام گیا۔۔وہ۔۔۔

"یونہی جانے کی اجازت کس نے دی ہے؟"بدر کی بھاری آواز کمرے میں گونجتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔

حرم کا ہاتھ کسی ڈوری کی طرح بدر اور اسکے درمیان حائل تھا۔جبکہ وہ ایک لمبی سانس بھر کے پیچھے مڑی۔بدر اب اس ہی کو دیکھ رہا تھا۔۔

"میرا ہاتھ چھوڑو!"

اسکی سرخ لمبی میکسی جو پاؤں تک آرہی تھی۔کھلے بال جو صرف ایک کیچر سے ٹکے تھے۔میک اپ سے پاک نکھرا نکھرا چہرہ، گھنی پلکوں کے سائے میں بیٹھے یہ گہرے نین،اور پھر وہ لب۔۔کیا وہ کچھ کہہ رہی تھی؟مگر بدر نے سنا نہیں۔۔

"بدر آفندی میرا ہاتھ چھوڑیئے!"اب کی بار اس نے اونچا بولا جس پر وہ ہوش میں آیا۔مگر گرفت ڈھیلی نہ کی۔ پھر ایک نظر سامنے کھڑی نور کو دیکھا۔۔جو اپنی ماں کی آواز پر ساکت ہو کر ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔شاید اسے

Posted On Kitab Nagri

سمجھ نہ آئی تھی کہ وہ لوگ کوئی پیار سے بات نہیں کر رہے۔(بچوں پر ماں باپ کے درمیاں ہوئی لڑائی کا کبھی اچھا اثر نہیں پڑتا!)

"نور آپ بیڈ پر جاؤ اور صوفوں کی طرف منہ کر کے سو جاؤ۔ گو بے بی!" بدر کی آواز پر نور نے سر ہلایا اور ہاتھ پیچھے باندھتی بار باران دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بیڈ تک چل دی۔۔بدر کی گرفت میں اس کی کلائی مچلی تھی مگر اس نے نہ چھوڑا۔جب بدر نے نور کی طرف سے تسلی کر لی تو واپس چہرہ حرم کی جانب موڑا جس نے تیوری چڑھا رکھی تھی۔نور کی اب ان دونوں کی جانب پشت تھی جبکہ وہ آنکھیں میچ کر سونے کی کوشش میں تھی۔

"چھوڑو میرا۔۔"اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔بدر نے اسے اپنے ساتھ لگا کہ اسکا چہرہ سامنے شیشے کی جانب کیا۔

"حرم!"اسکی آواز حرم کو بہت قریب سے سنائی دی۔"سامنے تو دیکھو"بدر کے کہنے پر آنکھیں اٹھائیں تو ایک پل کے لئے وہ بھی ٹھہر سی گئی۔

وہ بالکل اسکے پیچھے کھڑا تھا اس طرح کے وہ دونوں ایک ہی وجود لگ رہے تھے بدر کا ہاتھ اب اسکے گرد حصار باندھے ہوئے تھا۔

بدر کا رنگ حرم سے تھوڑا سانولا تھا۔اگر یہ کہیں کہ وہ ٹال،ڈارک اینڈ ہینڈسم ہے تو غلط نہ ہو گا۔یونیورسٹی میں بھی اکثر لوگ اسے یہی لقب سے نوازتے تھے۔سوائے حرم کے!

"آہ رونا نہیں حرم۔"اسکی آنکھوں میں جھلکتی نمی دیکھ وہ بول پڑا،جبکہ حرم اسکی دھڑکن سنتی اپنی سانسیں روکنے میں لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کتنے اچھے لگتے ہیں نہ ہم دونوں ساتھ۔ مگر افسوس تم ہمیں ساتھ دیکھنا تک نہیں چاہتیں اور پھر ماشاءاللہ قسمت بھی ایک ہونے نہیں دے رہی۔"انگلیوں کو اسکے ہاتھ کی انگلیوں میں پھنسالیا گیا تھا۔

"تم اپنے گناہ میرے سر نہ ڈالو مسٹر بدر۔یادرکھو یہ سب اس ایک سال کا ہی نتیجہ ہے جو مجھے تمہارے ہجر میں گزارنا پڑا تھا۔جب تم مجھے اور میرے اندر پلتے وجود کی خبر بھی لینا بھول گئے تھے جب تم مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے تھے۔"حرم کی ایک تلخ سی مسکراہٹ شیشے میں بنتے عکس پر ابھری۔بدر نے آنکھیں بند کیں اور ایک لمبی سانس اندر کھینچی۔

"تم جزباتی ہو حرم اس لئے تمہیں آج تک کچھ نہیں بتایا۔اور افسوس کہ تم نے پھر مجھ بے گناہ کو بھی کبھی نہیں بخشا۔"حرم نے اس ظالم "بے گناہ"کا چہرہ دیکھنا چاہا جو سیاہ بالوں میں چھپا ہونے کے باعث دیکھ نہ سکی۔

"میں جزباتی ہی سہی مگر تمہیں بخشوں گی نہیں بدر۔میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں جو پہلے عزیتیں سہہ لیتی ہیں اور پھر بآسانی سب معاف کر دیتی ہیں۔میں نہیں بھول سکتی سب پھر چاہے تم بے گناہ ہی کیوں نہ ہو۔"بدر نے چہرہ اٹھا کے اس پتھر دل کو دیکھا جو شاید اتنی سنگ دل اب ہی ہوئی تھی۔شاید وہ ٹھیک کہتی ہے اس ایک سال نے حرم کو بے حِس بنا ڈالا ہے۔

"خیر تم پریشان نہ ہو اس قربت سے۔ صبح ہی تو کہہ چکا ہوں کہ تمہیں اب مناؤں گا نہیں۔"بدر کی مسکراہٹ نے اسکے دل پر بہت زور سے وار کیا تھا۔ناجانے کیا تھا اس لہجے میں جو دل کو چبھ گیا تھا۔

"بدر آفندی مر تو جائے گا حرم مگر اب اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔اب کبھی مناؤں گا نہیں تمہیں۔۔"ایک آخری بار اسے جی بھر کے دیکھ کر وہ یکدم دور ہو گیا۔حرم نے نظریں نیچے کر اپنا ہاتھ دیکھا جو اب اسکی گرفت

Posted On Kitab Nagri

سے آزاد تھا پھر خود کو کمپوز کرتی سانس خارج کی اور کچھ بولے بغیر باتھ روم کی جانب چل دی جب بدر کی ایک آخری آواز آئی۔

"میں دوسرے کمرے میں جارہاہوں نور سو گئی ہے تم بھی آرام کرو۔" وہ یونہی ساکت کھڑی رہی۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور کھٹ سے بند بھی ہو گیا۔ اسے ایسا کیوں لگا جیسے بدر اس پر ہنس کر گیا ہو۔ اسکی تذلیل ہوئی ہو جیسے۔ حرم تیزی سے باتھ روم میں گھس گئی کپڑے چینج کیئے اور باتھ روم میں لگے بڑے سے آئینہ کے سامنے کھڑی منہ پر پانی ڈالنے لگی۔

پانی کی چھینٹیں چہرے سے ٹکرا کر آس پاس گرتی جارہی تھیں۔ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ رو رہی ہے یا یہ صرف پانی کی چند بوندیں ہی ہیں جو پلکوں تلے گر رہی ہیں۔

اس نے آنکھیں کھولیں جو سرخی مائل رنگ میں ڈھل چکی تھیں۔ شیشے میں اپنا بھیگا چہرہ دیکھتی وہ وقت میں بہت پیچھے چلی گئی۔ اب شیشے میں اسے چھ سال پرانی حرم کا چہرہ ابھرتا محسوس ہوا۔ سب کچھ بدلا اور وقت پیچھے جا کر یونیورسٹی کے باتھ روم میں رک گیا۔ جہاں حرم کھڑی روتی ہوئی اپنے چہرے پر پانی مار رہی تھی۔ چہرے کے گرد لپٹا اسٹالر بھی بھیگ رہا تھا۔ وہ اس وقت کوٹ میں ملبوس تھی۔ پانی بہنے کی آواز زیادہ تیز تھی یا حرم کے آنسوؤں رفتار سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"حرم دروازہ کھولو یار۔ اس طرح مت کرو۔" دروازے کے پار کھڑا بدر کب سے اسے پکار رہا تھا مگر وہ بس روئے چلی جارہی تھی۔ آج مرتضیٰ بیگ (جس سے حرم کو یکطرفہ محبت ہو چلی تھی) اسکی شادی تھی۔ تقریباً پوری یونیورسٹی کے سٹوڈینٹس کو مدعو کیا گیا تھا۔ آخر کو وہ ایک کامیاب بزنس مین جو بن چکا تھا۔

"حرم پلیزن۔۔۔۔ مممم؟؟؟اس یوں مت تڑپاو۔"

Posted On Kitab Nagri

اس نے نل بند کیااور دروازہ ان لاک کر کے دیوار کے ساتھ نیچے بیٹھتی چلی گئی۔بدر تیزی سے اندر آیا۔وہ اس وقت ٹین ایج سٹوڈنٹ کی طرح پینٹ پر پولو کی شرٹ پہنا ہوا تھا۔جبکہ کندھے پر لٹکا بیگ سائڈ میں پھینک چکا تھا۔

"حرم یہ۔۔یہ کیا حال بنالیا ہے۔۔"بدر اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔اسکا دل کٹ کر رہ گیا تھا حرم کو یوں روتا دیکھ۔

"وہ توسب جانتا تھا نہ!یہ بھی کہ میں حرم صدیقی جس نے آج تک کسی کو دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا وہ اس سے کس قدر محبت کرنے لگی ہے۔پھر بھی اس نے ایک بار بھی میرا نہ سوچا اور۔۔۔"اس نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہتے بدر کو مزید تڑپا دیا۔

"حرم بس ایک پل لگے کا صبر آنے میں۔بس اس ایک پل کے آنے تک خود کو سنبھال لو برداشت کر لو۔میں ہوں نہ تمہارے ساتھ۔"بدر نے حرم کا ہاتھ پکڑنا چاہا مگر وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔ہاتھ اٹھا کر ہی اسے دور رہنے کا اشارہ کیا۔

"نہیں لگا تا تمہیں ہاتھ۔مگر یوں جو تم نے اپنے دل کو توڑ لیا اس نا محرم کے لئے!کیا وہ ٹھیک ہے حرم؟"بدر کے الفاظ!وہ کرب سے آنکھیں بند کر گئی۔

"ہاں بس یہی تو گناہ ہو گیا ہے مجھ سے۔بس یہی گناہ ہو گیا ہے مجھ سے"وہ روتے ہوئے سر گھٹنوں میں چھپا گئی۔

"کاش تم نے کبھی میری محبت کو دیکھا ہوتا۔"

"اپنا محبت نامہ اس وقت بند رکھنا بدر۔میرا سر پھٹ رہا ہے درد سے"بدر تلخی سے مسکرا دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں اپنا درد دکھائی دینے لگا اور میرے درد کا کیا؟ تمہاری محبت تمہیں مل جائے اور میری محبت کا کیا؟ تمہیں اپنا محبوب عزیز تر اور مجھے میرا نہیں ہو گا کیا؟ محبت میں انسان اندھا نہیں ہوتا ڈھیٹ بن جاتا ہے اور حرم" وہ بیگ اٹھائے اٹھ کھڑا ہوا۔۔ حرم نے آہستگی سے جھکا ہوا سر اٹھایا۔اور بھیگی آنکھوں سے اسکے جوتوں کی جانب دیکھا۔

"اب میں بھی تمہیں ڈھیٹ بن کر دکھاؤں گا۔اپنی محبت کو پا کر دکھاؤں گا میں تمہیں۔کیونکہ بدر حرم سے ناراض تو ہو سکتا ہے مگر کبھی دور نہیں جا سکتا"

وہ بول کر چلتا چلا گیا اور حرم کو وہ آواز بھی خود سے دور جاتی محسوس ہوئی۔

ایک آخری بار منہ پر پانی کا چھینٹا پڑا اور ماضی کا وہ دھندلا سا منظر مکمل غائب ہو گیا۔

اس وقت وہ بدر آفندی کے گھر میں تھی۔اسکے کمرے کے باتھ روم میں شیشے کے سامنے کھڑی۔پانی سے بہتا نل یونہی کھلا ہوا تھا۔

وہ سانس بھر کر رہ گئی۔۔"آہ نجانے تم کیا چاہتے ہو بدر میں آج تک شاید تمہیں نہیں سمجھ سکی۔"

(حرم تم مجھے کبھی سمجھنا ہی نہیں چاہتیں) تب ہی بدر کی ڈوبتی ہوئی آواز اسکے کانوں میں گونجی۔کیا واقعی میں وہ اسے کبھی نہیں سمجھ سکی؟

کیا بدر سچ کہہ رہا ہے کہ وہ اس کو پچھتاتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتا اس لئے اب تک کچھ نہیں بتایا۔۔؟

حیا نے ہاتھ بڑھا کے

"مگر ایسا بھی کیا ہے جو میں پچھتاؤں گی؟ چھوڑ کر تو وہ گیا تھا نہ۔اور میں نے تو سب بھلا کہ نئی زندگی شروع کی تھی ۔سب بھلا کر خود کو اس کا کر دیا تھا۔وہ تو پھر بھی چلا گیا۔بھلے سے بتا کر ہی چلا جاتا۔" وہ شیشے میں دیکھ کر روتی

Posted On Kitab Nagri

ہوئی کہہ رہی تھی۔ پھر کچھ پل لگا کر اس نے خود کو پر سکون کرنا چاہا آنسو روکے۔اور پھر آستین سے منہ رگڑتی باہر کو چل دی۔ وہ کمرے میں کہیں بھی نہیں تھا۔ حرم نور کے پاس جا

بیٹھی جو ہنوز یونہی سو رہی تھی۔ اسکے سر پر دھیرے سے پیار کرتے حرم نے نور کو سہی سے بیڈ پر لیٹایا اور کمفرٹر ڈال دیا۔ کراچی میں سردی تو نہ تھی مگر کمرے کے اے سی کو دیکھتے ہوئے اس نے نور کو کمفرٹر میں لپیٹ دیا۔ پھر اٹھی سائڈ ٹیبل سے گلاس اٹھا اور سر پر دوپٹہ جماتے نیچے کو چل دی۔ جہاں چند ایک لائٹس آن ہونے کی وجہ سے نیم اندھیرہ چھایا ہوا تھا۔

اس نے اسٹڈی روم کی طرف جاتے ہوئے باہر سے جھانکا جو صاف نظر آ رہا تھا یعنی بدر اوپر والے کمرے ہے۔ پھر سر جھٹکتی وہ گلاس کچن میں دھو کہ رکھ آئی۔

کہ اس کو یوں گندا گلاس صاف ستھرے کچن میں رکھ دینا گوارا نہیں گزرا۔

پھر وہ تھکان زدہ سی اوپر کو جانے لگی۔ ایک سیڑھی دوسری پھر تیسری جب نیچے بنے ایک کمرے سے کچھ سنائی دیا ۔ زارا اور اسکی امی شاید ساتھ بیٹھی گفتگو میں مصروف تھیں۔ وہ نظر انداز کرتی اوپر کو جانے لئے بڑھانے ہی لگی تھی جب سلمہ بیگم کی آواز سماعتوں سے ٹکرائی۔

"بیٹا میں نے یہ کب کہا کہ تم بری ہو میں تو بس یہ کہتی ہوں کہ اسکے جیسے بننے کی کوشش کرو کیا پتا اس طرح بدر تمہارے بارے میں سوچنا تو شروع ہوگا۔ ویسے بھی جب آپا ہی نہیں چاہتیں تو ان دونوں کا رشتہ زیادہ دیر نہیں ٹکے گا!" وہ الٹے قدم ایک سیڑھی مزید نیچے اتری۔

"امی آپ کو صرف خوش فہمی ہی ہے۔ یہ سب ہونا ہوتا تو بہت پہلے ہو جاتا۔ وہ اپنی بچی اور بیوی کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔ اور ویسے بھی ہم شادی پر آئیں ہیں نہ تو شادی گزار لینے دیں۔ "

Posted On Kitab Nagri

دوسری سیڑھی بھی عبور ہوگئی۔حرم کا دل بچی کے نام پر مٹھیوں میں جکڑ گیا تھا۔نہیں وہ خود کے حق کی پرواہ نہیں کرتی مگر نور کا حق نہیں لینے دے گی۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"نور کو تو وہ کبھی نہیں چھوڑے گا۔اب اتنا تو تم کر ہی سکتی ہو نہ۔"

Posted On Kitab Nagri

"امی حرم نور کو نہیں چھوڑے گی اور اس وجہ سے بدر کبھی حرم سے دور نہیں ہو گا آپ مجھے بخش دیں۔ جب وہ مان جائے تو بتا دینا۔ مگر میرا موازنہ بھی نہ کریں حرم سے۔" وہ شاید جھنجھلائے ہوئے انداز میں کہہ رہی تھی۔

حرم شاکڈ میں تھی جب دروازے کے کھلنے کی آواز آئی شاید کوئی باہر نکلا تھا۔ اسکا ایک پیر آخری سیڑھی پر تھا جبکہ ایک اوپر۔

"امی کو نا جانے کب سمجھ آئے گا۔ ہر وقت ایک ہی بات۔ حرم کو دیکھو ویسے کرو یہ نہ کرو۔ اُفف" زارا نیلا سلیپنگ گاؤن پہنے ہاتھ میں فون پکڑی بڑبڑاتی ہوئی آرہی تھی۔ وہ شاید باہر جانے کا ارادہ رکھتی تھی جب نظر حرم پر پڑی۔

"اونہہ" وہ بے زاری اور غصے کے تاثرات لئے واپس پلٹ گئی۔ حرم نے پھر پیر کی بیڑیاں کھولیں اور فوراً اوپر کو چل دی۔

نا جانے کیسی ماں ہیں دوسرے کے لئے اپنی بچی کو ڈی گریڈ کرنا۔۔ اسطرح تو وہ ہمیشہ حرم سے نفرت ہی کرے گی۔ وہ کمرے تک آئی پھر دائیں جانب دیکھا جہاں کمرہ روشن تھا یعنی بدر جاگ رہا ہے! اس آہ بھر کہ قدم اندر بڑھائے جب پیچھے سے پیروں کی چاپ سنائی دی اور منہ سے آتی سیٹی کی آواز۔ وہ بے زار سی آنکھیں بند کر کے اندر آئی اور پلٹ کے دروازہ زور سے بند کر دیا۔ بند کرتے ہوئے وہ دیکھ سکتی تھی زارا کا بھائی خضر اوپر کو ہی آرہا ہے۔ پھر حرم نا چاہتے ہوئے بھی اندر سے دروازہ لاک کر دیا۔ اور بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔ اب کمرے میں صرف نیم اندھیرا تھا کھڑکی کے آگے ڈلے پردے لہرا رہے تھے۔

یونہی دیکھتے دیکھتے حرم کی آنکھ لگ گئی۔ وہ زیادہ دیر ذہن کو الجھا نہ سکی۔

~

Posted On Kitab Nagri

رات کا کوئی پہر تھا جب حرم کو نیند کی گنودگی میں رونے کی آواز سنائی دی۔ پھر خود پر ہاتھ چلتے محسوس ہوئے۔ ننھے ہاتھ حرم کو جھنجھوڑ رہے تھے۔وہ نیم دراز آنکھیں کھول کر دیکھنے لگی تو واضح ہوا نور بیٹھی رو رہی ہے۔ حرم کرنٹ کھا کر اٹھ بیٹھی۔۔

"کیا ہوا نور۔رو کیوں رہی ہو۔۔بس چپ کیا ہوا؟"اس نے گھبرا کر نور کو گلے سے لگا یا۔اچھی خاصی تو سوئی تھی۔

"مما ڈیڈی پی۔نور تے۔ڈیڈی"وہ سوں سوں کرتی بول رہی تھی تب حرم کو سمجھ آیا۔وہ بدر کو بلا رہی ہے۔

"مما ہیں نہ نور کے پاس سو جاؤ ڈیڈو کو کام ہیں ناں چلو۔۔"نور نے اسکی بات پر نفی میں سر ہلایا۔

یعنی نور ایسے نہیں مانے گی اف اب کیا وہ اسکے پاس جائے گی۔

"اچھا نہ رونا تو بند کرو۔میں بلاتی ہوں ہاں آپ یہیں بیٹھو۔۔"اسکو پیار کرتی وہ لائٹ آن کر کے باہر نکل گئی۔

انگلیاں مڑوڑتی وہ بدر کے دروازے کے سامنے تھی۔اسنے ہاتھ بڑھایا پھر روک کہ واپس نیچے کر لیا۔یہ سب اتنا مشکل کیوں تھا۔اوپر سے اسے نور کی بھی پریشانی ستا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس نے گہرہ سانس بھرتے خود کو کمپوز کیا۔پھر ہمت جمع کرتی بالآخر دروازہ کھٹکھٹا یا ہی دیا۔ہر سو سناٹا تھا۔سب سو رہے تھے اور رات کافی گہری ہو گئی تھی البتہ فجر ہونے میں ابھی کافی وقت تھا۔

'وہ کیا کر رہا ہے اندر؟'

کھڑکی میں سے ہنوز پہلے جیسے روشنی جلتی نظر آ رہی تھی۔

'کیا مطلب وہ جب سے سویا نہیں تھا کیا؟شاید کام کرتے کرتے سو گیا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

کھڑکی سے جھانک لوں کیا؟لیکن عجیب نہ لگے۔۔'

وہ خود سے بول رہی جب کمرے سے نور کی دھیمی آواز آئی۔"مما دیڈی" حرم نے منہ بنا کہ لب بھینچے۔

"بول تو ایسے رہی ہے جیسے کوئی چیز چاہیئے ہو۔ مماڈیڈی۔"اس نے چڑ کے نور کی نقل اتاری تھی پھر ایک بار پھر زور سے دروازہ دھڑ دھڑ کر ڈالا۔

"بدر نور بلا رہی ہے"آخر کار اس نے بول ہی ڈالا۔وہ بے چینی سے آگے تو کبھی پیچھے اپنے کمرے کی جانب دیکھتی کہ کہیں نور باہر چلتی نہ آ جائے۔

تب ہی دروازہ کھلا۔ حرم جو پیچھے دیکھ رہی تھی ایک پل کے لئے جم گئی۔

'افف کتنا آکورڈ لگ رہا ہے۔پہلے کمرے سے نکالا اور اب بلا رہی ہوں۔ لیکن کوئی نہیں نور کے لئے کچھ بھی۔'

وہ سانس چھوڑتی ہوئی اسکی جانب مڑی اور نظریں چوکھٹ پر کر لیں۔وہ اسے دیکھ نہ رہی تھی نظریں ادھر اُدھر بھٹک رہی تھیں۔

"آہ!وہ۔نور رونے لگی تھی اچانک اٹھ کر۔اور تمہیں بلا رہی ہے۔تو تھوڑی دیر کے لئے تم چل لو۔۔۔"حرم بول کر فوراً مڑ گئی۔ پیچھے سے دروازہ بند کرنے کی آواز اور پھر چلنے کی چاپ محسوس ہونے لگی۔

کچھ عجیب تھا اس پورے منظر میں جو اس نے محسوس کیا۔ مگر کیا؟کیا تھا جو غیر ضروری تھا اس پورے منظر میں۔

وہ کمرے میں آئی تو نور نے اس کے پیچھے نظروں سے ٹٹولا پھر وہ مسکرانے لگی۔ مطلب وہ پیچھے ہی کھڑا تھا۔حرم پیچھے مڑے بغیر پھرتی سے باتھ روم میں گھس گئی۔

بدر نے مسکرا کر نور کو دیکھا پھر بالکل کل کی طرح ہی اسے سینے پر لٹا کر سلانے لگا۔نور نے ہمیشہ کی طرح ننھے ہاتھوں سے اسکے چہرے کو چھوا لیکن پھر وہ چونک کہ سر اٹھائے بدر کو دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"سو جاؤ نور ڈیڈی یہیں ہیں. "اس نے حد درجہ دھیمی اور نڈھال آواز میں کہا۔نور نے آنکھیں پٹپٹائیں اور ایک بار پھر اپنے ڈیڈی بی کے چہرے کو چھوا۔

"کاواڈیدی؟(کیا ہوا ڈیڈی؟)"بدر نے بامشکل مسکرا کر گردن نفی میں ہلائی اور اسکا سر واپس نیچے اپنے سینے پر رکھتا اسکے بال سہلانے لگا۔

"سو جاؤ بی کی جان۔سو جاؤ!"

ایک درد کی لہر اسکے چہرے کو چھو کہ گزری اور بدر نے آنکھیں موند لیں۔ایک ہاتھ سے لیمپ لائٹ آن کی جس کے کھلتے ہی کمرے کی وسط میں لگی تمام سفید روشنیاں بجھ گئیں۔اب کمرے میں صرف دو لیمپ لائٹ کی پیلی روشنی پھیلی تھی۔چونکہ لیمپ نارنجی شیڈ کے تھے۔

کوئی دس سے پندرہ منٹ بعد حرم نے باتھ روم سے نکلنے کا فیصلہ کیا۔آہستہ سے دروازہ کھولا تو کمرے میں نیم روشنی پائی۔جبکہ وہ جو بدر کو جاگتا ہوا سوچ کہ رکی ہوئی تھی وہ تو نور کو لئے بظاہر آرام سے سو چکا تھا۔

'میں بلاوجہ ہی اندر رہی..'

وہ دھیمی چاپ کے ساتھ بیڈ کے کنارے تک پہنچی۔بدر کا ایک ہاتھ نور کی پشت پر تھا جبکہ دوسرا بیڈ سے نیچے ڈھلکا ہوا تھا۔

"بدر"حرم کی آواز اتنی آہستہ تھی کہ بس اس ہی کو معلوم ہو گا کہ وہ بدر کو بلا رہی ہے۔ہاتھ مڑوڑتی وہ ناجانے کس کشمکش میں مبتلا تھی۔

"بدر نور سو گئی اسے لیٹا۔۔"بولتے ہوئے پھر چپ ہو گئی۔کیونکہ بدر سچ میں سو چکا تھا۔اسکا چہرہ دوسری جانب ڈھلکا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حرم نے بالآخر نور کو اس کے اوپر سے اٹھایا اور گود میں لے کہ جاتی دوسری جانب لیٹا دیا۔ایک مسکراہٹ وہ جھکی تھی پھر رک گئی۔ کیونکہ وہ خود ہی تو کہتی تھی کہ بچوں کو سوتے ہوئے پیار نہیں کرتے۔

'حرم تم بھی نہ۔'

پھر نظر بہک کر واپس بدر کی جانب گئی۔اسکا وجیہہ چہرہ بجھا بجھا سا لگ رہا تھا۔ جبکہ ہاتھ اب بھی نیچے ڈھلکا ہوا تھا۔ اور حرم نے محسوس کیا تھا کہ وہ اب تک ذرا سا بھی نہیں ہلا وہ نور کو اٹھا کر بھی لے آئی۔

حرم کچھ غلط محسوس کر کے اٹھی اور واپس اسکی جانب کھڑی ہوئی۔لیمپ کی دھیمی روشنی اسکے بکھرے بالوں سے ہوتے ہوئے نڈھال وجود تک پڑ رہی تھی۔

"بدر! تمہارا ہاتھ۔۔۔"وہ اٹکتی ہوئی بولی مگر وہ تو گہری نیند میں تھا شاید۔ حرم آگے بڑھی اور بدر کا نیچے ڈھلکا ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ وہ چونک گئی۔

اسنے بڑھ کر بدر کے ماتھے کو چھوا۔اسکا پورا جسم بخار میں پھنک رہا تھا۔ حرم نے ہاتھ مضبوطی سے پکڑا اور اسے پکارا مگر وہ نہیں اٹھا۔دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔وہ کیا کرے گی اس وقت تو پورا گھر سو رہا ہے۔

"بدر تمہیں۔۔۔تھرمامیٹر ہاں چیک کرنا ہوگا پہلے۔۔۔"خود سے بڑبڑاتی وہ اسکا ہاتھ آرام سے بیڈ پر رکھتی اٹھ کھڑی ہوئی۔الماری کھولی درازیں چھاننے لگی۔اسکا سفید ململ کا اسکارف ایک کندھے پر ڈلا پھسلتے جا رہا تھا۔ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔اسنے یہیں کہیں وہ باکس دیکھا تھا کسی دراز میں دیکھا تھا فرسٹ ایڈ باکس۔ مگر کہاں؟ پھر یاد آیا سائڈ ٹیبل پر رکھ دیا تھا نہ وہ تو۔وہ جلدی سے واپس بدر کی جانب آئی۔ گھٹنوں کے بل بیٹھتی دراز کھولی تو وہ باکس سامنے ہی رکھا نظر آیا۔دوپٹہ اب کی ڈھلک کر فرش پر گر گیا تھا۔وہ تھرمامیٹر لیتی اٹھی اور ٹیمپریچر چیک کیا۔دوسرا ہاتھ پھر بدر کے ہاتھوں پر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک سوتین۔ یا اللہ اتنا تیز۔۔" تھرمامیٹر واپس ٹیبل پر رکھتی وہ ٹینشن میں آگئی تھی۔ دراز کھلی ہوئی تھی ساتھ دوپٹہ اور فرسٹ ایڈ باکس پڑا تھا۔ وہ بدر کے برابر میں پیر ایک پیر موڑے دوسرا نیچے لٹکائے اسکا ہاتھ پکڑی بیٹھی تھی۔ کیچر میں مقید بال بکھرے سے تھے۔

"کیا کروں۔ دوا بھی کیسے دوں تم تو اٹھ ہی نہیں رہے۔" اسکے ذرا سے بخار پر حرم کی ساری ناراضگی شکوے سب پس پشت ڈل گئے تھے۔ یاد رہا تو بس کہ بدر بیمار ہو گیا ہے۔ اور بخار کتنا خطرناک ہو سکتا ہے یہ وہ اچھے سے جانتی تھی۔ تیز بخار بہت سی چیزیں ڈیمج کر دیتا ہے انتہاء پر پہنچ جائے تو دماغ کی رگیں پھٹنے کا بھی شبہ ہوتا ہے۔

حرم نے اب غور کیا اسنے اب تک اپنا صبح سے پہنا سوٹ بھی نہ اتارا تھا۔ بلیک پینٹ پر پہنی وائٹ شرٹ جس کے اوپری دو بٹن کھلے ہوئے تھے۔ صرف سیاہ کوٹ تھا جو اس وقت نہ تھا۔ حرم یونہی دیکھ رہی تھی جب ہاتھ میں پکڑا بدر کا ہاتھ حرکت کیا۔ اور اس نے سر کو بھی ہلکی سی جنبش دی۔ حرم بے تابی سی آگے ہوئی۔ اسے پکارا مگر وہ تو بخار میں جل رہا تھا۔ شاید دماغ غنودگی میں تھا۔ دھیمی روشنی میں اسکے بجھے بجھے سے چہرے پر غور کیا تو ہلکی موچھوں تلے لب ہل رہے تھے۔

وہ بس غنودگی میں کچھ بول رہا تھا۔ جسم سے گرم گرم بھبکے نکل رہے تھے۔ حرم کے چہرے پر اسے دیکھ دیکھ پریشانی بڑھ رہی تھی۔ رات کے اس پہر وہ کسی کو بلائے بھی کیسے۔

"ٹھنڈے پانی کی پٹیاں! ہاں۔۔۔" یہ اس کو اب تک یاد کیوں نہ آیا۔ شاید وہ کچھ زیادہ ہی پریشان ہو گئی تھی جب ہی اتنی عام سی بات یاد نہ رہی۔

وہ نیچے جانے کے لئے فوراً اٹھی جب بدر کا پکڑا ہاتھ اسے روک گیا۔

"کیا وہ اٹھا ہوا تھا؟ نہیں نہیں نہیں۔۔۔ بدر تو سو رہا تھا نہ۔۔۔ افف کتنی بے باکی کی تم نے حرم۔۔"

Posted On Kitab Nagri

خود کو کوستی ہوئی پیچھے دیکھا تو بدر پہلے جیسے ہی آنکھیں موندے ہوا تھا۔ مطلب وہ سوتے ہوئے ہی ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ شکر کا سانس لیتی وہ باہر کو آئی سب طرف سناٹا تھا۔ ہلکی ہلکی روشنیاں تھیں لاونج اور باقی راہداریوں میں۔ وہ ننگے پاؤں بغیر دوپٹے کے ہی تیزی سے کچن میں گئی۔ اسے بس جلد از جلد پانی اور پٹیاں لے کے کمرے میں بدر تک پہنچنا تھا۔ اس وقت نور اور بدر اسکے مطابق کمرے میں اکیلے ہیں اور حرم کا ہونا ضروری ہے۔

کچن کے کیبنٹ کھول کر پہلے اس نے پیالہ نکالا۔ پھر فرج سے آئس کیوبز نکال کر اس میں ڈالے تھوڑا پانی ڈالا اور لے جانے لگی پھر وہ پٹیاں یاد آئیں تو نچلے کیبنٹ میں دیکھنے لگی۔ خدیجہ نے بتایا تھا اسے سب کچھ کہ کون سی چیز کہاں ملے گی۔ مگر ابھی اسکی ساری سوچیں منتشر ہوئی پڑی تھیں۔ ذہن الجھ گیا تھا آخر بدر کو اتنا تیز بخار کیسے ہوا۔ وہ پیالہ پکڑی باہر کو آئی تو راستے سے جاتے خضر سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔ وہ کس دھن چلتا جا رہا تھا؟

پھر اسکی نظر خود پر مرکوز دیکھ وہ خود کو کوستی ہوئی اوپر بھاگی۔

وہ نیم مسکراہٹ لئے اندر کچن میں چل دیا۔ حرم نے اوپر سے جھانک کر تسلی کی اور کمرے میں گئی۔۔ دوپٹہ سامنے ویسے ہی گرا ہوا تھا بدر اور نور اس ہی پوزیشن میں لیٹے تھے سب کچھ ویسا ہی تھا۔ بس اب حرم کی کیفیت دوسری تھی۔ اسکو خود پر غصہ آ رہا تھا۔۔

'اتنی بھی کیا فکر میں پاگل ہونا کہ دوپٹہ بھول گئیں۔ ویسے اسکو بھی نہیں آنا چاہیے تھا۔۔

مگر نہیں میری ہی غلطی ہے مجھے خود خیال رکھنا چاہیے۔۔۔' بدر تک پہنچتی وہ یہی سب سوچ رہی تھی۔

پھر اس کے پاس پہلے جیسے ہی بیٹھی۔ اسکے سامنے ہو کر بیڈ پر دباؤ ڈالا مگر وہ نہ اٹھا۔ حرم نے پچھلی سوچیں جھٹک کر اسکا ہاتھ چھوا وہ اب بھی بخار سے اس ہی طرح جل رہا تھا۔ اس نے کمفرٹر دونوں پر اچھے ڈالا جو وہ اب تک ڈال نہ سکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

پھر ایک سانس خارج کرتی اس نے بھیگی ٹھنڈی پٹی نچوڑی اور بدر کی کنپٹی پر رکھ دی۔اس نے سسکی جیسی آواز نکالی جو اتنی مدھم تھی کہ بس محسوس ہوئی سنائی نہ دی۔وہ جب سے بخار میں کراہ رہا تھا۔اور اب جلتی پیشانی پر ٹھنڈی برف پٹی بدر نے سوتے میں ہی ہاتھ کی مٹھی بنائی تو حرم کی قمیض کا دامن مٹھی میں آگیا۔حرم نے ہاتھ بڑھایا پھر رہنے دیا۔ویسے بھی سو رہا ہے۔اس نے اب وہ پہلے والی پٹی اٹھائی اور دوسری نچوڑ کے رکھ دی۔ دوسری سے تیسری، تیسری سے چوتھی پھر پانچویں۔اور یہی کرتے کرتے اب اسے گھنٹہ گزرنے کو تھا۔ہاتھ سے بدر کا ماتھا چھوا تو بہت فرق پڑا تھا بخار میں۔اس نے اب کی پانی بدلنے کے لئے نیچے جانے کا سوچا تو دوپٹہ اچھے سے اوڑھ لیا۔پھر پھرتی سے واپس آکر آدھے گھنٹے تک واپس یہی عمل دھرایا۔۔۔

کمر جواب دے چکی تھی مگر وہ لگی ہوئی تھی کہ کسی طرح کچھ کم ہو جائے۔

تھوڑی دیر میں ہی دور کہیں سے آذان کی آواز بھی آنے لگی تھی۔

"فجر ہوگئی پتا ہی نہیں چلا۔۔"اس نے واپس سے تھرمامیٹر لگایا بخار چیک کیا۔شکر تھا کافی بہتر ہو گیا تھا وہ۔مگر گرم اب بھی تھا۔وہ اٹھی تو ایک پل کے لئے رک گئی۔حرم کا ہاتھ نا جانے کس وقت اسکے ہاتھ میں گیا تھا وہ ابھی بھی پکڑتے ہی اٹھ گئی تھی پھر جھک کہ اسکا ہاتھ رکھا۔ہلکی سی مسکراہٹ لبوں کو چھو کہ گزری۔پانی کا پیالہ وہاں سے ہٹا کر وسطی ٹیبل پر رکھ دیا پھر وہ وضو کر آئی۔۔البتہ نور کی آنکھ آج نہ کھلی تھی شاید وہ کافی تھک گئی تھی تو حرم نے اٹھانا مناسب نہ سمجھا۔وہ کافی چھوٹی تھی بچوں پر زیادہ بوجھ بھی نہیں ڈالنا چاہیے۔۔جو وہ کر رہے ہیں بس اس ہی میں ترمیم کریں۔خود سے زبردستی مسلط نہ کریں۔

نماز ادا کرنے کے بعد وہ واپس آئی۔اسکارف چہرے کے گرد لپٹا ہوا تھا اور اسکے چہرے پر نیند صاف نظر آرہی تھی۔حرم نے قرآن مجید اٹھایا اور بدر کے ساتھ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھ گئی۔اب اسکا رخ سامنے

Posted On Kitab Nagri

دروازے کی جانب تھا۔ جبکہ بدر اسکے دائیں جانب لیٹا تھا۔قرآن ہاتھ میں پکڑی وہ کچھ سورتوں کی تلاوت کرنے لگی اس طرح کے بدر کے کانوں تک جائے۔اسے شفا ملے۔اور دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ قرآنی آیات میں اللہ نے شفا رکھی ہے۔ صرف سننے کی ہی لاکھوں برکتے ہیں۔بدر نے کروٹ بدلی تو حرم ٹھہری اور اسکی جانب دیکھا اب اسکا ایک دائیاں ہاتھ حرم کے دائیں ہاتھ کو پکڑ چکا تھا۔اسے اب بھی ہلکی سردی لگ رہی تھی۔

حرم نے سورۃ مکمل کی۔قرآن چومتی اسے ٹیبل پر رکھا کیونکہ حرم کا ہاتھ اب بھی بدر نے پکڑ رکھا تھا۔ پھر اس نے پاس رکھی تسبیح اٹھائی اور پیر پھیلائے بدر کا ہاتھ اپنی گود میں رکھ لیا۔کیونکہ چھوڑ تو وہ رہا نہیں تھا۔

اس وقت وہ کہیں سے پہلے والی کھڑوس بیوی نہیں لگ رہی تھی جو بدر کو اپنے پاس بھی نہیں بھٹکنے دیتی تھی اس وقت وہ ایک اچھی بیوی بنی ہوئی تھی حالانکہ یہ اسکی قوائد کی خلاف ورزی تھی جو اس نے خود کی تھی۔ تھوڑا اور سہی سے ٹیک لگاتی وہ آنکھیں موند گئی۔اس طرح کے لیٹی ہوئی ہی لگ رہی تھی۔اور سہارے کے لئے تو تنکہ بھی کافی ہوتا ہے۔ حرم کی آنکھ لگتے ہی وہ نیند میں کھو گئی۔ایک ہاتھ اسکے ہاتھ پھنسا دوسرے میں تسبیح پکڑی ہوئی اسکارف میں لپٹا چہرہ جس پر رات بھر کی تھکان تھی۔

~____________

صبح صبح کا وقت تھا جب کمرے میں پردوں کو چیرتی ہوئی روشنی تیزی سے آرہی تھی۔ حرم سوتے سوتے ہی سر بدر کے سر پر رکھ چکی تھی۔ نور بھی نیند میں گھومتی بدر کے پاس تھی جبکہ پیر کمفرٹر سے باہر بدر کے اوپر تھے۔اور دونوں اسکی گردن کی جانب۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی آٹھ سے اوپر کا وقت ہو رہا تھا جب دروازہ بجا اور بامشکل بدر کی آنکھ کھلی۔پہلے تو سر میں رات والے شدید درد کی ایک لہر دوڑی پھر ختم ہوگئی۔آنکھیں سہی سے کھلیں تو اپنے اوپر نور کی جگہ اسکے پیر رکھے پائے جبکہ اپنے بائیں جانب ادھ لیٹے وجود پر وہ چونکہ اور اس سے زیادہ تب جب اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں پایا۔

کمرے کے باہر خدیجہ تھی جو ان دونوں کو ناشتے کے لئے بلانے آئی تھی۔رات والے بخار سے ٹوٹتا جسم لیکن وہ اب کافی سے زیادہ محسوس کر رہا تھا اوپر سے حرم کا لمس۔

لیکن پھر خدیجہ کی آوازوں پر ترس کھاتا وہ کہہ اٹھا۔۔"تم جاؤ ڈیڈ کو بولو بعد میں آجائیں گے"اور اندازے کے عین مطابق کچی نیند والی حرم چونک کر ہڑبڑا اٹھی۔بدر نے فوراً آنکھیں بند کر لیں۔۔معنوں وہ اٹھا ہی نہ ہو۔

"یا اللہ اتنا وقت ہو گیا۔۔ہاں خدیجہ میں آتی ہوں۔۔"وہ اٹھ کر سیدھی ہوئی اور بدر کو دیکھا۔پھر اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھا بخار ختم ہونے پر تھا۔

'اوہ تو کھڑوس مسز نے ساری رات شوہر کی خدمت کی ہے۔'وہ آنکھیں موندے اسکی حرکتیں جانچ رہا تھا۔

"بخار تو نہیں ہے شکر ہے۔ارے نور پیر کیسے کر رکھے ہیں۔"وہ نور کے پیر بدر کے اوپر سے ہٹانے لگی۔۔جب بدر نے اسکا ہاتھ مزید بھینچ لیا۔سب کی بار حرم نے اسے چھڑایا کیوں کہ اسے جانا تھا۔

"میرا ہاتھ اکڑا دیا ہے پکڑے پکڑے چھوڑ دو اب۔"وہ پھسپھسا کر کہہ رہی تھی۔جب بدر نے ایک اور چالاکی کی اور اسے کھینچ لیا۔حرم نے بظاہر سوتے ہوئے بدر کو گھورا۔

پھر سانس خارج کرتی ایک آخری بار اسکی پیشانی پر ہاتھ رکھا جس پر بدر نے فٹ سے آنکھیں کھول اسکا ہاتھ پکڑا اور حرم کی یہاں آنکھیں نکل آئیں۔

"تم جاگ رہے تھے؟"

Posted On Kitab Nagri

وہ چونک کر بدر کی جانب دیکھ رہی تھی۔جواب بھی گلابی بوجھل ہوئی آنکھیں لئے اسے ہی دیکھتا رہا۔

'کتنا چالاک انسان ہے یہ جاگ رہا تھا اور مجھے پتا تک نہ چلنے دیا۔۔اب اندر ہی اندر خوش ہو رہا ہو گا۔اونہہ' دل ہی دل میں کہتی اب وہ پھر سے پہلے والی حرم بن گئی تھی۔

"بس ابھی ابھی جاگا تمہاری آواز پر۔ مگر تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"بدر کا اشارہ اپنے ساتھ موجود اس وجود پر تھا۔جو اب آنکھیں یہاں وہاں کر کے اٹھنے لگی۔

'یہ تو کبھی نہیں بتا سکتی کہ رات میں جاگ کہ کیا کرا میں نے۔۔'

"پہلے بتاؤ یہاں کیسے آئیں۔ پھر چلی جانا۔"بدر نے اسے اٹھنے سے روکا۔اسکی اس حالت سے وہ زندگی میں پہلی بار لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"آہ وہ۔۔۔"بدر نے آئبرو اچکائی۔"وہ میں نور کو تمہارے اوپر سے ہٹا رہی تھی۔ہاں۔۔"اس نے جلدی سے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔بدر نے اب کی آنکھیں چھوٹی کر کے حرم کو دیکھا جو ایک لمبا سانس بھرتی اسکارف کھول رہی تھی۔چہرے پر صاف واضح تھا کہ اسکے اندر کچھ ہلچل سی مچ چکی ہے۔ حرم وہاں سے چل کے واشروم کے دہانے پر رکی پھر کن اکھیوں سے پیچھے دیکھا وہ اب تک اس ہی پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔بدر کو اب کی مسکراتا دیکھ وہ فٹ سے واشروم میں گھس گئی۔۔۔

'اففف حرم کیا ضرورت تھی اسے پیچھے مڑ کے دیکھنے کی۔'

Posted On Kitab Nagri

~

ڈائننگ ٹیبل پر آج گھر کے سب فرزند موجود تھے۔خدیجہ اماں کے ساتھ ناشتہ رکھوا رہی تھی جب حرم نیچے آئی اور سب کو سلام کیا۔۔اس وقت اس نے پہلے اور سفید امتزاج کے رنگ میں گندے شلوار قمیض پہنا ہوا تھا جس کا ٹشو کا دوپٹہ اس نے بڑی مہارت سے سر پر ٹکایا ہوا تھا۔۔

"آہ تم یہ کیا کر رہی ہو لاؤ مجھے دو۔۔" حرم نے کچن سے نکلتی ہوئی خدیجہ کے ہاتھ سے بریڈ باسکٹ پکڑی اور ٹھیک ممتاز بیگم کے سامنے لا رکھی۔۔بدر بھی نور کا ہاتھ تھامے نیچے ہی آرہا تھا۔نور نے بھی مما کی طرح آج پیلے رنگ کی فراک پہنی ہوئی تھی۔جبکہ بال کھلے ہوئے تھے۔اور صرف ایک کلپ کے سہارے ٹکے ہوئے تھے۔۔ شاید حرم کو نیچے آنے کی جلدی تھی۔اور اسکے ڈیڈ و نے اس کام میں گھنٹے لگا دینے تھے۔۔

"یہ اسکا کام ہے اسے ہی کرنے دو۔ہم مہمانوں سے کام نہیں کرواتے۔"انکی آواز خاموشی کو چیرتی ہوئی سب کی سماعتوں میں یوں گئی کہ سب انہیں کو دیکھنے لگے۔۔

"تم بیٹھ جاؤ بیٹا۔۔اور ممتاز! وہ مہمان نہیں ہے بڑی بہو ہے اس گھر کی۔"بدر کے بولنے سے پہلے ہی سعید آفندی صاحب نے انکا اگلا جملہ منہ میں ہی بند کر دیا۔حرم نے سر ہلایا اور بیٹھ گئی جبکہ خدیجہ واپس چل دی۔

"باجی رہنے دیں نہ۔۔"سلمہ بیگم نے بہن کے ہاتھ پر دباؤ ڈالا۔۔جس پر وہ لب بھینچ کر رہ گئیں۔

وہ چاروں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔زارا اور خضر نے ایک دوسرے کو دیکھا ٹھیک اس ہی طرح سانیہ اور سارا نے ایک دوسرے دیکھا پھر ان چاروں نے ایک ساتھ ایک دوسرے کو دیکھا۔۔پھر سب نے کندھے اچکائے اور واپس پلیٹوں میں جھک گئے۔کسی کو بھی ممتاز بیگم کی بات میں دلچسپی نہ تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"گڈ مارننگ۔ گڈ مارننگ ڈیڈ--" بدر نے نور کو ایک کرسی پر بیٹھایا اور سب کو دیکھے بغیر ہی بولا ماسوائے سعید صاحب کے--

"سلام ڈیڈی بی کے دیڈو-- گُد مارننگ ایولی ون (گڈ مارننگ ایوری ون)" نور نے بھی اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔

"ہاہاہا وعلیکم السلام میری بچی--" جب کہ اسکے آخری جملے پر سب کی ہنسی کے ساتھ ساتھ کسی اور کی ہنسی بھی شامل ہو گئی تھی--

"گڈ مارننگ چاچو کی جان--" یہ ہے حمزہ بدر کا چھوٹا بھائی۔ جو فلوقت باہر پڑھنے کے لئے گیا ہوا تھا اور آج ہی سانیہ کی شادی کے سلسلے میں واپس آیا ہے۔

"بدی نونو کے کان دک گئے یال (بڑی نونو کے کان دکھ گئے یار)" نور نے منہ بنائے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا کیونکہ حمزہ نے اسکے کان کے پاس آکر واقع تیز آواز میں بولا تھا۔ نور اسے بڑی اس لئے کہتی تھی کیونکہ سانیہ اور بدر کی طرح نور سے خود کو بڑی کہلواتا تھا۔

"اُفف باتیں تو دیکھو ذرا اسکی--اسلام وعلیکم بھابھی اور ٹھیک ہیں آپ؟" اس نے نور کے بال بگاڑتے ہوئے اسکے برابر والی سیٹ پکڑی-- حرم مسکرائی۔

"میں ٹھیک تم کیسے ہو؟"

"میں بھی آپ کے سامنے فرسٹ کلاس اور ہمیشہ کی طرح ہینڈسم۔" بدر نے اسکی اداکاری پر بھنویں اچکائیں جبکہ حمزہ دانت نکالے ہنس دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ہاں ٹھیک ہے ٹھیک ہے بھائی سے زیادہ ہینڈ سم بس۔۔اب گھورنا بند کریں۔"اس نے ہاتھ اٹھائے اور کندھے اچکائے کہنے لگا۔ حرم ہلکا سا ہنس دی اور سر ہلائے نور کے لئے بریڈ سلائس میں جیم لگانے لگی۔

"بدمعاش کہیں کے۔"بدر نے اشارے سے اسے وارن کیا کہ 'بیٹا ناشتہ کے بعد ملو' جس پر اس نے نور کو ہائی فائیو دیا اور بدر کی گھوری کو ایسے نظرانداز کیا جیسے شہد میں ہو چینی کا دانا۔ سانیہ نے دور سے داد دی تو سارا کے ساتھ ساتھ زارا بھی ہنس دی۔ جبکہ خضر کسی کو خاطر میں نہ لاکر پلیٹ کھسکا کر چلتا بنا۔اس کا ناشتہ اتنا ہی ہوتا تھا اب تو سب کو عادت تھی تو کوئی اسکے پیچھے سر نہیں کھپاتا تھا کہ وہ رکے۔

"بس اب سب سکون کے ناشتہ کرو۔۔"اور ممتاز بیگم کی آواز پر سب نے سر ہلایا۔۔

"کیا ہوا نور منہ کیوں بنالیا۔"کچھ دیر بعد سانیہ نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا جس پر سعید صاحب نے اخبار ذرا نیچے کر کے اسے دیکھا۔ حرم اور بدر نے بھی جو اس کو صرف کھلانے میں لگے پڑے تھے۔پھولے پھولے گلابی گال گھنی پلکوں کے سائے میں چھپی کانچ سی آنکھیں نیچے کچھ ڈھونڈ رہی تھیں جبکہ لب اداسی کا عنصر لئے ڈھلے ہوئے تھے۔وہ ہاتھ باندھے سر جھکائے ہوئی تھی

"کیا ہوا ڈیڈو کی جان کو۔۔کچھ اور کھانا ہے کیا۔"بدر کے کھانے والی بات پر اس نے ہمیشہ کی طرح پہلے باپ کو افسوس سے دیکھا اور ننھا ہاتھ نزاکت سے سر پر دکھ سے مارا۔

"ڈیڈو یال ہل تائم تھانا نئی اوتا۔(ڈیڈو یار ہر ٹائم کھانا نہیں ہوتا)"اسکے اس طرح ناک پھلائے کہنے پر حرم کے ساتھ ساتھ باقی سب نے بھی اپنی ہنسی روکی۔

"تو پھر کیا ہوتا ہے پرنسس۔"

"مجھے لگتا ہے نور کو گھومنے جانا ہے ہیں نہ۔۔"بدر کے کہنے پر حمزہ نے منہ چلاتے ہوئے کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"نو۔۔" جبکہ نور کے نو پر اسکا سارا اعتماد منہ میں رہ گیا۔ بدر نے چھوٹے بھائی کو دیکھے ہنسی اڑائی۔

"پھر کیا ہوا ہے نور۔" سارا نے بھی جاننا چاہا۔ ممتاز بیگم نے ایک نظر دیکھا نور کا معصوم چہرہ وہ ہلکا سا مسکرا دیں۔

"مجھے پتا ہے نور کو کیا ہوا ہے۔" حرم نے مسکراتے ہوئے نور کو دیکھا پھر اسکا چہرہ اوپر کیا۔ نور نے زور سے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور پٹ پٹ کرتی پلکوں کی باڑ سے ماں کو دیکھا۔

"مما نور کو ظہر میں فجر کی قضاء نماز پڑھا دیں گی۔ اب خوش۔۔" حرم کے کہتے ہی آہستگی سے نور کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔ جبکہ سب نے چمکتی آنکھوں سے اس منظر کو دیکھا تھا۔

"ماشاءاللہ خوب جیو میری بچی۔" سعید صاحب نے دل سے دعا دی۔ جبکہ بدر نے حرم اور پھر نور کو رشک سے دیکھا۔۔ ممتاز بیگم کی مسکراہٹ نجانے کیوں مزید گہری ہو گئی۔ ان کی مسکراہٹ میں کوئی جھول نہ تھا وہ پاک مسکراہٹ تھی۔۔

"چلو اب جلدی سے یہ ختم کرو۔" اس نے نور کا سلائس آگے کیا جس پر وہ سیدھی بیٹھ کر واپس سے کھانے لگی۔ حرم نے پیار سے اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔

"واقع تربیت ہو تو نور کے جیسی۔ بھائی واقع لکی ہیں حرم بھابھی نہیں ہیرا ملا ہے آپ کو۔" حمزہ نے یاسیت سے کہا جس پر حرم کی مسکراہٹ دھیمے سے غائب ہوئی اور ممتاز بیگم کی چٹکیوں میں۔ ایک سانس بھر کے دونوں کی نظریں ملیں پھر چرا لیں۔

"یہ تو ہے۔" بدر نے دھیمے سے حمزہ کو جواب دیا اور سب ناشتہ کرنے لگے۔

~

Posted On Kitab Nagri

دوپہر کا وقت تھا ظہر بھی قضاء ہونے کو تھی جب حرم نے سوتی ہوئی نور کو ایک نظر دیکھا اور پھر تسلی کرتے دروازہ آہستگی سے بند کر کے نیچے جانے لگی۔ناشتے کے بعد سے بدر نا جانے کہاں چلا گیا تھا شاید آفس چلا گیا ہو مگر اس نے کچھ بتایا نہیں۔حرم بس ایک بار اسکی طبیعت کی بھی تسلی کرنا چاہتی تھی۔صبح بخار اتر تو گیا تھا مگر کیا معلوم دوبارہ ہو گیا ہو۔

وہ نیچے آئی تو ہال کو خالی پایا۔کالج سے بھی چھٹیاں لی ہوئیں تھیں اس کے پاس کوئی کام نہ تھا۔سانیہ سارا زارا اور سلمہ بیگم بازار نکلی ہوئیں تھیں آج کل یہی روٹین تھی ان سب کی۔ممتاز بیگم ہاں آج گھر پر ہی تھیں۔حرم کو بھی چلنے کا کہا تھا لیکن آج اسکا نہ ہی دل تھا اور نہ ہی شاپنگ کی اب ضرورت تھی۔تو اس نے سانیہ سے نہ جانے کی معذرت کر لی۔

وہ کچن میں ہی جا رہی تھی جب دروازے پر بیل ہوئی۔ہال کا سکوت ٹوٹا جبکہ دیوار میں لگی گھڑی کی سوئیاں تین سے آگے کا وقت دکھا رہی تھیں۔چونکہ کوئی اور تو تھا نہیں اس لئے وہ خود ہی باہر تک چلی گئی۔جب سامنے سے وہ چلتا ہوا اندر تک آیا۔آج بھی کڑک بھوری شلوار قمیض میں ملبوس وہ کوئی زمیندار سے کم نہ لگ رہا تھا۔ایک کاندھے پر شال ڈالے کھڑیوں کی ٹک ٹک کے ساتھ وہ شان سے اندر تک آیا۔

"سرمد بلوچ؟"حرم نے جیسے یاد کرتے ہوئے کہا۔شاید ایسا ہی کچھ نام لیا تھا نہ پرنسپل نے۔۔۔

"جی محمد سرمد بلوچ۔اندر آنے کا۔۔۔"اس نے بولتے ہوئے فوراً ہی احساس دلا دیا کہ وہ راستہ روکی ہوئی ہے۔۔

"آہاں تو۔۔تو کس سے ملنا ہے آپ کو؟"وہ نہ چاہتے ہوئے بھی سوال کر گئی۔سرمد بلوچ کے عنابی لب ہلکی مسکان میں ابھرے۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا یہ ہمارے نئے بزنس پارٹنر ہیں سرمد بلوچ۔۔آئینگ ٹائکون۔۔"وہ کچھ بولتا جب سعید صاحب نے سب واضح کردیا۔۔حرم ایک نظر دیکھ کر سائڈ سے نکلتی ہوئی کچن تک چل دی۔جب اسے کچھ کھٹکھا۔کچھ اس طرح واضح ہوا کہ اسکا منہ کھلا رہ گیا۔جیسے ذہن میں الجھی ایک گرہ کھل چکی ہو۔وہ دروازے کی چوکھٹ تھام کر لمبا سانس بھرنے لگی جب پیچھے سے سرمد کی آواز گونجی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"جی جی میں تو آپ کی بہو پروفیسر حرم کو بھی بہت اچھے سے جانتا ہوں۔انکے والد ہمارے ساتھ ہی تو کام کیا کرتے تھے۔۔۔"وہ کچھ اور بھی کہہ رہا تھا مگر حرم نے نہیں سنا۔اور دھیرے سے پیچھے مڑی۔۔ہاں یہ وہی تو چہرہ تھا۔وہی جو اسکا تعاقب تک کیا کرتا تھا۔حرم نے اب تک پہچانا کیوں نہ تھا اسے۔

حرم کے سامنے لاونج کا وہ منظر دھندلا گیا جہاں سردار بلوچ سعید آفندی صاحب کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔بلکہ آنکھوں کے پردوں کے آگے دس سال پہلے کا منظر لہرا گیا جب وہ تپتی دھوپ میں کالج سے پہلی بار پیدل واپس آرہی تھی۔کیونکہ اس کے بابا آج چھوٹے بھائی کا رزلٹ لینے گئے تھے۔

"بس ایک بار۔۔ایک بار حرم کی اسکالرشپ آجائے پھر تو مجھے اس یونیورسٹی میں جانے سے کوئی نہیں روک سکتا۔"وہ سفید کالج یونیفارم میں ملبوس تھی سر پر اسکارف لپیٹے اور کندھے پر بیگ لٹکائے۔جب ایک گاڑی اس کے پاس آکر رکی۔۔اندر بیٹھے شخص نے بغور پہلے حرم کو دیکھا جس پر اس نے گھور کر دیکھا۔۔۔

"رکو ذرا۔۔"وہ آگے بڑھنے لگی جب جوان جہان سرمد بلوچ کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔وہ رکی اور پھر چہرہ پیچھے کیا جس پر اس نے گاڑی کو پیچھے کر کے اس کے ساتھ کیا۔

"تم جاوید صدیقی کی بیٹی ہو نہ حرم۔۔"وہ ہر لحاظ سے خوبصورت تھا رعب دار۔۔۔آس پاس جاتے لوگوں نے بغور ان دونوں کو دیکھا۔۔

"ہاں۔۔اور آپ وہی ٹھرکی ہو نہ جو روز مجھے گھور رہے ہوتے ہیں اور آج روک بھی لیا۔۔"حرم کی ناک پر نجانے کیسے غصہ آچڑھا تھا۔سرمد کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔پھر آنکھیں بند کر کے غصہ پیا اور واپس سے مسکراتے گاڑی سے اترا۔

Posted On Kitab Nagri

"محترمہ ہر چیز کی کوئی وجہ ہوتی ہے۔میں روز یہاں ہوتا ہوں آپ کو دیکھنے کے لئے تاکہ کوئی پریشانی نہ ہو۔۔ گھورنے کے لئے نہیں۔اور ہاں اسے ٹھرک نہیں محبت کہتے ہیں۔"آخر میں اسکی آواز سے نرمی مٹ گئی تھی۔۔

حرم نے ناراضی سے دیکھا۔

"آج تو کہہ دیا آپ نے آئیندہ ایسی کوئی بھی بات منہ سے نہ نکالئے گا۔۔"بھنویں سمیٹیں وہ آخر میں دانت پیستے کہنے لگی۔اسکے ساتھ یہی مسئلہ تھا کب غصہ ہو جائے پتا نہیں چلتا تھا۔سرمد پیار سے مسکرادیا۔۔پھر اسکی جانب جھکا جس پر حرم نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا۔۔اور پھر لب بھینچے۔۔

"توبہ کتنا تیز پرفیوم لگایا ہوا ہے بندہ پرفیوم تو اچھا لگا لیتا ہے۔۔"

"ہاہاہا جیسا حکم آپ کا۔۔اگلی بار آپ کی پسند کا ہو گا۔۔"حرم کی بس ہو رہی تھی وہ اور برداشت نہیں کر سکتی اب تک تو ابا کے مراسم کا لحاظ کی ہوئی تھی وہ۔۔

"میں کہتی ہوں میرا راستہ چھوڑیں ورنہ۔۔"وہ اور کچھ کہتی مگر سرمد کی انگلی نے اسکی بولتی زباں کو چپ لگا دی۔۔

"شش میں نے اس لئے روکا ہے کہ تمہیں آگاہ کردوں سرمد بلوچ کو حرم جاوید صدیقی صرف پسند نہیں آئی بلکہ اسکی محبت بن گئی ہے۔۔"وہ آگے بھی کچھ کہتا مگر حرم کا ہاتھ اٹھا تو غصّہ سے اسکا گال لال کر گیا۔اور تھپڑ مارنے کے بعد حرم جیسے غصّہ سے نکل کر ہوش میں آئی اور منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔سرمد نے کڑے تیوروں کے ساتھ اسے دیکھا جبڑے سختی سے بھینچ لئے تھے۔۔

"سوری مجھے۔۔مجھے غصہ آگیا تھا آپ بتائے گا نہیں ابا کو نہ بتانا۔۔"بول کر وہ تیزی سے بھاگ نکلی۔وہاں اب آس پاس کوئی نہ تھا۔۔اور سرمد بلوچ جس کو غصہ سے مر جانا چاہیئے تھا یا حرم جو مار دینا چاہیئے تھا وہ ہولے سے

Posted On Kitab Nagri

مسکرا دیا۔ دور جاتی حرم نے اسکارف کا ایک کونا منہ پر یوں رکھا تھا جیسے اسے کوئی نہیں دیکھے۔ وہ اس بات سے انجان تھی کہ پیچھے کھڑا شاید وہ دنیا کا واحد وڈیرا تھا جو محبت میں پہلی بار مکمل اندھا ہو چکا ہے۔

یادوں کی ہواؤں نے رخ بدلا تو اس منظر کو غائب کر گئیں اور ایک نیا منظر آنکھوں کے پار لہرایا گیا۔

جب سردار بلوچ اسکے گھر پہلی بار آیا تھا۔ ورنہ وہ تو کسی کو کھاتے میں ہی نہ لاتا تھا۔

حرم جو دروازے کے پیچھے سے چھپ کر لان میں جھانک رہی تھی بے اختیار نظریں اس سے جا ملیں وہ جو بڑے اعتماد سے ایک ہاتھ اپنے برابر میں رکھی کرسی پر پھیلایا ہوا تھا۔

"شٹ کہیں مجھے دیکھ تو نہیں لیا اس پرفیوم کی دکان نے۔۔ یہ آیا کیوں ہے یہاں کہیں میری شکایت تو لگانے نہیں آیا۔۔ خیر میرے بابا مجھے کچھ نہیں کہیں گے اونہہ۔۔" حرم نے تیزی سے خود کو اندر چھپایا گویا وہ دیوار اس کو سرمد کی آنکھوں سے بچا لے گا۔۔۔

"جی جاوید صاحب بیٹھئے آپ کا ہی گھر ہے۔"

"کوئی خاص بات جو آج یہاں تک تشریف لے آئے؟" جاوید صاحب کی آواز پر اعتماد تھی۔ حرم آوازیں سن کر مسکرا دی۔۔ اسکے بابا اسکو چلتا کر دیں گے۔

"جی خاص بات تو ہے بہت خاص بات۔ فریدالدین!" اس نے آخر میں زور سے ہانگ لگائی۔ "فریدالدین ذرا سامان تو اندر لے آؤ۔" لفظ سامان پر حرم نے مڑ کر واپس ان دونوں کی جانب دیکھا جہاں اب یقیناً فریدالدین ہی تھے جو بہت سے ٹوکرے اور دیگر چیزیں وہاں رکھ رہے تھے۔۔

"رشتہ لینے آئے ہیں ہم۔ ہاتھ مانگنے آئے ہیں حرم کا۔" جاوید صاحب کچھ بولنے لگے تو سرمد نے ایک ہاتھ اٹھا کہ ٹھہرنے کو کہا اور آگے کو جھکا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ہاں جانتا ہوں گھر کے بڑے لاتے ہیں رشتہ پر ہماری حویلی پر تو کوئی ہے ہی نہیں۔ آپ جانتے ہی ہیں تو میں ہی آ گیا۔"

"مگر میں حرم کا رشتہ تم سے نہیں کرنا چاہتا۔" جہاں وہ سرمد کی بات سن کر بھنویں سمیٹ گئی تھی وہیں بابا کی بات پر وہ مسکرا دی۔۔۔ آگے کی کوئی بھی بات اسے سننے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ اسکے بابا بیوقوف نہیں جو اس سے ڈر کر ہاں کر دیں گے۔۔ وہ اور ہوتے ہوں گے جو ایک وڈیرے سے ڈر کر اپنی بیٹی بیاہ دیتے ہیں۔ جاوید صاحب جیسے ہوں تو عزت اٹھا کے ہاتھ میں رکھ دیتے ہیں۔ بیٹی کا معاملہ ہے کوئی کھیل نہیں۔۔۔

"حرم ! حرم !" بدر نے اس کو اب کی بار پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا۔

"کیا؟ کون کیا ہوا۔۔" وہ جو پرانی یادوں میں کھوئی ہوئی تھی چونک کر یہاں وہاں دیکھا۔ تو سامنے بدر کو کھڑا پایا جو شاید کب سے اسے پکار رہا تھا۔۔

"کہاں کھوئی ہوئی تھیں؟ سب ٹھیک ہے نہ۔ ہاں!" اس نے کندھوں سے پکڑ کر حرم کو پکارا۔ وہ پریشان ہو گیا تھا حرم نے پہلی بار یوں کیا تھا۔

"نہیں۔۔ کچھ نہیں ٹھیک ہوں۔" خود کو کمپوز کرتی بدر کے ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹائے تھے اور پھر ایک نظر خالی لاونج پر ڈالتی اندر کچن میں چل دی۔ چہرے پر نہ سنجیدگی نہ ہی سہی سے پریشانی کا عنصر نمایا ہو رہا تھا۔ وہ دونوں کیفیت کے بیچ میں ٹھہری ہوئی تھی۔ بدر نے اپنے ہاتھ دیکھے جو ابھی ہی حرم نے خود سے دور کئے اور پھر سر جھٹک دیا۔

نجانے کب یہ دیوار گرے جو صدیوں سے ان دونوں کے بیچ میں کھڑی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"زاہرہ آپا میرے لئے ذرا ایک کپ چائے کا تو بھجوا دیں پلیز۔۔سر درد سے پھٹ رہا ہے۔۔"بغیر اس پر نظر ڈالے وہ اوپر کو چل دیا اور حرم نے یہ سن کر چونک کہ پیچھے دیکھا جہاں اب وہ نہیں تھا۔

'میں تو بالکل بھول گئی بدر کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔ابھی تک اسکی طبیعت معلوم کرنی تھی اور اب بالکل اگنور کر دیا وہ تو بس پوچھ ہی رہا تھا افف حرم۔۔۔'خود کو کوستی وہ خود ہی چائے چڑھانے لگی۔شاید وہ یہ بات بھول رہی تھی کہ انکا رشتہ عام میاں بیوی کی طرح نہیں ہے۔

"آپ رہنے دیں زاہرہ آپا میں کر لوں گی۔۔ویسے بھی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔"

"شکریہ بچی۔۔"

~

تھوڑی دیر بعد ہی حرم نے آہستگی سے دروازہ کھولا تو کمرے کو ویسے ہی سونا پایا۔صرف نور بیڈ پر پھیلی سو رہی تھی ۔حرم بے اختیار مسکرا دی۔۔اوہ مطلب وہ رات والے کمرے میں ہے۔۔حرم نے واپس دروازہ بھیڑا اور چائے کی پیالی تھامے سامنے کمرے کو چل دی۔

ہاتھ دروازے کو کھٹکھٹانے کے لئے اٹھے لیکن پھر وہ ایسے ہی کھولے اندر آ گئی۔جب کمرے میں تو کوئی نہ دکھا۔۔حرم یونہی واشروم کے دروازے تک گئی پھر کان لگا کر سنا۔اندر سے پانی کی آواز نہ آ رہی تھی۔

'وہ اندر ہے بھی یا نہیں؟'حرم نے مزید سر دروازے سے جوڑا کچھ اس طرح کے اب کی وہ دروازے کے سہارے کھڑی ہو گئی تھی اس بات کو بھلائے کے ہاتھ میں گرم چائے کا کپ ہے۔تب ہی دروازہ دھب سے کھلا ۔اور عین وقت پر وہ ٹراؤزر میں ملبوس بدر پر گری جبکہ چائے کی پیالی اسکا ہاتھ جلاتی ہوئی زمین بوس ہو گئی۔۔پرچ

Posted On Kitab Nagri

اور کپ کی کرچیاں کمرے میں دور تک جا پھیلیں۔ حرم کے منہ سے بے اختیار چیخ نمودار ہوئی مگر چونکہ یہ کمرہ بالکل آخر میں تھا تو آواز زیادہ دور نہیں گئی ہو گی۔

"یہ کیا۔۔ حرم!" گرم چائے اسکے سیدھے ہاتھ کو کلائی تک جلا گئی۔ بدر نے تڑپ کر پکارا اور اسے کندھوں سے پکڑتے سیدھا کیا۔ اسکی آنکھوں میں جھلکتی نمی اور دانتوں تلے دبایا ہوا نچلا لب۔ بدر کے دل کو اندر تک کچھ ہوا۔

"بیٹھو دکھاؤ مجھے۔" بیڈ کراؤن سے ٹیک لگواتا وہ اب اسکا ہاتھ پکڑے معائنہ کر رہا تھا۔ حرم نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا دھلا دھلا سا شفاف شہرہ بال گیلے تھے جن سے ننھی پانی کی بوندیں ٹپک رہی تھیں۔ اور آنکھیں شاید ہلکی سرخ ہو رہی تھیں۔ وہ سہی سے دیکھ نہ سکی کیونکہ اسکا سر جھکا ہوا تھا۔

"پورا لال ہو گیا ہے یہیں بیٹھو میں دوا لے کر آؤں۔" وہ اٹھ کر پہلے سامنے والی ڈریسنگ کی دراز میں جھکا۔ مگر کچھ نہ ملا۔

"ہمارے کمرے میں ہے فرسٹ ایڈ باکس۔" حرم کی دھیمی سی آواز پر اس نے مڑ کے پیچھے دیکھا وہ سر جھکائے بیٹھی تھی سنجیدگی سے۔

"میں لے کر آتا ہوں۔" بدر بھاگتے ہوئے دوسرے کمرے میں گیا جہاں نور سکون سے سو رہی تھی۔ پھر سائڈ ٹیبل کی دراز کھولی اوپر والی پھر نیچے والی اور باکس نکالتا واپس آیا۔

وہ اندر سے خوش ہوا حرم نے خود اس سے بولا اور کچھ کہا بھی نہیں۔۔

"مل گیا۔ چلو دکھاؤ۔" اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے ہاتھ پکڑا۔

"بس ٹھیک ہے باقی۔ میں کر لوں گی۔" اسے ہولے سے کہتی وہ نرمی سے بدر کا ہاتھ پکڑ کے ہٹانے لگی۔ اسکے ہر عمل آج سختی نہ تھی بلکہ نرمی تھی۔ بدر نے بغور حرم کا چہرہ دیکھا جو جھکا ہوا تھا۔ کیا کچھ ہوا ہے جو بدر نہیں جانتا؟

Posted On Kitab Nagri

"جب تم پوری رات میرے سرہانے بیٹھے ٹھنڈی پٹیاں کر سکتی ہو تو میں بھی یہ کام کر سکتا ہوں۔" حرم نے لب کھولے مگر بدر نے چپ کروا دیا۔

پھر وہ کچھ نہ بولی اور بدر نے اسکے واپس جھکی نظروں کو مسکراتے دیکھ مرہم لگانے لگا۔

"جلن ہو رہی ہو گی نہ۔۔" مرہم لگی انگلی کو آہستہ آہستہ اسکے ہاتھ پر پھیرتے وہ حرم کو نظروں کے حصار میں لئے کہہ رہا تھا۔ جبکہ اسکی گھنیں پلکیں ویسے ہی جھکی ہوئی تھیں۔

"ہم اتنی نہیں۔۔" وہی دھیما لہجہ۔ بدر کے دماغ میں کھٹک رہا تھا وہ سنجیدہ کیوں ہو گئی ہے یکدم۔

"چلو تم اب یہیں بیٹھو میں ذرا یہ صاف کروا دوں۔۔" کمرے میں پھیلی کرچیوں کو دیکھتے وہ اٹھ کر کہنے لگا۔

"میں نور کے پاس جا رہی ہوں عصر کی نماز میں بھی کچھ وقت ہی ہے۔" وہ اٹھنے لگی تو بدر نے خود ہی ایک ہاتھ کا سہارا دیا۔

"میری ٹانگیں اور بازو سلامت ہیں بدر۔" آہستگی سے کہتے بدر کو یوں لگا جیسے وہ مسکرائی بھی تھی۔

"آہ کپڑے بھی تو خراب ہو گئے تمہارے میں نکال دیتا ہوں۔" بدر کی نظر اسکی پیلی قمیض کے داغ پر پڑی تو بول اٹھا۔

"میں بدل لوں گی تم چائے منگوالو ساری گر ہی گئی سوری۔" بول کر وہ چلی گئی جبکہ بدر نے حیرت سے اسے جاتے دیکھا کیا واقعی حرم نے اسے سوری کہا تھا۔

"یہ انقلاب ہے بدر یا تیری آنکھوں کا دھوکا۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے جھرجھری لی۔ اور زاہرہ آپا کو بلانے چلا گیا۔

"آپا دو کپ چائے نکال دیں اور کسی کو بھیج کے اوپر کمرہ صاف کروا لیں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

بدر کمرے میں چائے کے کپ پکڑے ہوئے آیا تو سب سے پہلے انہیں احتیاط سے ٹیبل پر رکھ دیا۔ حرم شاید واشروم میں کپڑے تبدیل کر رہی تھی۔ پھر وہ بیڈ پر نور کے پاس جا بیٹھا اور پیار سے بال سہلانے لگا۔

"میرا اچھوٹا بچہ۔ڈیڈو کی جان۔ کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ ایک دن ڈیڈو کو زندگی کا خوبصورت تحفہ اس طرح ملے گا ۔۔ڈیڈو کو نور بھی ملے گی۔" اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتے وہ شاید سوتی ہوئی نور سے مخاطب تھا۔ واشروم کا دروازہ کھٹ کی آواز سے کھلا تو حرم کھلے بالوں کے ساتھ باہر نکلی۔ پیلا جوڑا اب اس نے سرخ کوہِ نور کے رنگ جیسے جوڑے میں بدل لیا تھا۔ جس کے گلے پر ایک باریک سی ستاروں کی بیل تھی جبکہ پورا سوٹ سادہ تھا۔ سادے سرخ جوڑے کے ساتھ سرخ و سنہری دھاریوں والا دوپٹہ تھا۔ جو فلوقت ہینگر میں ٹنگا صوفے پر رکھا ہوا تھا۔

حرم نے ایک نظر بیڈ پر دوڑائی تو تصادم بدر کی نگاہوں سے ہوا۔ جو اس ہی کی طرح دیکھ رہا تھا۔ سنجیدہ سے چہرے اور آنکھوں میں ایک الگ سی بات تھی۔

حرم نے نگاہ چرالی تو بدر سانس بھرتے واپس نور کی جانب ہو لیا۔ اور اسے جان بوجھ کر پیشانی پر بوسہ دے کر اٹھ کھڑا ہوا جس پر شیشے سے دیکھتی وہ دیکھتی رہی مگر کچھ بھی کہے بغیر نظریں نیچے کر گئی۔ اور بدر کو ایک بار پھر کھٹکھٹا سا لگا۔ حرم واقع کسی بات پر چپ ہے یا بدر کچھ زیادہ سوچ رہا ہے؟

"چائے!" وہ جو صوفے پر آکے بیٹھی تھی اپنے برابر سے آواز آنے پر چونک کر بدر کو دیکھا۔ جو اسکے ساتھ ہی بیٹھتے چائے کا کپ آگے کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ چائے ٹھنڈی ہو جائے گی نہ۔۔" وہ جو ٹکٹکی باندھے دیکھنے لگی تھی بدر نے اسکی نظروں کا زاویہ بدلا۔

"نہیں کچھ نہیں۔" کپ پکڑتے وہ بس اتنا ہی کہہ گئی۔بدر نے ہاتھ میں پکڑے کپ کے اڑتے ہوئے دھوئیں کے پار سے اسے دیکھا۔۔وہ آگے ہو کہ بیٹھی ہوئی تھی جبکہ بدر کو صرف اسکے کھلی بال پشت پر پھیلے نظر آرہے تھے۔جب اس سیدھے ہاتھ سے تھوڑے بال کان کے پیچھے کیئے جس پر نظریں بہک کر اسکے لال ہوتی ہاتھ کی جلد پر گئیں۔

"اس پر برف کی سکائی کرنے سے یہ جلدی ٹھیک ہو جائے گا۔" حرم نے پہلے سر گھوما کر بدر کو دیکھا پھر اپنے ہاتھ کو۔

"ہمم اچھا۔۔" پھر سے وہی چھوٹا سا جواب اور سنجیدہ سادہ لہجہ۔بدر سانس بھرتے سیدھا ہو کہ بیٹھا۔اور چائے کا ان چھوا کپ ٹیبل پر واپس رکھا وہ اب بھی ویسے ہی سوچوں میں غرق بیٹھی تھی۔بدر نے بیچ سے فاصلہ کم کیا اور آہستہ سے کپ اسکے ہاتھ سے لے لیا۔جس پر بغیر کسی مزاحمت کے حرم نے کپ چھوڑ دیا۔

'اوہ تو واقعی کوئی بات ہے۔'بدر نے دل میں سوچا۔حرم کوئی مزاحمت نہیں کر رہی ہر بات پر سر ہلا رہی ہے اور چپ بھی ہے۔اسکا ایک ہی مطلب ہوتا تھا وہ کسی بات کو پیچیدہ بنا کر سوچ رہی ہے اسکا دماغ الجھنوں کا شکار ہے۔

اسکا ہاتھ اپنے میں لیتا وہ حرم کو خود کا احساس دلانا چاہتا تھا۔حرم کی نظریں ہاتھوں پر گئیں تو وہ بس دیکھتی رہی کچھ نہ بولی۔

"ویسے تو اس سیچئیویشن میں میرا موڈ کچھ اور بھی ہو سکتا تھا مگر چونکہ تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تو بس اتنا ہی پوچھوں گا۔۔" اب کی حرم کا چہرہ اپنے سامنے کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا بات ہے حرم؟ کیا سوچ رہی ہو کب سے؟" حرم جو اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی نظریں نور کی جانب کیں جس نے ابھی ابھی کروٹ بدلی تھی اور اب اسکا معصوم چہرہ حرم کی جانب تھا۔

"سوچ رہی ہوں کہ۔۔۔" اور یہاں اسکا صبر لبریز ہوا تھا جبکہ آنکھوں میں نمی چھلکی تھی جس سے نور کا دکھتا چہرہ دھندلا گیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"ہمم کیا سوچ رہی ہو؟"اسکے ہاتھوں پر دباؤ ڈالتا وہ اب اس طرح بیٹھا تھا کہ حرم اسکے سامنے بیٹھی لگتی تھی۔

"ماں بابا اور سمیر۔۔۔کیسے ہوں گے سب؟"بول کر اس نے سر جھکا لیا جبکہ لب کاٹ کر آنسوں روکنے کی ناکام کوشش میں ایک دو قطرے بدر کے ہاتھ پر بھی کر گئے تھے۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔"بدر نے دھیمی آواز میں کہا جبکہ سمیر کے نام پر اسکا اپنا دل بھی مٹھی میں قید ہو گیا تھا۔ حرم تک وہ کیسے یہ بات پہنچائے گا کہ اسکا بھائی اب نہیں رہا؟

"بدر!"کشمکش میں ڈوبا بدر چونک گیا جب حرم کی روندتی ہوئی آواز میں پہلی بار خود سے اپنا نام سنا۔وہ پہلی بار بدر کو خود سے پکار رہی تھی۔

"بولو۔"اسکو پیچھے سے اپنے حصار میں لیتے بدر نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔جبکہ بدر کے پرفیوم کی اٹھتی خوشبو اسے بہت قریب تر محسوس ہوئی۔

"تم نے کہا۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"بدر نے اسکا جلا ہوا ہاتھ اپنی گود میں رکھ لیا تھا۔جبکہ دوسرا ہاتھ بھی اپنے ہاتھوں میں تھا۔

"ہاں بالکل سب ٹھیک ہو جائے گا۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"اسکی انگلیاں اب حرم کی ہتھیلی پر رینگ رہی تھیں۔جیسے یہ واحد حل ہو اسے پرسکون کرنے کا۔

"میرا دل بے چین رہتا ہے بدر۔اتنے سال ہو گئے نہ اب تو۔"اسکی آواز یکدم بیٹھ گئی تھی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے۔

"ان کو بھی میری یاد تو آتی ہو گی نہ۔۔"اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑاتی وہ آنسو صاف کرنے لگی۔بدر نے ایک بھاری سانس لیا۔وہ سب کچھ دیکھ سکتا ہے مگر حرم کو روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

"حرم ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا میں وعدہ کرتا ہوں۔۔دیکھنا آنکل آنٹی خود آئیں گے تم سے ملنے۔" اسکی انگلیوں کو اپنی انگلیوں سے قید کرتے وہ اس طرح گویا ہوا کہ حرم نے اس بار پلکیں اٹھا کہ اسے دیکھا۔

"بدر تمہیں پتا ہے اس سال نور کتنے سال کی ہو جائے گی.." وہ کبھی کبھی عجیب سوال کر جاتی تھی۔اسکے اس عجب سے سوال پر بدر نے پہلے نور کو دیکھا جواب واپس سے سیدھی ہو کر لیٹ گئی تھی۔۔کیا وہ بیدار ہو رہی ہے یا شاید سو رہی ہے؟

"پانچ سال کی۔" بدر کے جواب پر وہ تلخ سا مسکرائی اور نور کی جانب دیکھتے ہوئے بدر کی جانب جھکی۔

نور نے ایک بار پھر کروٹ بدلی اور ان دونوں کی جانب پشت کر لی۔جبکہ پیر کا انگوٹھا انگلیوں سمیت اب کی واضح طور پر ہل رہا تھا۔حرم نے الٹا ہاتھ اسکے کندھے پر رکھا اور کان تلک پاس ہوئی۔

"اور ان پانچ سالوں میں کبھی انہوں نے پلٹ کر بھی میری خبر نہ لی۔نہ ہی میں کبھی دوبارہ ڈھونڈ سکی۔اب کچھ ٹھیک نہیں ہو گا بدر کچھ بھی ٹھیک نہیں ہو گا۔" اسکے کان میں سرگوشی کرتی اب وہ اپنا سر دوسرے کندھے پر ٹکا گئی آنکھوں میں آنسو نہ تھے چہرے پر رونے کی شبی تک نہ تھی۔وہ پھر سے پہلے جیسے ہو گئی تھی۔

"میں سوچ رہی ہوں نور کی برتھ ڈے کینسل کر دیتے ہیں تم کیا کہتے ہو بدر۔" بدر جو حرم کے اس عمل پر حیران ہو رہا تھا اسے اب سمجھ آیا کہ اس نے کان میں کیوں بات مکمل کی۔۔

"ہاں نور کو اس کے بڈی کے پاس چھوڑ کر میں تو کہتا ہوں ہم گھومنے چلتے ہیں ویسے بھی بڈی کے سامنے ہم دونوں کو بھول جاتی ہے نور۔" نور کی جانب دیکھتے اس نے حرم کے بالوں میں انگلیاں پھیریں۔حرم نے بھنویں سمیٹیں اور نگاہ اوپر کر کے بدر کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں اووَر ہونا ضروری ہے ؟زیادہ چپکو نہیں---"بدر کے انگلیاں پھیرنے پر حرم نے پھسپھسا کر کہا۔ جس پر اس نے مزید ہڈدھرمی دکھائی اور چہرے پر جھولتی لٹ پیچھے کی۔

"اتنی دیر سے میرے ساتھ کون بیٹھا ہوا تھا اور جب ہاتھ پکڑا تھا--"

"اچھا بس بس ہٹو دور--"اسکی چلتی زبان کو روک کر وہ سیدھی ہوئی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان دونوں کے بیچ کوئی پیاری بات ہو جائے۔ نہیں کبھی نہیں حرم اور چپ رہے گی یہ تو ناممکن سی بات تھی--بدر نے افسوس میں سر ہلایا۔

"تم کبھی نہیں سدھر سکتیں او نہہ اَن رومینٹک--"آخر میں بدر نے منہ ٹیڑھا کر کہ اسے 'اَن رومینٹک' کہا تھا جس پر حرم نے منہ بسورا--

"تمہارا تو کام ہی رومینٹک سکریپٹ لکھنا ہے نہ۔(اسکا انداز چڑانے والا تھا)نور جاگ گئی کچھ شرم کرلو۔"بدر نے اس بات معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا تو حرم نے کندھے اچکائے جیسے پوچھ رہی ہو"اس میں ایسی کیا بات ہے"---وہ دونوں دھیرے دھیرے بول رہے تھے۔

"کچھ نہیں۔ تم نے ہی کہا نور جاگ گئی اب دوبارہ سو جائے گی تو کنٹینیو کرلیں گے۔"اسکی جانب جھکتے نظریں نور کو دیکھتے ہوئے حرم کے کان میں سرگوشی کی جس پر وہ بدک کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی ناراضی چہرے پر عیاں تھی۔ نور جو کب سے جاگ رہی تھی اب بس اور نہ لیٹ سکی اور انگڑائی لیتی ابھی ابھی اٹھنے کا ناٹک کرنے لگی۔

"بے شرم--"پاس رکھا کشن اسکے اوپر مارتی وہ نور کے پاس چل دی۔اور حرم کی اس ادا پر بدر کی مسکراہٹ کم نہ ہو سکی۔ وہ مانے یا نہ مانے اس نے بدر کو اپنا لیا تھا۔وہ بولتی نہیں تھی مگر اس نے بدر پر بھروسہ کرنا شروع کردیا ہے شاید یہ بات وہ خود سے چھپا رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"اٹھ گئی میری شہزادی۔۔"اسکو خود میں بھینچ کر اس نے نور کا ماتھا چوما تھا۔پھر پیار سے اسکے بالوں کو چہرے سے پیچھے کیا۔جبکہ نور نے اپنے ننھے بازوؤں کا گھیرا حرم کے گرد باندھ لیا۔

جبکہ بدر نے چائے کے کپ افسوس سے دیکھے اور اٹھ کھڑا ہو گیا۔لگتا ہے آج کی چائے اس کے نصیب میں نہیں۔
لیکن اسکا درد سے پھٹتا سر حرم نے ٹھیک کر دیا تھا۔اسکے عمل میں اتنی طاقت تو تھی کہ وہ اسکا سر درد ٹھیک کر دے۔اس سے بات کر کے تو پہلے بھی سارے درد بھول جایا کرتا تھا شاید ابھی بھی وہ بھوک گیا تھا کہ اس کے سر درد ہو رہا تھا۔

"مما۔"نور نے حرم کے چہرے پر ہاتھ رکھتے اتنے پیار سے کہا کہ بدر جو اسکے سامنے بیٹھا تھا مسکرا اٹھا۔

"جی مما کی نونو۔کیا بولنا ہے میری بیٹی کو۔"سر کو بیڈ کراؤن سے ٹکائے اسنے انگلیاں نور کے سر میں پھیرتے ہوئے کہا تھا۔جبکہ بدر کو اپنے برابر میں بیٹھتے منہ بسورنا نہیں بھولی تھی۔

"نونو کا بی بڈڈے منائیں ناں۔"اسکے کہنے پر ان دونوں کہ ہلکی ہنسی نکلی جسے بروقت چھپا لیا۔

"کس نے کہا کہ نور کا برتھ ڈے نہیں منائیں گی مما۔"حرم کے سوال پر نور نے ہونٹوں کو گول کیا اور اوپر چہرہ اٹھایا۔بھنویں سمیٹیں اور اپنے انداز آنکھیں جھپکتے ہوئے اپنے مما اور ڈیڈو کو دیکھا۔۔نور جانتی تھی مما نے کہا ہے بڑوں کی باتیں سننا بری بات ہے۔اب وہ تو یہ بتا نہیں سکتی تھی۔۔۔

"نونو نے ڈریم دیکا ناں مما۔ڈیڈو نے بھی بولا۔"اور اپنی کی اس چالاکی پر ششدر رہ گئی۔بدر نے بھی آنکھوں کا زاویہ بدل کے حرم کو واہ کے انداز میں دیکھا۔

"زیادہ بنو مت تم نے ہی سیکھایا ہے نہ میری بچی کو۔"بدر کو دیکھتی ہوئی وہ دانت پیس کر آہستہ سے کہنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ ہر بار مجھ پر کیوں آ جاتی ہو۔۔اور میری بچی میری بچی کیا ہوتا ہے۔۔"بدر نے بھی بھنویں سمیٹیں۔۔نور حرم سے دور ہوئی اور دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے پھولا ہوا منہ لیے ان دونوں کو دیکھنے لگی۔

"اچھا اور ابھی وہاں کون کہہ رہا تھا کہ نور کا برتھ ڈے نہیں ہو گا۔۔وہ بڑی کے پاس رکے گی اور گھومنا پھرنا ہاں ۔۔"حرم پوری بدر کی جانب گھوم گئی تھی۔جبکہ نور کبھی بدر کے تاثرات دیکھتی تو کبھی حرم کے۔

"شروع تو تم نے کیا تھا نہ۔کہ برتھ ڈے کینسل۔"بدر نے بھی بدک کر کہا۔وہ سب کچھ اس پر کیسے ڈال سکتی تھی۔۔

"تم نے ہی کہا تھا کہ نور اٹھ گئی ہے۔۔"حرم نے دونوں ہاتھ بازوؤں کے گرد باندھے اور منہ ٹیڑھا کر لیا جبکہ اس الزام پر تو بدر کا منہ ہی کھل گیا تھا۔۔اس نے نور کے دیکھا جو سنجیدگی سے دونوں کا معائینہ کر رہی تھی۔۔

"اب یہ زیادتی ہے جانم۔"اس نے روہانسا ہوتے ہوئے کہا جبکہ حرم نے جانم کہنے پر عجیب سا منہ بنایا۔اور نور نے اپنا ننھا ہاتھ افسوس سے سر پر دے مارا۔

"جانم کیوں بولا کیوں بولا ہاں؟"حرم نے انگلی دکھائی تو نور اٹھ کھڑی ہو گئی لیکن وہ دونوں تو خود میں مصروف تھے۔

"میں تو بولوں گا جانم جانم جانم۔۔"معنوں اس کو چڑایا گیا ہو۔۔اور وہ لب کھول ہی رہی تھی بولنے کے لئے کہ۔

"نو نو تے آن رومینٹنک پیر نٹس۔۔(نو نو کے آن رومینٹک پیرنٹس)"نور کی آواز پر ان دونوں نے اسکی جانب دیکھا جو اب منہ ٹیڑھا کئے بیڈ سے نیچے سر دائیں بائیں جیسے افسوس میں ہلا کر اتر رہی ہو۔پھر ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور بے اختیار ہنس پڑے۔

نور نے انکی ہنسی پر آنکھیں چھوٹی کئے پیچھے دیکھا اور سانس بھرتے گویا ہوئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ویری ویری ویری اَن رومینٹک۔۔"بول کر وہ بڑوں کی طرح ہاتھ پیچھے باندھے سر جھکائے کمرے سے واشروم میں چلی گئی۔۔

"ارے رکو ڈیڈو کی پرنسس۔۔"بدراب بھی ہنس رہا تھا جبکہ حرم بھی مسکراتی ہوئی اسکے پیچھے چل دی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

نور جوان دونوں (آن رومینٹک پیرنٹس) کو نظرانداز کئے واشروم میں گھس گئی تھی۔ حرم کو اپنے پیچھے پیچھے آتے دیکھ رکی اور گھوم کر اپنی ماں کو بھنویں سمیٹیں ہوئے دیکھا۔۔ لبوں کو اوپر کئے وہ حرم کو گھور رہی تھی جس پر اسکی ہنسی چھوٹ گئی۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہے میری بیٹی۔۔" اس کو اٹھا کہ اوپر واش بیسن کے سلپ پر بٹھایا جس کے پیچھے سٹینڈ اور دیگر چیزیں رکھی تھیں۔۔

"ہاں تو نور کو یہ آن رومینٹک ورڈ کس نے سکھایا ہے؟ بتاؤ مما کو۔" پیچھے شیلف میں سے بے بی فیس واش اٹھا کہ اس نے تھوڑا سا اپنے پوروں پر نکالا اور پھر ٹیوب واپس رکھ دیا۔ اب وہ نور کے چہرے پر لگا رہی تھی۔

"بتاؤ بھی نونو۔۔" اسکی ناک کو چھیڑتی وہ چپ سادھے بیٹھی نور سے پوچھنے لگی۔ جو حرم کی اس حرکت پر چوں چاں کرتے ذرا پیچھے ہوئی۔

"مما ڈیڈو سے فائٹ کرتی ہیں ناں۔" اسکی بات پر حرم کا چلتا ہاتھ رکا تھا اور حرم نے نور کو جانچتی نگاہوں سے دیکھا۔

"بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے میری بیٹی۔۔ لو یو ڈیڈو کی جان۔۔" بدر جو پیچھے کھڑا باتیں سن رہا تھا بولے بغیر نہ رہ سکا۔ حرم نے شیشے سے ہی اسے گھورا اور پھر نل کھول کر نور کا منہ دھلانے لگی۔

"جانتی ہوں اچھے سے یہ ساری پٹیاں تم ہی پڑھاتے ہو۔"

"نو مما نو۔۔" نور نے پانی سے بھیگے چہرہ اٹھائے حرم کا ہاتھ پکڑا۔

"نور چہرہ صاف کرواؤ۔۔ منع کیا ہے نہ بڑوں کے بیچ میں نہیں بولتے۔" اسکا چہرہ واپس جھکاتے وہ پانی ڈالنے لگی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"بت مماپیرنتس سے کمونیتیشن کرنی اچّی بات اوتی ناں۔(بٹ مماپیرنٹس سے کمیونیکیشن کرنی اچھی بات ہوتی ہے نہ)"حرم نل بند کر کے اسکو دیکھتی گئی جسے بولنا نہیں آرہا تھا مگر بولتی بند بھی نہ ہو رہی تھی۔بدر کا پیچھے سے قہقہ نکلا۔

"پہلے بڑی ہو جاؤ پھر کر لینا اپنی کمیونیکیشن ہاہاہا۔۔"اسکی ناک کو ایک بار پھر کھینچتی وہ نور کو منہ بنانے پر مجبور کر گئی۔بدر بھی حرم کی بات پر ہنس دیا۔۔اور نور کا"کمونیتیشن "دھرایا۔

"کیا بولا نور نے کمونیتیشن ہاہاہا کمونیتیشن۔۔۔"

"مماڈیدو دیتھیں ناں۔۔(مماڈیڈو کو دیکھیں ناں)"اسکے اس طرح روندتی شکل بنائے شکایت کرنے پر بدر نے حیران ہوتے دیکھا۔۔۔

"اچھا بچو پہلے ڈیڈو کی سائڈ تھیں اب مماکو میری ہی شکایت لگائی جا رہی ہے۔"حرم نے نور کو نیچے اتارا تو اس نے سنجیدگی کے ساتھ نیچی نگاہوں سے بدر کو دیکھا اور پھر سیدھی سیدھی بڑوں کی طرح باہر چل دی۔وہ دونوں بس اپنی ہنسی روک سکے۔۔ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھا تو حرم نے باہر نکلتے بدلتا منظر مسمار کر دیا۔

"چلو نور ادھر آؤ چینج کروادوں۔"پیچھے سے بدر مسکرا کے سر جھٹک گیا۔کچھ تو تھا جو پہلے جیسے نہ رہا تھا۔۔۔

~______________

رات چاروں اطراف پھیل چکی تھی اور گھر میں گہما گہمی بھی لگ گئی تھی۔کل سانیہ کی ڈھولکی تھی۔اور پھر لگاتار ہر دن ایک نہ ایک فنکشن۔۔۔جبکہ آج رات انہوں نے برائڈل شاور رکھا تھا رات گئے یہ شروع ہونا تھا۔

برائڈل شاور پر کچھ قریبی کزن اور سانیہ کی دوستیں اکھٹا ہوئیں تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

حرم نے کپڑے ایک بار پھر مجبوراً موقع دیکھتے تبدیل کیئے۔اب وہ سیاہ فراک اور پجامے میں ملبوس تھی۔فراک جس پر جگہ جگہ ستارے لگے تھے۔شفان کا دوپٹہ آج اس نے کندھے پر ڈال رکھا تھا۔بال بھی سانیہ کے پر جوش اسرار پر کھول لئے تھے جن کو بیچ کی مانگ نکال کر سائڈ سے ہلکا کرل کر لیا تھا۔چہرے کا ہلکا پھلکا میک پک،گلے میں نازک سی سلور کی چین اور کان میں جگمگاتے نگینے۔ہاتھ کی انگوٹھی سے لے کر پیروں میں پہنی ہیلز تک وہ کہیں سے بھی ایک بچی کی ماں نہ لگ رہی تھی۔ہاں وہ لگ رہی تھی ایک قابل شخصیت۔پھر آخر میں سیدھی کلائی میں ہمیشہ کی طرح وہ گھڑی پہننا نہ بھولی تھی۔تب ہی نور دروازے سے اچھلتی کودتی اندر آئی۔

"مما دیتھیں۔۔۔(مما دیکھیں۔۔۔)"اس نے بیڈ پر چڑھتے مزے سے کہا اور ہاتھ میں پکڑا بیگ ایک ہی جست میں بیڈ پر الٹ دیا۔۔اور حرم نے اسکی حرکت کو دیکھتے سانس خارج کئے کمر پر ہاتھ دھرا۔

"یہ کیا ہے نور؟"حرم کے کہنے پر نور نے دونوں ہاتھوں میں چاکلیٹس پکڑیں اور پھر بغور مطالعہ کن نظروں سے باری باری چاکلیٹس کو دیکھتے حرم کے آگے کیں۔۔

"مما چاکلیٹ ہی ہے۔"اس نے اس طرح کہا جیسے نجانے کیا بتا دیا ہو۔حرم نے سر نفی میں ہلایا۔۔۔

"کہاں ہیں یہ نور کے ڈیڈی۔۔۔میں بتاتی۔۔آہ"وہ جو بولتے ہوئے پیچھے مڑ رہی تھی بدر سے بری طرح جا ٹکرائی۔

"کہاں جا رہی ہو تم۔۔۔"بدر بھی سر پر ہاتھ رکھے بولنے ہی لگا تھا مگر پھر اس پر نظر پڑی تو ٹھہر سی گئی۔ہاتھ خود بخود ہی سر پر سے نیچے ہو گیا۔حرم نے اسکے اس طرح دیکھنے پر چہرے کے تاثرات نارمل کئے۔۔بھنویں جو سمٹیں ہوئی تھیں سیدھی ہو گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"خوبصورت !"آخر کار اسکے سحر سے آزاد ہو کر بول ہی گیا۔حرم نے تھوک نگلا اور سانس بھرتی یہاں وہاں دیکھنی لگی۔آخر کو تھی تو وہ ایک لڑکی ہی۔

"آہ وہ میں۔۔۔"وہ جو نور کی چاکلیٹ والی بات بولنا چاہ رہی تھی اسکے بڑھتے قدموں سے بوکھلا سی گئی۔

"ہمم بولو۔۔پیچھے مت جاؤ"اسکا ہاتھ پکڑ کر بدر اسے ایک جگہ پر روکتے ہوئے بولا۔

"میں کہاں گئی۔وہ تم نے۔۔۔نور کو یہ کیوں دلائیں"حرم نے ایک نظر پیچھے نور کو بھی دیکھا جو چاکلیٹ کھانے میں اس قدر مگن تھی کہ اب اسے کسی "کمو نیتیشن "کا خیال نہ تھا۔

"اس قدر حسین لگنے کے بعد تم مجھ سے یہ سوال کر رہی ہو کہ میں نے ہماری بیٹی کو چاکلیٹ کیوں لا کر دیں۔۔"

اسکی نظریں اور یہ دھیما لو دیتا لہجہ۔وہ کہنا کیا چاہ رہا تھا حرم سمجھ نہ سکی۔۔جبکہ گھٹتے ہوئے فاصلے پر حرم نے ایک بار پھر پیچھے بیٹھی نور کو دیکھا جو سر ہلاتے مزے سے چاکلیٹ کھانے میں مگن تھی۔اور موقع کی نزاکت نے حرم کو اس طرح جکڑ لیا تھا کہ وہ یہ بھی نہ دیکھ سکی کہ نور نے کپڑوں پر چاکلیٹ لگا لی۔۔یقیناً اگر وہ بدر کے قریب نہ ہوتی تو ابھی حرم کا جملہ ہوتا اور نور کا پھولا ہوا منہ۔

"مجھے سمجھ نہیں آیا۔۔بدر۔۔"اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے۔۔وہ کبھی ایک تو کبھی دوسری آنکھ پر نظریں لے جا رہی تھی۔کوئی شک نہ تھا کہ یہ معصوم انداز میں پلکیں جھپکانا نور نے اپنی ماں سے سیکھا تھا۔بدر نے نظروں کے بعد اپنا حصار اس پر ذرا تنگ کیا تو حرم کی سانسیں اٹک گئی۔۔بدر اندر ہی اندر سوچ میں بھی پڑ گیا تھا کہ حرم نے آج کوئی ری ایکشن کیوں نہ دیا۔ورنہ کل پرسوں تک تو جو حرم دیکھی تھی وہ تو بدر کو دیکھنے پر ہی اس طرح گھورتی تھی جیسے اس نے گناہِ عظیم کر دیا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"مطلب یہ کہ--"اس نے کرل ہوئے بال دائیں جانب سے کان کے پیچھے کیئے اور کان پر جھکا۔اس طرح کے پیچھے بیٹھی نور صاف واضح تھی۔اب کی بار حرم نے آنکھیں اس طرح کھولیں جیسے بھوت دیکھ لیا ہو جبکہ لب آپس میں زور سے پیوست کر لئے تھے۔

"نور جب چاکلیٹ کھاتی ہے تو وہ دنیا بھول جاتی ہے۔اور یہ بھی کہ اسے کوئی کمیونیکیشن کرنی چاہیئے--"حرم نے احتیاط سے چہرہ موڑا اور اس سے ذرا دور رکھتے بدر کو ان ہی پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھا۔

"اب بتاؤ۔نور کے چاکلیٹ کھانے سے ہمیں کتنا فائدہ ہو گا۔"اسکی بات کی نوعیت سمجھتی حرم نے خود پر چڑھا اسکا سحر توڑا اور بدر کو ہاتھ پکڑ کے دور کرنے لگی۔

"میں دور ہونے کے لئے کبھی نہیں آیا حرم۔ہاں ہمیشہ تم نے ضرور کیا ہے--"حرم نے نظروں کا زاویہ بدلا تو بدر مسکرا گیا۔پھر اسکے کان میں پہنے نگینے والے ائیر رنگ کو دھیرے سے چھوا جس پر بدک کر ہلا--کان میں جھولتے ائیر رنگ کو محسوس کرتے اس نے ناراضی سے اسے دیکھا۔جواب حرم کی آنکھوں میں نہ دیکھ رہا تھا۔مگر حرم نے دیکھا تھا اسکی آنکھوں میں۔اسکی آنکھوں میں اپنے لئے وہ محبت جس کی خوشبو اسے خود میں بستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"بدر!"حرم کی آواز پر بھی اس نے نظریں ائیر رنگ پر سے نہ ہٹائیں۔جبکہ انگلی میں لپیٹی لٹ کو چھوڑتے اس نے سانس خارج کی جس سے لٹ مزید جھول گئی۔

"بدر کے آگے بھی بولو۔اتنی خوبصورت بیوی کے ہوتے ہوئے کوئی بیوقوف ہی ہو گا جو نہیں سنے گا۔"آہ ایک وہ ہے جو بدر سے دور رہنا چاہتی ہے اور ایک وہ جو حرم کو دور نہیں ہونے دیتا۔کبھی اپنی باتوں سے تو کبھی عمل سے وہ اسے ہر ممکنہ قریب رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور اب وہ ہو بھی رہی ہے--لیکن کیسے؟

Posted On Kitab Nagri

"وہ مجھے جانا ہے-۔ "اسے الفاظ نہ ملے تو یہی بول گئی۔اب کی بار جھولتی لٹیں چہرے پر آگئی تھیں۔

"اگر نہ جانے دیا جائے-۔۔"

"میرا مطلب ہے کہ راستہ چھوڑو میرا۔مجھے دیر ہو رہی ہے۔"اب کی بار اس نے ذرا اپنے انداز میں بولتے ہوئے تیزی سے بدر کا حصار توڑا تھا۔

'آہ اچھے سے بات کرتے کرتے یہ کیا کر احرم؟'دل کے کسی کونے سے جلدی سے سوال آیا تھا۔حرم نے نچلا دبائے اسے دیکھا جو واقع ایک پل کے لئے شاک ہوا تھا۔پھر نارمل ہوا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے ویسے بھی میں تمہیں مناہر گز نہیں رہا تھا۔"اور یہ وہ جملہ تھا جو وہ چاہتی بھی تھی اور سن کر دل مٹھی میں بھی آجایا کرتا تھا۔۔سانس خارج کرتی اس نے نظر نور پر ڈالی۔جو انگلی پر لگی چاکلیٹ چاٹ کر حرم کو مسکرا کے دیکھنے لگی۔

"آہ یہ کیا کرا نور-۔ "اسنے نور کی گندی شرٹ دیکھ کر بدر کو خفگی سے دیکھا جس پر اس نے ادا سے مسکرا دیا۔

"میں کروادوں گا چینج اپنی جان کو تم جاؤ-۔ "نور کے پاس بیٹھتے وہ حرم کو تسلی دے کر کہنے لگا۔پھر نور کے گال پر لگی چاکلیٹ انگلی سے اٹھائی اور اسکی ناک پر لگا دی-۔

"مماڈیڈو کو دیتھیں-۔ "اور یہاں ان دونوں کی پھر سے ہنسی نکلی تھی۔

~

نور کو اس نے کپڑے چینج کروا کے سلادیا تھا جبکہ حرم اور باقی ساری لڑکیاں اوپر برائیڈل شاور کے فنکشن میں مصروف تھیں۔یہ تقریب اوپر چھت پر منعقد کیا گیا تھا۔سب نے سیاہ تھیم پر کپڑے زیب تن کئے ہوئے تھے جبکہ سجاوٹ بھی تھیم سے ملتی جلتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے زیادہ کسی سے بات نہ کی تھی بلکہ سب نے خود آگے بڑھ کے اس سے بات کی تھی۔ زارا سے اس نے سلام کے علاوہ دوسری کوئی بات نہ کی تھی۔ جو دور رہنا چاہے تو پھر حرم بھی خود سے قریب نہیں آتی۔ اور ویسے بھی انکی کوئی ذاتی دشمنی نہ تھی--

وہ جس سے ملتی کوئی نہ کوئی تعریف لیے ہی واپس آتی--اس وقت سانیہ اور اسکی دوستیں تصویریں بنوا رہی تھیں جب حرم گرل کے پاس آئی جہاں سے باہر کا مین گیٹ دکھتا تھا۔ اور اسکے ساتھ بنا خوبصورت گارڈن۔ جہاں اسے کوئی کھڑا ہوا نظر آیا۔

"گھر کا تو کوئی فرد نہیں۔ پھر کون ہے ؟" سعید صاحب اس وقت سو چکے تھے۔ حمزہ اور خضر اسکے سامنے ہی گھر سے باہر دوستوں میں نکلے تھے اور بدر نور کے پاس---

"بدر!" حرم نے غور کیا بدر چلتا ہوا اس شخص تک آیا تھا۔ پھر شاید اسے پکارا جس پر وہ شخص مڑا اور حرم چونک سی گئی۔

"سرمد بلوچ-- یہ یہاں--اور بدر کے ساتھ کیا کام؟" وہ دونوں کوئی بات کر رہے تھے وہ بدر کے تاثرات نہ دیکھ سکی مگر سرمد کی جلا دینے والی مسکراہٹ کچھ تو غلط تھا مگر کیا---

"بھابھی--بھابھی! آجائیں۔" پیچھے سے آتی سانیہ کی آواز پر وہ مڑی--

"ہاں آرہی ہوں۔" اس نے دوبارہ نیچے دیکھا تو اب وہ دونوں باہر کی جانب جا رہے تھے۔ کیا حرم کو دیکھ لیا تھا؟ اس لئے باہر جا رہے تھے-- نہیں نہیں کوئی اور بات ہو گی--

"اوہ ہاں میٹنگ ڈسکس کرنی تھی نا انکل نے۔ میں کیسے بھول گئی وہ بزنس پارٹنر ہے۔ حرم تم بھی ناں" خیالات جھٹکتے وہ سانیہ کے پاس چل دی۔

Posted On Kitab Nagri

تصویر کے وقت سارا نے بھی اسے گلے لگا لیا حرم بس مسکرا کر رہ گئی--

کوئی بھی دل سے برا نہیں ہوتا۔ بنا دیا جاتا بن جاتا ہے!

وہ سانیہ کے ساتھ تصویریں بنوا رہی تھی۔ جب سامنے سے نور جھانک کر اندر آتی ہوئی نظر آئی۔ نچلا لب دبائے وہ کسی شرارتی بچے کی طرح ہاتھ کمر پر پیچھے باندھے حرم کے ساتھ آ کر کھڑی ہو گئی۔

"بھاؤ--" حرم اسکی جانب مڑی تو نور نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اسے ڈرایا۔ جبکہ حرم سپاٹ چہرہ لئے دیکھنے لگی۔

"مما بھاؤ--" حرم کو پکارتے ہوئے اس نے ایک بار پھر ڈرانے کے لئے ہاتھوں سے اشارا بنایا اور دانت دکھائے ۔ جس پر حرم بازو سینے پر لپیٹ کے سانس بھر گئی۔ نور نے دانت منہ میں بند کر ہاتھ نیچے کئے۔ اور آنکھیں یہاں وہاں کر کے سب کو دیکھنے لگی۔ اُس کی اِس حرکت پر آس پاس کھڑی لڑکیوں سمیت سانیہ اور زارا بھی ہنس دیں۔

"مما بھاؤ ہاہاہا نور کی بھی عجب حرکتیں ہیں۔" سانیہ کی بات پر اس نے نظریں گھمائیں اور اپنی حرکت پر تعریف وصول کرتی منہ پر ایک ہاتھ رکھتی کھی کھی کھی کرنے لگی۔ لیکن حرم کی کھنکھار پر واپس ہاتھ نیچے کرتے سنجیدہ سی اسے دیکھنے لگی۔

"نور کیا ٹائم ہو رہا ہے؟" حرم کی بات پر اس نے ننھے کندھے آچکا دیئے۔ اور ایک طرف سے ہونٹ ہلایا۔

"رات کے بارہ بجنے والے ہیں اور نور سب کو ڈرانے میں مصروف ہے۔" اسکی اس بات پر نور نے گہرہ سانس چھوڑا اور مسکین شکل بناتے سانیہ کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آہ میرا بچہ--"اس نے نور کو ہاتھ سے بلایا اور گلے سے لگا لیا۔"بھابھی تھوڑی دیر کی ہی تو بات ہے نور کو رہنے دیں۔ویسے بھی پھر کہا ملنا ہے اتنا وقت کہ اِس طرح وقت گزار سکوں۔"

نور نے شرارت بھری مسکراہٹ لئے سانیہ کو دیکھا جس پر اس نے بھی ایک آنکھ دبائی۔حرم سر ہلا کر رہ گئی۔

"ہمم"حرم کی آواز پر وہ واپس سیدھی ہو کر ماں کو دیکھنے لگی جو اس وقت نور کی طرح آنکھیں چھوٹی کئے اسے دیکھ رہی تھی۔"سہی ہے لیکن آدھے گھنٹے بعد نور بیڈ روم میں سوئی ہوئی ملے مجھے۔انڈرسٹوڈ؟"سانیہ نے نور کی طرح فوراً گردن ہلائی۔

"چلو میں ذرا کھانے کا دیکھ لوں۔"حرم نیچے چل دی اور نور خوشی سے اچھل کر سانیہ سے دور ہوئی۔

"یاہو نورِاش دی بیسٹ۔"دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بناتے اس نے پرجوش انداز میں ہاتھ ہوا میں بلند کئے۔

"اچھا جی اور آنی کا کوئی کریڈٹ نہیں ہاں۔"سانیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔جس پر نور نے بتیسی دکھائی۔

"آنی بی گریٹ ایں۔"وہ بولتی ہوئی اب سانیہ کا ہاتھ پکڑی کارنر پر لے جا رہی تھی۔سانیہ نے بیکری کارنر دیکھا تو مسکرا کر رہ گئی۔پھر اسے ایک کپ کیک اٹھا کر دیا۔

"جلدی جلدی کھا لو اس سے پہلے تمہاری مما میری بھی شامت بلا لیں۔"سانیہ کے کہنے پر اس نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہنسی دبائی۔اور پھر وہ مزے سے کپ کیک کھانے لگی۔

~

حرم نیچے آئی تو سب معمول میں تھا۔جگہ جگہ پھولوں تو قمقموں سے سجاوٹ کی گئی تھی۔وہ کمرے میں گئی تو دیکھا کمرے میں بدر نہ تھا اس نے دونوں کمرے دیکھے وہ واقعی کہیں نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

'کیا بات کر رہے ہونگے وہ ساتھ میں کھڑے؟'دل میں سوچتی وہ کچن میں گئی جہاں لذیز پکوان تیار ہوئے رکھے تھے۔زاہرہ آپا کھڑی کام کر رہی تھیں۔تو کبھی کسی کی سے کچھ کروا رہی تھیں۔

"آپ اب تک سوئی کیوں نہیں؟"وہ ان تک پہنچتی ہوئی بولی اور ہاتھ سے چمچ لے کر سائڈ میں رکھا۔

"ارے بیٹا بس یہ دو تین کام رہتے تھے وہی کر رہی ہوں ان سب کو سمجھانا پڑے گا نہ"اسکی فکر مندی دیکھ وہ پیار سے بولیں۔

"کیٹرنگ سروس بلائی تو ہے آپ جایئے آرام کریں بہت رات ہو گئی۔یہ میں دیکھ لوں گی۔۔پھر صبح میرے ساتھ ناشتہ بھی تو بنوانا ہے نہ۔"آخر میں وہ ہلکا سا ہنس دی۔اور زاہرہ آپا بھی سر ہلائے اسکے سر پر ہاتھ رکھتیں باہر چل دیں۔

"آہ زاہرہ آپا ویسے خدیجہ کدھر ہے؟میں نے کہا تھا اسے کہ آجانا۔کہاں ہے وہ؟"اسکے سوال پر انہوں نے پیچھے مڑ کے دیکھا۔

"وہ تو کمرے میں کھڑی تیار ہو رہی تھی اوپر ہی گئی ہو گی اب۔۔"

"اچھا میں نے دیکھا نہیں شاید۔۔خیر آپ جائیں شب بخیر۔۔"وہ مسکرا کے چل دیں اور حرم بھی سب کو کام سمجھاتی ہوئی واپس اوپر چلنے لگی۔تب ہی اسکے فون پر میسج آیا۔بدر نے میسج کیا ہوا تھا۔

"میں باہر ہوں ذرا تھوڑی دیر تک آؤں گا۔"شاید پہلے سگنلز ویک تھے اسلئے دس منٹ پہلے کا میسج اب آرہا تھا اس نے بھی"اوکے ٹائپ کر دیا۔۔اور فون بند کیا ہی تھا کہ دوبارہ میسج آیا۔

"تمہارا ہاتھ کیسا ہے اب؟"ایک اور سوال حرم نے تیزی سے ٹائپنگ شروع کی۔

"پوچھ تو ایسے رہے ہو جیسے گھر میں ساتھ نہیں۔۔۔"وہ لکھتے لکھتے رکی اور پھر کچھ سوچتے پورا میسج مٹا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے پہلے سے تمہارا ابخار کیسا ہے؟"اس میسج کو پڑھ کے یقیناً بدر مسکرایا ضرور ہو گا۔

"میں بھی بالکل ٹھیک۔"اگلا میسج ٹن کی آواز سے آیا۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"ہم چلو میں اوپر جا رہی ہوں۔۔نور بھی وہی ہیں نیچے کام دیکھنے آئی تھی۔"نجانے کیوں اس نے اتنی تفصیل سے لکھ ڈالا تھا جیسے وہ لوگ پہلے باتیں کیا کرتے تھے یونی کے وقت۔

Posted On Kitab Nagri

"خیال رکھنا میں آتا ہوں تھوڑی دیر تک۔" حرم نے سانس بھرتے میسج دیکھا اور فون بند کر دیا۔ اوپر سے نور کے کھلکھلانے کی آواز یہاں تک آنے لگی تھی۔ ضرور مستیاں کر رہی ہو گی۔

وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی جب باہر سے کچھ ہلچل مچتی ہوئی سنائی دی۔ سامنے کھڑکی کے پار لان کا خوبصورت منظر نظر آتا تھا۔ کیا کوئی باہر تھا؟ وہ آگے ہی بڑھتی جب اوپر سے چیخ کی آواز سنائی دی۔

"نور!" حرم بھی چیختی ہوئی نور کو پکاری اور تیزی سے اوپر بھاگی۔ باہر لان سے آتی دبی دبی آواز اب مدھم ہو گئی۔ اور دور سے نظر آتا آنچل غائب ہو گیا۔۔

~_______________

کچھ دیر بعد۔۔۔

یہ منظر ہے ایک ایسے علاقے کا جہاں عیاش لوگوں کی حکومت چلتی تھی۔ کوئی کچھ بھی کرے کوئی روکنے ٹوکنے والا ابھی تک پیدا نہ ہوا تھا۔ پولیس ایک کھلونے کی طرح تھی جسے صرف نوکروں کی طرح رکھا جاتا تھا۔

وہ بار کے اندرونی حصے کا منظر تھا۔ نیم وا روشنی میں ڈوبا سماء۔ آس پاس پھیلی قیامت اور فضاؤں میں جھومتا رقص ۔ وہ ان سب کے بیچ میں ہونے کے باوجود بھی کہیں اور کھویا ہوا تھا۔ ہاتھ میں پکڑا مشروب ختم ہونے کا تھا۔ جب کوئی بھاگتا ہوا پاس آیا۔ اس نے نظریں سامنے چلتے منظر سے نہ ہٹائیں اور ایسے ہی بولنے کا اشارہ کیا۔

"سردار خضر نے کام کر دیا ہے آپ کا۔ اسکے کارندے کی یہ بولنے کی ہی دیر تھی اور وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر وہ لوگ وہاں سے نکل گئے۔ سامنے چلتا وہ منظر بے معنی سا ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

تقریباً بھاگتے ہوئے وہ پیچھے بنے کمروں میں سے ایک میں داخل ہوا اور پھر اپنے پیچھے کھڑے لڑکے کو واپس جانے کا اشارہ کیا۔ وہ چلا گیا تو سرمد بلوچ مسکراتے ہوئے اس بے حال وجود کے قریب آیا۔ اسے صرف یہی محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی زمین پر بیٹھا ہوا ہے۔ اس وجود کا چہرہ واضح نہ تھا۔

"کتنا انتظار کیا ہے تم سے ملنے کے لئے جانتی ہو۔" اسکے پاس زمین پر بیٹھتا وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا۔ جبکہ وہ بے جاں سی زمین پر ڈھ گئی تھی۔

"میں یہ کرنا نہیں چاہتا تھا مگر پھر مجھے اکسایا گیا۔ اور وہ کسی اور نے نہیں کیا تمہارے شوہر نے کیا۔" اسکے چہرے کو محسوس کرتے چہرے پر بکھرے بال آہستگی سے پیچھے کئے۔

"کاش کہ تم وہ سب نہ کرتیں اور تمہارا باپ تمہیں مجھ سے دور نہ کرتا۔ ونی کرنا تو ایک بہانا تھا تمہیں پاس بلانے کا۔ مقصد تو صرف دنیا والوں کو دکھانا تھا کہ خیر اب تو رات گئی بات گئی۔" اب کی بار وہ مسکراتے ہوئے ہاتھ پہ جھکا ہی تھا کہ دروازہ دھاڑ سے کھلا اور پیچھے سے آتی ہوئی روشنی میں جیسے ہی وہ چہرہ واضح ہوا سرمد چونک کہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"یہ۔۔ یہ کون ہے؟ کس کو اٹھا لائے ہو تم لوگ۔۔" پیچھے سے ایک بندہ خضر کو پکڑے اندر لایا جو اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔

"بدبخت انسان یہ کیا حرکت کی ہے تم نے۔" سرمد نے نگاہ نیچے پڑی ہوئی خدیجہ سے ہٹائی اور خضر کا گریبان پکڑ ڈالا۔

Posted On Kitab Nagri

"سرمد صاحب آپ نے یہی کہا تھا کہ اس گھر کی کسی بھی لڑکی کو لے آؤں۔ تو لے آیا اس کو ویسے بھی حرم بھاگی بھاگی چلی آئے گی اس کا سن کر آپ کو وہی چاہیے نہ۔۔ تو یہ بس پلان کا حصہ ہے۔" اس نے کندھے جھٹک کر گریبان چھڑوایا سرمد نے غصے سے یہاں وہاں دیکھا۔

"اور اگر وہ یہاں نہیں آئی تو یاد رکھنا تم تو مروگے ہی مگر پہلے میں نے تمہیں تمہارے گھر والوں کے سامنے رسوا کر کے مارنا ہے۔" اسکی آنکھوں میں گھورتے وہ دانت پیس کر بولا۔

"کچی گولیاں خضر کھیلتا نہیں۔ خیر میرا قرضہ ختم ہوا اب میرا اور آپ کا کوئی تعلق نہیں۔ آپ مجھ سے پیسے نہیں مانگے گے۔" بولتے ہوئے وہ جانے لگا۔ پھر پیچھے مڑا۔ خدیجہ نیچے پڑی ہوئی دکھی۔

"کچھ الٹا سیدھا مت کرنا نہیں تو پھر تم لوگوں کا انجام بدر تو بعد میں حرم پہلے کر دے گی۔ خیر چلتا ہوں۔"

"اور اگر وہ یہاں نہ آئی تو تمہارا کام میں کرونگا۔" سرمد نے پیچھے سے ہی بولا اور زور سے دیوار میں ٹھوکر ماری۔

اس نے خضر کا فایدہ اٹھا کر حرم کو اغواء کرنا چاہا تھا مگر ایسا ہو نہ سکا۔ نہ ہی خضر کر سکتا تھا۔ لیکن اپنا قرضہ ختم کروانے کے لئے اس نے یہ چال چل دی اور خدیجہ جس میں اب حرم کی آدھی جان بند ہے وہ ضرور یہاں آ جائے گی۔ یہی سوچتے وہ اسے اٹھا لایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر چھت تک آئی۔ سامنے سب نے ایک جم غفیر لگا رکھا تھا اور ان سب کے بیچ سے نور کے رونے کی آواز آرہی تھی۔ سماعتوں سے ٹکراتا میوزک، آس پاس پھیلی روشنیاں وہ پھولوں کی مہک سب بے سود لگا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"بھابھی بھابھی نور کے خون نکل رہا ہے بھابھی--"سارا کی آواز پر وہ ہوش میں آئی تھی۔اور راستہ بناتی ہوئی اس تک پہنچی جو سانیہ کی خود میں سر رکھے رو رہی تھی۔جبکہ گھٹنے سے بل بل خون بہہ رہا تھا جس کو سانیہ نے اپنے دوپٹہ سے روک رکھا تھا۔

"خون!"حرم تو ہمیشہ خون دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتی تھی ناں۔بچپن سے لے کر لڑکپن تک اسے جب بھی کہیں خون نظر آتا وہ دور بھاگ جایا کرتی تھی۔کسی کے چوٹ لگنے کے دوران خون نکل جاتا تو وہ گھر کے کونے میں جا کر رویا کرتی تھی۔وہ حساس سی تھی لیکن!

"بھابھی--"سانیہ کی آواز سنتی اس نے سر ہلایا اور نور کے پاس آئی--

لیکن وہ اب پہلے والی حساس لڑکی نہیں رہی۔اب وہ صنفِ نازک سے صنفِ مضبوط بن چکی ہے اور خاص یہ کہ وہ ایک ماں بن چکی ہے۔

"بس نور کچھ نہیں ہوا۔چپ ہو جاؤ مما ہیں ناں۔"اس نے نور کو گود میں بیٹھا کر چپ کروایا جو ماں کو دیکھ کر مزید رونے میں اضافہ کر گئی تھی۔چہرہ آنسوؤں سے بھیگا لیا تھا۔

"فرسٹ ایڈ باکس لائیں۔خدیجہ کہاں ہیں؟"اس نے آس پاس دیکھتے ہوئے کہا تو زارا نے فرسٹ ایڈ باکس پکڑایا ۔اس کے چہرے پر پہلے والی انا یا سختی نہ تھی بلکہ ماتھے پر بے شمار شکن لئے شاید وہ بھی سب کی طرح بہتے خون کو دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔

"خدیجہ کا تو نہیں معلوم میں لے آئی ہوں۔"حرم نے زارا کے کہنے پر سر ہلایا اور نور کا پیر سیدھا کیا۔چوٹ بہت زیادہ نہ تھی مگر کانچ کافی حد تک گھٹنے کو کاٹ چکا تھا تبھی خون رک نہیں رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"گلاس ٹوٹا اور نور اس ہی پر گر گئی۔۔بھابھی سٹیچیں لگوانے ہونگے کیا؟" سانیہ نے فکر مندی سے کہا۔اسکا تو منہ ہی اتر کر ذرا سا ہو گیا تھا۔آخر کو نور کو کچھ ہو جائے وہ کیسے برداشت کرتی۔

"نہیں نہیں۔بہت زیادہ نہیں ہے۔میں یہ کر رہی ہوں نہ۔خون رک جائے گا تو ٹھیک ہو جائے ایک دو دن میں ۔۔" حرم نے پہلے خون صاف کیا اب وہ رک گیا تھا مگر پٹی کرتے ہوئے لال داغ واپس نمایاں ہو گیا تھا۔گھٹنے کے بالکل نیچے کٹ لگا تھا۔وہاں پر چوٹ لگنے سے اکثر خون زیادہ بہتا ہے۔

"بس کچھ نہیں مما کی جان چپ ہو جاؤ۔۔دیکھو بینڈج کر دی نہ مما نے۔بس چپ.." اسکی چوٹ پر نظریں کئے وہ نور کو سینے سے لگائے چپ کروا رہی تھی جواب سوں سوں کی آواز سے تو رہی تھی۔

"سانیہ! کچھ نہیں ہوا جاؤ۔۔ فنکشن بھی بیچ میں چھوڑ دیا۔" نور کے بالوں کو سہلاتی اب وہ پاس بیٹھی سانیہ سے کہہ رہی تھی۔باقی لڑکیاں بھی چپ سادھے ادھر اُدھر بیٹھی نظر آرہی تھیں۔ایک دم سے ہی ماحول سناٹے کی زد میں آگیا تھا۔سارا نے تیز چلتا میوزک بھی پٹی بندھنے کے دوران بند کر دیا تھا۔

"بھابھی مگر نور۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"میں کہہ رہی ہوں نہ جاؤ۔ تم سب لوگ بھی چپ کر کے بیٹھ گئے۔ کیوں؟"اس نے آس پاس نظر دوڑاتے کہا۔

"چلو سب اٹھو کھانا کھاؤ۔ بچوں کو چوٹے لگ جاتی ہیں یہ نارمل ہے کل تک نور بھی ٹھیک ہو جائے گی۔ ابھی تازہ چوٹ ہے نہ اسلئے اتنا رو رہی ہے"اب وہ نور کو احتیاط سے گود میں اٹھا چکی تھی۔ جو ماں کے گلے سے لگی کچی نیند میں ڈیڈو ڈیڈو پکار رہی تھی۔

"اچھا پھر نور کو کمرے میں لٹا دیتے ہیں۔"اس نے نور کے گال پر بوسہ دیتے کہا۔

"تم سب کیری آن کرو۔ میں نور کو لے جاتی ہوں ویسے بھی اب یہ سوئے گی۔"

"جی بھابھی۔ میں نے بھائی کو بھی بول دیا ہے وہ آرہے ہیں۔"سارا نے اسکی بات پر فون میں دیکھتے ہوئے کہا۔

حرم دھیرے مسکرا کر آگے چل دی۔

Posted On Kitab Nagri

"اللہ بچی کو کتنا درد ہو رہا ہو گا مجھ سے تو بالکل یہ خون وغیرہ نہیں دیکھا جاتا۔" پیچھے سے زارا کی آواز پر وہ صرف مسکرا کر رہ گئی۔ کہاں پہلے یہ جملہ وہ بولا کرتی تھی اور اب وقت نے اسے کس طرح بدل ڈالا ہے۔

وقت سب بدل دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ وقت سب کچھ سیکھا دیتا ہے سب کچھ بتا دیتا ہے۔ وقت ہی ہے جو زندگی میں ہر طرح کے زخم بھرنے کی سکت رکھتا ہے!

وہ کمرے تک آئی تو دروازہ بند تھا۔ اب وہ دروازہ کیسے کھولے نور تو گود میں ہے۔ وہ تو چہرہ ہی اسکی آغوش سے باہر نہ نکال رہی تھی جبکہ دونوں ہاتھ حرم کے گرد مضبوطی سے حائل کئے ہوئے تھے۔

"بھابھی نور کیسی ہے زارا نے بتایا وہ دوا لینے آئی تھی جب۔" پیچھے سے حمزہ کی آواز ابھری۔ وہ شاید اوپر لڑکیوں کی وجہ سے نہ آسکا۔

"ارے ٹھیک ہے بس گھٹنے پر کٹ لگ گیا تھا بھاگتی بھی تو اتنا ہے یہ۔۔"

"ہاں۔ چوٹیں لگ جاتی ہیں آپ باہر کیوں کھڑی ہیں اندر لیٹا دیں اسے بھائی آتے ہونگے میں فون کرتا ہوں۔" وہ فون نکالتے ہوئے بولنے لگا۔

"ارے نہیں سارا نے کر دیا ہے فون آتے ہونگے۔ وہ تم ذرا یہ دروازہ کھول دو۔" اس نے اپنے ہاتھوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں نور کے علاوہ فون اور بیگ بھی تھا۔ حمزہ نے سمجھتے ہوئے بڑھ کر دروازہ کھولا۔

"امی لوگ تو سو چکے ہیں ان کو صبح بتا دیں گے۔" حمزہ نے اندر آتے لائٹس آن کی جبکہ حرم نے نور کو بیڈ پر لٹایا جس پر وہ نہ لیٹی۔

"ہاں ابھی نہ کرو پریشان چھوٹی سی چوٹ ہے بس۔ نور تنگ نہیں کرو لیٹو۔۔" اس نے افسوس سے دیکھتے ہوئے کہا مگر نور اس سے دور نہ ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بڑی کی نور مما کو تنگ مت کرو آپ کے چوٹ لگی ہے نہ درد ہو گا اس میں اس طرح۔"حمزہ نے اس کا چہرہ دیکھنے ناکام سی کوشش کی چونکہ چہرہ تو وہ ماں میں چھپائی ہوئی تھی۔۔۔

"خیر اسکو چھوڑو تم نے کھانا کھالیا حمزہ؟ یا لگواؤں "نور تو اس سے دور ہو نہیں رہی تھی وہ اسکو گود میں لیئے ہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔اور سر دوپٹہ ٹھیک کیا۔

"ہاں میں باہر تھا دوستوں کے ساتھ وہی کھالیا۔"

"سہی تم جاکہ آرام کرو کافی وقت ہو گیا ہے اب ہاں۔" وہ آخری بار نور کے بالوں کو چھیڑتا ہوا اٹھا۔۔

"یہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔۔"مسکرا کر کہتی وہ نور کو دیکھنے لگی۔

"ہاں چلتا ہوں گڈ نائٹ نونو۔۔"دھیمے سے ہنستے وہ چلا گیا۔حرم نے جوائی لی۔جس سے آنکھوں میں پانی سا آگیا۔

"مما۔"اسے دھیرے سے نور کے پکارنے کی آواز آئی۔

"جی مما کی جان۔کیا ہوا نور کو کچھ چاہیئے کیا؟"اس نے سانس بھرتے ہوئے کہا۔اور چہرے پر آتی لٹوں کو پیچھے کیا ۔

"نونو اینکل اش ہلتنگ۔(نونو اینکل اِس ہرٹنگ)"۔۔اس کے روتے ہوئے کہنے پر حرم کا دل لرز گیا تھا۔اس کے سر پر بوسہ دیتی وہ اب اسے سائڈ میں لٹا چکی تھی۔

"بس نور۔ٹھیک ہو جائے گا۔آنکھیں بند کرو۔مما نور کے پاس ہیں ناں بس ٹھیک ہو جائے گا درد بھی۔"اسکے سر کو سہلاتی وہ دھیرے سے کہہ رہی تھی۔جبکہ یہ صرف وہ جانتی ہے کہ اس نے اب تک خود کے آنسوؤں کو کیسے روکا ہوا ہے۔وہ تو نور کو خود سے ذرا دیر کے لئے بھی الگ نہیں ہونے دیتی۔اسکول میں بھی اسکی ٹیچر کے پاس ہر کلاس کے بعد حرم کا فون آرہا ہوتا ہے۔اسکو ایک کھروچ بھی نہیں آنے دیتی۔پھر پتا نہیں آج ایسا کیوں ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

دو منٹ ہی گزرے تھے کہ نور سو گئی تھی۔ بچی تھی وہ درد پر رو رہی تھی مگر نیند کو تو نہیں روک سکتی تھی نہ۔ جبکہ حرم اب آنکھیں بند کئے بیڈ سے ٹیک لگائے پیر سیدھے کئے بے آواز رو رہی تھی۔ سب کے سامنے رونا تو اسے پہلے بھی نہ آتا تھا۔ اور اب اوپر وہ نور کو دیکھ کے نہیں تو سکی۔ کہ اگر وہ ماں کو روتا دیکھتی تو اور درد محسوس کرتی۔

"میرے پاس تو ماں باپ ہو کر بھی نہیں ہیں۔ میں کس کے پاس جا کر روؤں۔ کس کو بتاؤں کہ نور کی چوٹ نہیں دیکھی گئی مجھ سے۔ باہر سے مضبوطی کا خول چڑھا تو لیا ہے مگر اندر کے دل کو کیسے سمجھاؤں۔ ایسی بھی کیا غلطی کر دی میں نے امی جو مجھ سے ملتے بھی نہیں۔" اب وہ بولتے ہوئے اور تیزی سے آنسوں بہا رہی تھی۔ جب بدر کمرے میں آیا تھا۔ اور اسکے اس طرح کہنے پر اسکے دل کو جیسے دھچکا لگا۔

'نور ٹھیک کہتی ہے اسکی مما چھپ کر روتی ہیں اپنے ڈیڈ و یاد کر کے۔' وہ سانس بھرتے دھیرے سے بیڈ تک چلتا ہوا آیا۔ دروازہ بند کرتے ہوئے بھی حرم محسوس نہ کر سکی تھی کہ کوئی اندر آیا ہے۔ تبھی اب وہ چپ سادھے صرف آنسو بہانے میں مصروف تھی۔

"آ گئے تم۔" وہ جیسے ہی نور کو پیار کرنے کے لئے جھکا حرم کی آواز سنتے چونک کر اوپر دیکھا۔ جواب چہرہ صاف کرتی اٹھنے لگی تھی۔

"تم رونے میں مصروف تھیں تو ڈسٹرب کرنا مناسب نہ سمجھا۔۔ بہت گہری چوٹ ہے کیا؟ ڈاکٹر کے لے چلیں۔" اس نے پیار کرنا ترک کرتے خود کی پشت بیڈ سے لگائی اور بغور نور کو دیکھا۔ سوتی ہوئی نور کے چہرے پر واضح رونے کی دلیل تھی۔

"میں نے پٹی کر دی ہے تم اس کے پاس ہی بیٹھو میں چینج کر کے آئی۔" وہ چلتی ہوئی واشروم جانے لگی جب پیچھے سے بدر تیزی سے اٹھا اور اسے روکا۔

Posted On Kitab Nagri

"رکو ذرا۔" وہ ٹھہر کر پیچھے دیکھنے لگی اور پھر بدر کی آنکھیں آہستہ آہستہ قریب آتی محسوس ہوئیں۔

~

کمرے میں اب بھی جا بجاں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ خدیجہ نڈھال سی پڑی تھی جب دروازہ آہستگی سے کھلا۔۔ تیز روشنی آنکھوں میں پڑتے ہی اس نے سسکی بھری۔ اسکا سر چکرا رہا تھا۔ آنکھیں سہی سے کھل نہ پا رہی تھیں۔ سر تھامتے ہوئے وہ بامشکل اٹھی اور دروازے سے آتے وجود کو خود کے پاس پایا۔

"مجھے گھر جانے دیں۔ کون۔ کون ہو تم۔۔۔" اسکے حلق سے پہلے تو آواز ہی نہیں نکل رہی تھی اب نکلی تو اتنی دھیمی اور اٹکی ہوئی کہ سرمد کو ٹھیک سنائی نہ دیا۔

"کون لایا مجھے۔۔ یہاں کون لایا۔" سرمد کا چہرہ واضح ہوا تو وہ دیوار سے جا لگی۔ اور منہ پر ہاتھ رکھے ڈر کر اسے دیکھا۔ اسے خضر یاد نہیں تھا کیونکہ مجھے سے کسی نے اسے کلوروفارم سے بے ہوش کیا تھا جبکہ یہاں پر بھی وہ جب تک رہا خدیجہ بے ہوشی میں تھی۔

"تم حرم کو جانتی ہو نہ ؟" سرمد کی بھاری آواز پر اسنے ڈر کر سر ہلایا پھر اپنی غلطی سمجھ کہ نفی میں سر ہلانے لگی۔ سرمد اس حرکت پر نا دیکھنے کے برابر مسکرایا۔ اور اسکے ساتھ دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھ گیا۔

"مجھے حرم چاہیئے اور اسے تم یہاں بلاؤ گی ..." اسکی نظریں اب خدیجہ کے پیروں کی جانب تھیں وہ اسے دیکھ نہ رہا تھا۔

"مجھے گھر جانا ہے مجھے امی کے پاس۔۔"

"بھیج دوں گا لیکن پہلے حرم کو بلاؤ۔۔ یہ لو۔۔" اس نے جیب سے فون نکالتے اسکے آگے کیا جس کو خدیجہ نے مدھم روشنی میں ٹٹولا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیاسوچ رہی ہولو بلاؤ یہاں۔۔۔"اب کی اس نے زور سے بولا جس پر وہ سہم کر رہ گئی۔۔

وہ اب اسکے مقابل کھڑا ہوا تھا۔اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے تھامے۔حرم کے چہرے پر میک اپ زیادہ تو نہ تھا البتہ دائیں آنکھ کا لائینر کنارے سے بہہ گیا تھا۔بدر نے ہاتھ بڑھایا اسکے گالوں تک، پھر انگلیوں کے پوروں کو کنارے پر لایا اور آہستہ سے وہ صاف کیا۔ پھیلا ہوا سیاہ لائنر مٹ گیا۔حرم نے محسوس کیا اسکی ہتھیلی آج بھی ہمیشہ کی طرح گرم تھی۔اس نے آنکھیں بند کیں تو ایک یاد ذہن میں تیزی سے کودی۔۔۔

(وہ چھٹی کا وقت تھا اسٹوڈینٹس کا جھنڈ باہر کی جانب نکل رہا تھا۔اور اس ہی اسناحہ میں حرم گرتے گرتے بچی۔بدر نے بروقت اسے ہاتھ پکڑ کر سہارا دیا جس پر حرم نے بجائے شکریہ کہنے کہ اسے ہی گھورا۔

بدر نے نفی میں سر ہلاتے ہاتھ چھوڑا۔وہ جانتا تھا کہ یہ گھوری کس سلسلے میں دی جا رہی ہے۔حرم کو گر جانا تو پسند ہے مگر وہ نامحرم کا ہاتھ نہیں پکڑے گی۔

"ویسے تمہیں پتا ہے جس کی ہتھیلیاں گرم رہتی ہیں ناں وہ بہت باوفا ہوتے ہیں۔" تھوڑا آگے جاتے اس نے بدر کو مسکراتے ہوئے کہا جبکہ نظریں نیچی تھیں، راستے کی جانب کی ہوئی۔بدر نے ہلکی سی ہنسی کے ساتھ اسے دیکھا جو گلابی اسٹالر لپیٹے ہمیشہ کی طرح اسکے دل میں اتر رہی تھی۔

"تم اور تمہاری یہ سپر نیچرل باتیں" حرم نے چلتے ہوئے ہی منہ بنایا۔

Posted On Kitab Nagri

"خیر تم سے کروں گاناں وفا آخری سانس تک۔" حرم نے ٹھہر کر دیکھا۔بدر ہمیشہ ایسی باتیں کر کے اسکا صبر آزماتا تھا۔وہ کچھ نہ بولی اور چلتی گئی۔۔۔۔)

"حرم !رو کیوں رہی تھیں ؟"بدر کی آواز پر اس نے آنکھیں کھولیں اسکا ہاتھ اب حرم کے دائیں گال پر تھا۔جو رونے کے باعث ٹھنڈا برف تھا جبکہ اسکے برعکس بدر کا گرم لمس سکون بخش رہا تھا۔جو وہ لینا نہ چاہ رہی تھی۔

"تم تو ایسے پوچھ رہے ہو جیسے کچھ معلوم ہی نہ ہو۔"ایک آہ بھرتے ہوئے وہ بولی۔اور نہ چاہتے ہوئے بھی اسکا ہاتھ نیچے کیا۔جس پر بدر نے اسکا نیچے کرتا ہاتھ تھام لیا۔

"اِدھر آؤ میرے ساتھ۔" وہ اب اسے ساتھ لے جانے لگا جبکہ حرم رک گئی۔

"مجھے چینج کرنا ہے۔"

"میں کہہ رہا ہوں نہ اِدھر آؤ۔۔آؤ!"اسے اپنے ساتھ لے جاتے وہ سامنے رکھے صوفے تک لے آیا جس کے پیچھے بنی کھڑکی آج روزمرہ کے برعکس کھلی ہوئی تھی۔باہر سے چاند کی چاندنی صوفے کے اوپری حصے کو چمکا رہی تھی۔جبکہ کمرے کی ڈِم لائٹ اور میز پر رکھے گلدان میں مہکتے گلاب اور سفید پھول ماحول معنیٰ خیز بنا رہے تھے۔ لیکن اُن دونوں کے درمیاں تو ایسا کچھ نہ تھا۔کیا یہ زرد روشنی، یہ کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوائیں ان کے اوپر پڑتی چاندنی اور یہ گلاب کا پھول !کیا یہ سب مل کر کچھ کر پائیں گے ؟

اسے اپنے ساتھ بیٹھاتے ہوئے وہ اسکے ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گیا۔حرم نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔بدر نے اس پر ایک نظرِ معائنہ ڈالی تو چاندنی میں واضح حرم کا چہرہ اس قدر حسین نظر آیا کہ وہ صبر کر کے رہ گیا۔

"حرم !سانیہ کی بارات میں کتنے دن رہتے ہیں ؟"اسکے سوال پر حرم نے چونک کر دیکھا وہ تو کسی وہ تو بدر سے ہر بار کی طرح کسی معنی خیز بات یا سوال کی توقع کر رہی تھی مگر یہ کیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"تم--یہ"

"بتاؤ تو کتنے دن رہ گئے ہیں-؟" اسکی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے وہ مزید آگے ہو کر بولا- حرم نے اسکی آنکھوں میں دیکھا وہ سنجیدہ سا بیٹھا پوچھ رہا تھا-

"کل مہندی پھر مایوں اور تین دن بعد بارات ہے-" اس نے آنکھیں بدر کے کندھوں تک لے جاتے ہوئی کہا-

"ہمم تو بس پھر تین دن رہ گئے ہیں تمہیں سچ پتا چلنے میں- اسلئے اب رونا نہیں- روتی ہوئی بالکل اچھی نہیں لگتیں --" اسکے چہرے و کندھے پر آئے بالوں کو شہادت کی انگلی سے پیچھے دھکیلا جبکہ حرم سمجھ نہ سکی کون سا سچ--

"کون سا سچ؟" اس نے اٹک کر کہا جس پر بدر دھیرے مسکرا دیا اور اسے اپنے ساتھ کیا- اپنا ایک ہاتھ اسکے پیچھے سے لے جاتے کندھے پر رکھا اور دوسرا سامنے سے لے جاتے پیچھے والے ہاتھوں کی انگلیوں سے پھنسا لیا- پھر سامنے دیکھتے ہوئے اسکی سماعتوں تک ہونٹ لے جاتے بولنے لگا-

"وہی جو تم پچھلے چار سالوں سے جاننا چاہتی ہو- وہی جو ہماری دوری کی وجہ ہے-" اسکی دھیمی دھیمی آواز کو سماعت کرتی حرم نے گردن موڑی تو اسکا آدھا چہرہ اپنے قریب تر دکھائی دیا وہ شاید سامنے بیڈ کی جانب دیکھ رہا تھا - پھر وہ چہرہ حرم کی طرح اسکی جانب کرنے لگا جس پر حرم نے واپس رخ موڑ لیا- آفرا ایسا نہ کرتی تو یقین ان دونوں کا تصادم ہو جاتا- وہ اسکی حرکت پر مسکرا کر رہ گیا-

"کچھ دیر یوں ہی رہ جاؤ- تمہیں کسی نے کبھی یہ نہیں کہا کہ شوہر کا کندھا بے سکونی دور کر دیتا ہے؟" حرم سر اپنے کاندھے پر ٹکاتے اس نے حصار کم تر کیا- وہ کچھ بولی نہیں شاید وہ شش و پنج میں مبتلا ہو گئی تھی- اسکی باتوں سے، اسکی تین دن بعد ہونے والی آگاہی سے وہ سوچوں میں گھیر گئی تھی-

Posted On Kitab Nagri

"آنکھیں بند کرلو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔نور کی چوٹ بھی۔۔۔اور یہ رشتہ بھی۔"آخری جملہ دل میں کہتا وہ اسکی آنکھیں اپنے ہاتھوں سے بند کر گیا۔وہ اس پر بھی کچھ نہ بولی بس آنکھ سے ایک آنسو گر گیا اور ایک لمبی سانس بھری۔بدر نے سر پیچھے صوفے سے ٹکایا اور اسکے آدھے چہرے کو دیکھتے مسکرانے لگا۔دو منٹ یوں ہی دیکھتے گزر گئے تو اسے احساس ہوا کہ اب وہ بھاری سانسیں لینے لگی ہے۔

"یہ دل تم سے آج بھی اتنی ہی محبت کرتا ہے حرم۔میں تم سے کبھی کوئی شکوہ نہیں کرونگا۔بلکہ کبھی کر ہی نہیں سکتا کہ تم تو سب سے اچھی ہو۔سب سے اچھی۔"اسکے بالوں پر جھکتے وہ حرم کے سونے کا فائدہ اٹھا گیا۔اور پھر اسکا دائیاں ہاتھ پکڑ کر اپنے دل کے مقام پر رکھ لیا جس سے وہ مڑ کر اسکی جانب گھوم گئی۔حرم کا چہرہ اسکے اندر چھپا ہوا تھا اسکے چہرے پر آئے بالوں کو آہستہ سے پیچھے کرتے وہ بھی آنکھیں موند گیا۔یہ احساس زندگی میں سب سے خوبصورت تھا سب سے زیادہ۔اسکی محبت اسکی حرم اسکی آغوش میں تھی۔وہ جانتا ہے اسکی باتوں سے حرم سوچ میں پڑ چکی ہوگی اور یہ چپ رہ کر بدر کی قربت سے نہ بھاگنا اس ہی کا نتیجہ ہے۔

"بدر کی دنیا ڈیڈو کی جان۔"سامنے بیڈ پر لیٹی نور کو دیکھ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔پھر نظریں حرم پر کیں جس کا ہاتھ بدر کے گرد حائل ہو گیا تھا۔لگتا ہے سوتے ہوئے وہ بدر کو نور سمجھ گئی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بدر کی جانم۔شب بخیر۔۔۔"اور پھر وہ سکون سے واپس آنکھیں موند گیا۔

~

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا فون اسکے آگے بڑھا رہا تھا۔خدیجہ نے ایک نظر فون کو دیکھا پھر نظر اپنے پیروں سے ہوتی ہوئی کھلے دروازے پر گئی۔باہر سے روشنی اندر کو جھانک رہی تھی۔اس نے ایک بار پھر سرمد کی جانب دیکھا جو آئبرو اچکائے اسے فون پکڑنے کا اشارہ کر رہا تھا۔فون کی جلتی روشنی بند ہوئی تو خدیجہ نے اچانک سرمد کو

Posted On Kitab Nagri

دھکا دیا اور اٹھ کے دروازے کے جانب بھاگی۔ سرمد نے کچھ دیر تو دھکا لگنے کے باعث جس طرح جھکا تھا ویسے ہی بیٹھے رہا۔ پھر بے زاری سے نگاہ باہر ڈالی جہاں سے وہ بھاگی تھی اور سانس بھرتے اٹھا۔

"کس عجوبے کو لا کر چھوڑ دیا اس جاہل نے۔۔" خضر کو بولتے ہوئے وہ باہر نکلا جہاں خدیجہ سامنے کھڑی یہاں وہاں دیکھتے جیسے باہر جانے کا رستہ تلاش کر رہی تھی۔ اس نے جب اپنے پیچھے آہٹ محسوس کی تو ڈر کر مڑی جس پر سرمد نے بیزاری سے دیکھتے سر نفی میں ہلایا۔

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نہ۔ پہلے سے ہی پاگل ہو یا اغواء ہو جانے کے غم میں ہو گئی ہو؟" سرمد اسے اچنبھے پن سے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا جیسے اسے اسکی دماغی حالت پر شک ہوا ہو۔

"کیا.. کیا مطلب؟" اٹکتی ہوئی آواز میں کہتی وہ اپنے دوپٹہ مضبوط سے اپنے گرد جمانے لگی۔ نظریں کبھی بائیں تو کبھی دائیں جانب گھما کر دیکھتی کہ شاید کہیں سے اسے باہر جانے کا راستہ ہی مل جائے گا۔

"مطلب یہ کہ کمرے سے تو اس طرح بھاگ کر نکلی ہو جیسے کبھی کوئی فلم یا ڈرامے میں اغواء کاروں کا طریقہ نہ دیکھا ہو۔ چلو وہ ہوتے ہونگے بیوقوف کہ باہر جانے کا راستہ چند موٹے چوکیدار پر چھوڑ دیں جو کبھی بھی سو جاتے ہیں۔ لیکن سرمد بلوچ کے پلان میں جھول نہیں ہوتے۔ بھاگ کر کیا تمہیں باہر کا راستہ مل گیا؟" اس نے آس پاس نظروں سے اشارہ کرتے کہا۔ پھر وہ خدیجہ کے نفی میں سر ہلانے پر آگے ہوا تو وہ دیوار سے چپک گئی۔

"اور یہ ڈر تو ایسے رہی ہو جیسے نجانے میں نے کتنے مظالم کئے ہوں تم پر۔" اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے تنگ آتے کہا۔ یہ کس قسم کی ڈرپوک لڑکی کو گلے سے باندھ گیا وہ خضر۔

Posted On Kitab Nagri

"کال کرو گی اپنے گھر یا نہیں؟"آنکھیں اسکی جانب کیئے اس نے آرام سے انداز میں پوچھا۔وہ اس سے چیخ کر تو بات ویسے بھی نہیں کر رہا تھا البتہ اسے کوفت ضرور ہو رہی تھی۔خدیجہ نے زور سے نفی میں سر ہلایا تو وہ لب بھینچ گیا۔

"بیوقوف لڑکی یہ معلوم ہے کہ تمہیں بیہوش کس نے کیا تھا؟"نجانے کیوں اس نے ایک اور سوال کیا۔خدیجہ نے پھر سے سر نفی میں ہلایا۔اب کی بار سرمد نے منہ پر ہاتھ پھیرا جیسے خود کی بیزاری دور کر رہا ہو۔

"لڑکی یہ پتا ہے کہ تم یہاں کیوں لائی گئی ہو؟پوچھا اب تک مجھ سے؟"پھر سے سر نفی میں ہلا دیا گیا اور اب کی بار سرمد نے صدمے سے دوچار ہو کہ سر پیٹ لیا۔وہ اس سے اِس طرح پوچھ رہا تھا جیسے وہ اغواہ کار نہیں بلکہ اس لڑکی کا انویسٹیگر ہو۔

"اتنی بیوقوف شروع سے تھیں یا بعد میں ڈپلومہ حاصل کیا ہے۔مطلب بس باہر جانے کی لگی ہے۔عقل و شعور سے کوئی کام نہیں کرنا۔"اب کی بار وہ برس پڑا تھا۔اسے الجھن تھی ڈرپوک لوگوں سے اور یہ لڑکی تو توبہ۔جبکہ ایک بار پھر نفی میں ہلتا سر دیکھ وہ اسکا ہاتھ پکڑ کے وہاں سے لے گیا۔اور ایک کمرے میں لے آیا جو وہیں پاس میں تھا۔

سرمد کے لائٹ جلانے پر کمرہ واضح ہوا جہاں خدیجہ کی نظر سامنے دیوار پر گئی جہاں ہر طرف صرف حرم کی تصویریں آویزاں تھیں۔

"یہ۔۔۔یہ تو حرم آپی۔۔۔"وہ اب تک شوکڈ میں دیوار دیکھ رہی تھی۔حرم کے یونیفارم پہننے سے لے کر آج تک کی ساری تصویراں وہاں لگی ہوئی تھیں۔

"یہ ہے وجہ۔۔۔یہ چاہیے مجھے اسلئے ہو تم یہاں"بولتے ہوئے وہ اسکے پاس آیا۔پھر مسکراتے ہوئے رکا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور لڑکیوں کو ایسا ہی ہونا چاہیے نڈر، بے خوف، مضبوط "اسکے کان میں کہتے وہ پیچھے ہوا۔ خدیجہ نے اب کی بار تھوک نگلتے ہوئے اسے دیکھا۔ وہ واقعی حسین تھا بالکل ویسے ہی جیسے میگزین پر اس دن خدیجہ نے دیکھا جب وہ سب ناشتہ کر رہے تھے اور وہ میگزین دیکھنے میں مصروف تھی۔

"خیر مت کرو تم فون۔ دفع کرتے ہیں فون کو "اس نے فون دور اچھالا تو وہ ایک انچ اچھلی۔ سرمد نے افسوس سے اسے دیکھ کر بھنویں سکیڑیں۔

"خیر اب جب تک یہاں ہو سکون سے رہتی رہو۔ صبح دیکھے گیں کیسے نہیں لگتا حرم کو فون۔ "بولتے ہوئے وہ جانے لگا جب خدیجہ کی "نہیں "کی آواز آئی۔ سرمد چونک کہ مڑا۔

"تم بولتی بھی ہو سچ میں۔ "مصنوئی خوشی چہرے پر لائے وہ ایک پل کے لئے خدیجہ کے تاثرات بھی ناراضی سے کر گیا۔

"مجھے گھر جانے دیں اکیلے ڈر لگتا ہے رات م۔۔۔ "وہ کچھ اور بولتی پر سرمد کی آنکھیں دیکھ کہ چپ ہو گئی۔

"میں تمہیں اغواء کیا ہے پارٹی کا انویٹیشن نہیں دیا۔ "وہ سچ میں برا پھنس گیا تھا۔ خدیجہ کے پھر سے نفی میں سر ہلانے پر سرمد نے غصے پیر پٹخا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔

"آنے دو ذرا اس خضر کو اس کی گردن تو میں دبوچتا ہوں۔ وبالِ جاں دے گیا ہے۔ "بڑبڑاتا ہوا وہ ایک قدم اور بڑھتا جب اندر سے چیخ کی آواز آئی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سرمد نے اب کی بار بے زاری سے پیچھے نہ دیکھا بلکہ چہرہ سنجیدہ ہو گیا اور وہ واپس الٹے قدم لیتا کمرے تک گیا۔ پھر دروازے تک آیا، سر پیچھے کیا اور ایک نظر اندر کو جھانکا۔ جہاں وہ دیوار کے ساتھ چپکی ہوئی نظر آئی۔ ہاتھ چہرے پر رکھے شاید وہ کسی چیز سے ڈر رہی تھی؟

"باہر آؤ۔۔" سرمد کی آواز کو سماعت کرتی اس نے ہاتھ میں حرکت پیدا کی اور آنکھوں کو گھمانے کی زحمت کی۔

"وہاں کچھ۔۔وہاں کچھ ہے۔" بامشکل دو لفظ اٹکتے ہوئے منہ سے نکلے تو بے ساختہ سرمد نے لب بھینچے۔

"میں نے کہا باہر آؤ!" اب کی بار ایک دھاڑ سننے کی دیر تھی۔ اسکی آواز کا رعب دیکھتے وہ ڈر کر تیزی سے باہر آئی۔ اسکے ہاتھ و لب لرز رہے تھے، پیکر جمال آنکھیں نم ناک تھیں اور وہ لمبی سانسیں لیتی اب بھی ڈر سے اندر دیکھ رہی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"وہ ایک معمولی سا بُل ڈاگ ہے۔ ہر دوسرے گھر میں پایا جاتا ہے۔ ویسے تو باہر کھڑا ہوتا ہے آج کچھ وجوہات کی وجہ سے اندر رکھا ہوا ہے" سرمد نے آرام سے کہا ویسے بھی وہ ڈری ہوئی تھی۔

"تو تو اپنے۔۔کتوں کو کوئی کھلا چھوڑتا ہے کیا؟" خدیجہ نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا سرمد نے بھنویں سمیٹیں جیسے اسکی بات سمجھ نہ آئی ہو۔

"پہلی بات تو یہ کہ وہ 'کتا' نہیں ہے بُل ڈاگ ہے۔ دوسری بات ہم اپنے کتوں کو یونہی کھلا چھوڑتے ہیں" اسنے کتوں پر زور ڈالا۔۔۔۔

"تاکہ تم جیسی لڑکی ڈر جائے اور ہمیں معلوم ہو جائے کہ تم کتنی ڈرپوک ہو۔۔" آخر میں لبوں کو پھیلائے اس نے جیسے چڑانے والے انداز میں کہا تھا۔ کیونکہ وہ خود خدیجہ کے ڈر سے چڑ رہا تھا۔ اس نے ناراضی بھری نگاہ ڈالی۔

"ہاں تو اتنا آنکھیں پھاڑ کر اچانک سامنے آئے گا تو کوئی بھی ڈر جائے گا۔" آخر میں وہ بولتی ہوئی رک گئی۔ سرمد بغور دیکھ رہا تھا۔۔ پھر آگے آیا جس پر وہ ہمیشہ کی طرح ایک قدم پیچھے ہوئی مگر اب کی چہرے پر پہلے والا خوف نہ تھا۔۔۔

"پیر آگے کرو۔"

Posted On Kitab Nagri

"کیا؟"سرمد کی آواز پر اس نے سوالیہ نظروں سے سوال داغا۔پیر کیوں آگے کرے وہ؟

"میں نے کہا نہ آگے کرو پیر!"سرمد نے کوفت سے کہا مگر ظاہر نہ کیا۔خدیجہ نے نفی میں سر ہلایا تو وہ غصے سے نیچے بیٹھا اور اسکا پیر پکڑ کے تھوڑا اونچا کیا۔جبکہ خدیجہ کو اس کی جان سولی پر لٹکتی محسوس ہوئی۔۔'کہیں یہ میرا پیر تو نہیں کاٹنے والے؟یا پھر'از نے دل میں سوچا۔۔

"کیا آپ مجھے الٹا لٹکائیں گے؟پلیز مجھے گھر جانے دیں(منمناتے ہوئے کہا)"اسے شاید کچھ سمجھ نہ آیا اس لئے تیزی سے بول گئی۔سرمد نے اب کی اشتعال انگیز سرخ آنکھیں اس پر گاڑیں۔

"میرا دماغ خراب ہو گیا ہے نہ جو آدھی رات کو اپنا سکون برباد کرواؤں گا تمہیں الٹا لٹکا کر۔یہ جو پہن کر گھوم رہی ہو نہ پیروں میں اس کو اتارو فوراً۔"اس نے پیروں میں ڈلی پازیب کی جانب اشارہ کریا اور جھٹکے سے پیر چھوڑ کر اٹھا کھڑا ہوا۔

"اِس کی چھنکار کی وجہ سے ہی وہ تمہارے پاس آیا ہے اتار واسے اور یہ سامنے والے کمرے میں جاؤ فوراً اور ہاں بغیر آواز کئے سو جاؤ۔۔"وہ حکمیہ لہجے میں کہہ رہا تھا۔خدیجہ نے پوری بات میں اب تک پہلی بار سر ہاں میں ہلایا۔

"ہمم اچھی بات ہے جاؤ اب اور آواز نہ آئے یاد رہے۔"وہ چپ چاپ اس کمرے تک چلی گئی دروازہ کھولتے ہوئے ایک بار پیچھے دیکھا تو وہ وہیں کھڑا ہوا اسے گھور رہا تھا۔

"بھاگنے کی بیوقوفی کرو گی تو وہ بُل ڈاگ باہر کی گھوم رہا ہے۔تمہاری اس چھن چھن نے اسے جگا دیا ہے۔اسلئے صبح ہونے تک مجھے اور خود کو بخشو۔۔۔جاؤ اب اندر.."آخری ڈانٹ پر وہ تیزی سے اندر چلی گئی۔اور دروازہ بند کر لیا۔سرمد آگے بڑھا اور آہستگی سے باہر کا لاک گھما دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب کم از کم صبح تک واپس نہیں آئے گی۔" نظریں شیشے کے دروازے پر جمائے وہ واضح محسوس کر سکتا تھا کہ وہ اب تک دروازے سے لگی کھڑی ہے۔یہ دروازہ الٹی طرف سے لگایا گیا تھا جس کی وجہ سے اندر کا سب کچھ باہر نظر آتا تھا مگر باہر کا اندر نہیں آسکتا تھا۔۔

~______________

وہ جس کھڑکی میں سے رات تک چاندنی پر پھیلا رہی تھی۔اب باہر پھیلا آسمان سورج کے سہارے نیلا ہونے لگا تھا ۔مگر فجر قضاء ہونے میں اب بھی گھنٹہ باقی تھا۔نور جس کو رات میں بیڈ کے بیچ میں لٹایا گیا تھا وہ اب دائیں جانب پیر اور دوسرے رخ پر سر لے گئی تھی۔نیند میں وہ کہاں سے کہاں چلی جاتی تھی یہ صرف حرم ہی جانتی تھی۔ جبکہ حرم چہرے پر اطمینان لئے بدر پر اس طرح سو رہی تھی جیسے ان دونوں میں بے شمار پیار ہو۔جیسے کبھی ایک دوسرے کو گھور کر بھی نہ دیکھا ہو۔دور کہیں سے مسجد میں دعاؤں کی آواز آئی تو حرم کے اعصاب تنے۔اپنی سستی اتارتی وہ بازوؤں کو بدر کے گرد نیند میں مزید تنگ کر گئی۔پھر اسکے اعصاب جو برسوں سے فجر میں اٹھنے کے عادی تھے اسے جگانے لگے۔دھیرے دھیرے سے پہلے آنکھیں کھلیں تو وہ سامنے نور کو دیکھ کر مسکرائی۔ "چلو نور اٹھ جاؤ نماز پڑھیں۔آذان ہو گئی۔۔"وہ بات مکمل ہی کرتی جب نظر گھڑی پر پڑی جہاں سوئیاں وقت تیزی سے بڑھا کر اسے آگاہ کر رہی تھیں۔پھر نظر واپس بیڈ پر سوئی نور پر گئیں تو اسنے جانچا نور وہاں ہے تو وہ یہاں کیسے ؟

آنکھیں اپنے ساتھ سوئے بدر پر کیں اس نے دھیرے دھیرے نفی میں سر ہلایا ماتھے پر بل نمایاں تھے اور چہرے کے آثار ایسے تھے جیسے کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں نہیں۔۔یہ خواب ہوگا"اس نے فوراََ سے آنکھیں بند کرلیں۔۔"مگر میرے خواب میں بدر اس طرح کیوں آنے لگا؟اللہ۔"اب وہ پریشانی سے بول رہی تھی جبکہ اپنے گرد ہلچل پر بدر نے کسمسا کر آنکھیں کھولیں ۔۔اور پھر اسکی کیفیت جانچتا مسکرا گیا۔

"ہمم گڈ مارننگ بی کی جانم۔"اپنے کان میں ہوئی سرگوشی پر اس نے زور سے سر کو ہلایا جیسے ان لفظوں کو ذہن سے جھاڑ رہی ہو۔۔

"یااللہ یہ کیسا خواب ہے میں اٹھ کیوں نہیں رہی۔مجھے اٹھادیں بس بہت سو گئی میں "اسکے عمل اور باتوں پر بدر بے اختیار ہنس دیا۔جس سے حرم نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔سامنے لیٹی نور بھی اب کروٹ بدل رہی تھی۔اس نے آہستہ سے پہلے آنکھیں اور پھر گردن بدر کی جانب گھمائی۔اسکی معنی خیز نگاہیں اور وہ مسکراہٹ۔اُف یہ کیا کیا حرم۔

"یہ خواب نہیں ہے اور تم مجھ سے پہلے کی اٹھ چکی ہو۔"وہ سیدھا ہوا جبکہ حرم تو شاکڈ میں ہل جل بھی نہ رہی تھی۔

"تمہیں شرم نہیں آتی ناں میرے ساتھ سوتے ہوئے بندہ لحاظ ہی کرلیتا ہے اور۔۔۔"وہ آگے کچھ بولتے رکی بدر نے بھنویں اچکائیں۔نہیں یہ وہ کیا بولنے لگی ہے کچھ بھی۔'اُف حرم تم سب کچھ غلط ہی کرنا۔۔'

"میرا مطلب ہے کہ۔۔وہ۔۔"بدر پھیکا سا مسکرایا اور ذرا سا آگے ہوا اسکی آنکھوں میں دیکھتا رہا جہاں اب بھی چونک جانے کے اثرات نمایاں تھے۔اس نے دھیرے سے اسکے بالوں کو چھوا اور پھر بائیں جانب سے کان کے پیچھے کرڈالے۔حرم نے تھوک نگلتے ہوئے کندھے پیچھے کی جانب کئے۔اور تب ہی بدر اٹھ کھڑا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"مما۔۔"نور کے سوتے ہوئے میں آئی آواز پر اس نے نیچے کی ہوئی نگاہیں اٹھائیں۔۔پھر اٹھ کر اسکے پاس گئی اور جگ سے پانی نکالا۔۔بدر بھی بیڈ کے کنارے پر بیٹھا اب دور سے اسکی چوٹ کا معائنہ کر رہا تھا جو پٹی میں چھپی ہوئی تھی۔

"یہ لو اٹھ کے بیٹھو نور۔"وہ سوتے ہوئے مما کہہ کر صرف پانی مانگا کرتی تھی۔بدر نے نور کو اٹھایا،اسکے بال پیچھے کئے اور حرم سے گلاس لے کر اسکے آگے کیا۔حرم بھی ان دونوں کے قریب گئی۔

"اب کیسی ہے میری جان۔ہاں؟"بدر کے پوچھنے پر اس نے باپ کے گرد بازو حائل کر لئے۔

"نو نو مِش یو ڈیڈی۔"

"آہ میری جان مِس کیا۔۔سوری ڈیڈو کو ذرا کام آ گیا تھا نہ۔۔"اس نے بھی اسے خود میں سمویا۔حرم مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں نماز پڑھ لوں ذرا۔۔"بدر نے سر ہلایا تو وہ اٹھ کر واشروم میں چلی گئی۔۔

"ڈیڈی نو نو کو بی پرنی نماز۔۔"بدر نے دھیرے سے ہنستے ہوئے اسکے گال چوم لئے۔

"مگر ڈیڈو کی جان کے ابھی چوٹ لگ گئی ہے نہ آپ اٹھو گی بیٹھو گی تو درد ہو گا۔"اسکی بات پر نور نے معصومیت سے دیکھا۔۔

"ہاہاہا ایسے تو نہ دیکھو اچھا چلو آپ مما اور ڈیڈو کے ساتھ بیٹھ کر تسبیح پڑھ لینا او کے نور۔"بدر کی بات سنتے وہ یاسیت سے مسکرائی۔بدر نے رشک بھری نگاہوں سے اپنی ننھی سی جان کو دیکھا جس نے چوٹ کا درد صرف نماز کے لئے بھلا دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر ان تینوں نے ساتھ جائے نمازیں بچھا کر نماز ادا کی۔جبکہ نور نے ایک سید ھا رکھ کر تسبیح کے دانے گرائے اور ساتھ ساتھ اپنے دونوں ماں باپ کو دیکھتے بار بار مسکراتی جاتی۔کیونکہ آج پہلی بار وہ ان دونوں کو اس طرح دیکھ رہی تھی۔

~

"آپ کیا کہہ رہی ہیں ایسے کیسے نہیں مل کہاں جا سکتی ہے۔"سانیہ نے پریشانی سے زاہرہ آپا سے کہا جن کا تو رو کر برا حال ہو رہا تھا۔حرم اور بدر بھی نور کے ساتھ نیچے آئے تو پریشانی سے سب کی جانب بڑھے۔۔

"کیا ہوا ہے سب ٹھیک تو ہے زاہرہ آپا کیا ہوا؟ یہ تو کیوں رہی ہیں۔"حرم نے آگے بڑھ کر انہیں کندھا دیا جو ایک طرف سے پہلے سے ہی سانیہ کے سہارے تھیں۔

"آنٹی کا کہنا ہے کہ خدیجہ کہیں نہیں مل رہی ہم نے بھی پورا گھر اور اس پڑوس چھان مارا ہے۔وہ ایسے بغیر بتائے کہیں جاتی بھی نہیں۔"سارا نے آگے ہوتے ہوئے کہا۔سب ہی پریشان ہو گئے تھے کیونکہ آج سے پہلے واقعی وہ تو دروازے سے آگے قدم نہیں بڑھاتی تھی۔سعید آفندی صاحب اور حمزہ وغیرہ صبح سے کسی کام سے باہر چلے گئے تھے اسلئے انہیں اس معاملے کی ابھی بھنک نہ تھی۔

"ہاں وہ تو رات کو فنکشن پر بھی نہیں تھی۔۔"حرم نے یاد کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو اسے تیار ہو کر جاتے دیکھا تھا اسکے بعد میں دوا کھا کر سو گئی کہ وہ آجائے کی کمرے میں مگر صبح سے ڈھونڈ رہی ہوں میری بچی۔۔۔"ان سے بولا تک نہ جا رہا تھا۔دونوں بہنیں بھی سر پکڑ کر بیٹھی ہوئی تھیں۔یہ انکے گھر کا معاملا تھا کوئی گھر میں آکر اگر اسے لے گیا ہے تو گلہ انکا پکڑا جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں پولیس ٹیشن جارہاہوں آپ لوگوں کو پہلے بتاناتھافکر مت کریں۔۔"بدر نے نور کو زارااور ممتاز بیگم کے پاس بیٹھایا صوفے پر اور باہر ہی جانے لگاجب خضر دروازے سے آتاہوادکھائی دیا۔

"چلو خضر اچھاہواتم آ گئے ہمیں خدیجہ کی رپورٹ لکھوانی ہے چلو فوراً۔۔"اسکی بات سنتے خضر نے بدر کو روکا۔

"رکو رکو تو وہ واقعی بھاگ گئی ہے!"بدر کے ساتھ ساتھ سب نے اسے چونک کر دیکھا۔۔

"کیامطلب ہے تمہاراکیا کہہ رہے ہو؟"بدر سے پہلے حرم کی آواز ہال میں گونجی۔

"وہی کہہ رہاہوں جورات کو دیکھاتھامجھے لگامیراوہم ہے مگر نہیں وہ خدیجہ ہی ہوگی جورات کو کسی کے ساتھ بھاگتے ہوئے دکھی مجھے۔"

خضر کے جملے نے سب کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔زاہرہ آپاکاتودل ہی بیٹھ ساگیاتھا۔انہیں چکر آیا۔۔غش کھا کر نیچے گر جاتیں اگر حرم نے انہیں پکڑاہوانہ ہوتا۔

"زاہرہ آپا۔کیاہوا۔۔سانیہ تم انہیں کمرے لے جاؤ پلیز۔۔"انہیں بے جان ہوتے دیکھ حرم نے سانیہ کو آواز دی۔پھراسکے حوالے کر وہ آگے بڑھی۔زارانور کو بھی اپنے ساتھ لے گئی اسکا یہاں بیٹھنااب ٹھیک نہ تھا۔۔

"ہاں تو کیا کہہ رہے ہو تم۔الزام لگاتے ہوئے شرم نہیں آتی؟"اسنے ہاتھ بازوؤں پر لپیٹے اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔تبھی سلمہ بیگم پیچھے سے کھڑی ہوئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"لڑکی یہ کیا کہی جا رہی ہو۔جب وہ کہہ رہا ہے اس نے دیکھا ہے تو پھر۔" حرم آہستہ سے پیچھے مڑی۔ہاتھ کھولے اور ایک نظر خضر کو دیکھا جس کے چہرے پر اس وقت غضب کی شیطانی مسکراہٹ تھی۔

"پہلی بات تو خدیجہ ایسا کر نہیں سکتی۔اسلئے میں نہیں جانتی آپ کا بیٹا جھوٹ کیوں بول رہا ہے؟اور رہی بات خدیجہ کی تو یہ معلوم ہو ہی جائے گا کہ وہ یہاں سے کیسے اور کہاں گئی۔"اس نے آخری جملہ خضر پر نظریں جمائے کہا تھا جیسے وہ بچ نہیں پائے گا اپنی اس گستاخی پر۔

"خیر تم سب بحث نہ کرو۔بدر تمہارے بابا کو آجانے دو۔ہو سکتا ہے تب تک خدیجہ کا بھی کچھ پتا چل جائے اس طرح پولیس نہ جاؤ لڑکی کی ذات ہے بدنامی ہی ہو گی۔۔۔"معاملے کی نزاکت پرکھتے ہوئے ممتاز بیگم آگے بڑھیں اور بہن کا ہاتھ تھامے بدر سے کہنے لگیں۔تمام اختلافات ایک طرف اور گھر کا امن ایک طرف تھا انکے لئے۔

"مگر صرف ڈیڈ کے آجانے تک انتظار کریں گے امی ہو سکتا ہے اسے کسی نے اغواء کر لیا ہو یا پھر۔۔۔بس اللہ رحم کرے۔"بدر نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا دل تو اسکا بھی اندر تک ڈر گیا تھا۔بچپن سے وہ یہیں اپنی ماں کے ساتھ رہی ہے۔چھوٹے سے بڑا ہوتا دیکھا ہے اسے وہ انکی بہنوں کی طرح تھی آفندی ہاؤس کی ہی بیٹی تھی۔سب کیسے نہ پریشان ہوتے۔خضر خالہ کو دیکھا تو انہوں اسے اشارے سے جانے کا کہا جس پر وہ جس طرح آیا تھا اس ہی طرح واپس چلا گیا۔

حرم نے سر ہلایا اور زاہرہ آپا کے پاس بیٹھ گئی جو نیم بیہوشی کی حالت میں تھیں۔

"دیکھیں بھابھی لگتا ہے بی پی لو ہو گیا ہے۔"

"ہاں تم بیٹھو ذرا اور میں کچن سے بوسٹر بنا کے لاتی ہوں۔" حرم کچن میں چلی گئی۔بدر بھی باہر کو نکلا گیا ہو سکتا ہے وہ کہیں سے آملے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

~______________

وہ رات گئے تو بیڈ کے کنارے لگی بیٹھی رہی تھی۔ نیند تو اسکو آتی بھی نہیں پہلی بات تو یہ کہ وہ اکیلے کمرے میں تھی اور دوسرا وہ اغواہ ہو چکی تھی یعنی گھر سے دور جس کا احساس پچھلی رات سرمد اسے اچھے سے کروا گیا تھا۔ ابھی بھی وہ بیٹھی ہوئی اونگ ہی رہی تھی۔ دوپٹہ سر پر نماز کی طرح لپیٹا ہوا تھا یعنی وہ کچھ پڑھتے پڑھتے ہی گنودگی میں چل دی۔

دروازے کے باہر سرمد آہستہ سے آکر کھڑا ہوا۔ اسکے بال نم سے تھے اور سیاہ قمیض شلوار سلوٹ و گرد سے پاک تھا۔ وہ تازہ دم لگ رہا تھا۔ غالباً ناشتہ بھی کر رکھا ہو گا یا نہیں ؟

خیر اس نے اس ہی بلی کی چال چلتے دروازہ کھولا دروازے کے کھلنے سے آواز نہ نکلتی تھی۔ وہ اندر آیا تو بند دروازے کے آگے پردہ گرا لیا۔

اسے کچھ سمجھ نہ آیا کہ کس طرح پکارے کافی دیر تو یہی سوچنے میں نکل گیا۔ کیونکہ نام تو اسے خدیجہ کا یاد ہی نہ تھا ۔"اٹھو۔" بڑی مشکلوں سے اسے پکارا مگر وہ یونہی سر کو بیڈ سے ٹکائے سوتی رہی۔ یقیناً وہ نیند میں جا چکی تھی۔ کمرہ اے سی چلنے کے باعث ٹھنڈا بھی تھا ماربل کا فرش یقیناً اس وقت برف ہو رہا ہو گا اور وہیں لیٹی ہوئی اس معصوم پر اس وقت سرمد کو بہت رحم آیا۔ اس نے آگے بڑھ کر زور سے کھڑکی کھولی کہ شاید وہ اس کی آواز سے اٹھ جائے مگر بے سود۔ کھڑکی سے آتی دھوپ اس کے دوپٹہ کو چمکانے لگی مگر وہ ہلی تک نہیں۔

"اُف اب کیسے اٹھاؤں۔" اس نے سانس بھری اور سر یونہی دائیں جانب کیا تو نظر ٹیبل پر رکھی پازیب پر گئی۔ اس نے کچھ سوچتے ہوئے وہ اٹھائی تو ہلکی سی چھنکار خاموش کمرے میں ہلچل کر گئی۔ پھر خدیجہ کے پاس بیٹھتے وہ ہاتھ

Posted On Kitab Nagri

کو اسکے کانوں کے قریب لے کے گیا جو دوپٹہ میں چھپے ہوئے تھے۔ جبکہ گھٹنہ جو فرش پر ٹکایا تو وہ واضح طور پر ماربل کی ٹھنڈک محسوس کر رہا تھا۔ تب ہی ایک زور کی چھنکار کمرے میں گونجی۔

"ہاں ہاں اٹھ جاؤ۔۔" اسکی بند آنکھوں میں اور سوجے سے چہرے پر بیداری کی علامت چھلکی۔ ایک بار پازیب کے گھنگروؤں نے آواز بکھیری۔ دوسری، تیسری اور چوتھی بار اس نے آنکھیں کھول ہی لیں۔ آہستہ آہستہ بیدار ہونے پر اسکے سامنے منظر صاف ہوا اور ہوش میں آتی وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"شکر ہے اٹھ گئیں۔" سرمد کو اس سے یہی توقع تھی وہ بولتے ہوئے اٹھا جس پر وہ ایک قدم دور ہوئی "ویسے کیا اس بیڈ پر واقع کانٹے لگے ہیں؟" سرمد نے بیڈ کی جانب اشارہ کیا تو وہ اپنی خفت دور کرنے کے لئے انگلیاں مڑوڑنے لگی۔

"انگلیوں کو بعد میں توڑ لینا ابھی یہاں بیٹھ جاؤ۔ کہو تو پہلے ناشتہ منگوا دیتا ہوں لیکن اسکے بعد حرم کو کال ملانی ہے تم نے۔" وہ بیڈ کے کنارے پر بیٹھا اور ہاتھ میں پکڑی پازیب تکیہ کے پاس اچھال دیں۔

"میں میں کوئی مہمان۔۔ بن کر کوئی آئی ہوں جو۔۔" اسکا جملہ ادھورا رہ گیا سرمد نے نگاہ اٹھا کر اس طرح اسے دیکھا۔

"ایک تو تم یہ جو فوراً بزدلوں والی ڈرپوک حرکت کرتی ہو نہ۔ مجھے بہت چڑ ہوتی ہے پلیز ڈرنا بند کرو کھا نہیں جاؤں گا میں اور اتنا ہی تمہیں کھانے شوق ہوتا تو رات کو یہ کام آرام سے کیا جا سکتا تھا۔" اس نے تنک کر بولا سرمد کو یہ بزدلی اور ڈرپوک ہونا بالکل نہ پسند تھا۔

"مجھے گھر جانا ہے۔" پھر وہی رات والی رٹ شروع کرتے وہ اسے کھڑا ہونے پر مجبور کر گئی۔ سرمد نے اسکا ہاتھ پکڑا اور غصے سے بیڈ پر بٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

"خبر دار جو ایک بات کی رٹ لگائی۔۔ناشتہ آرہاہے ناشتہ کرو۔ظالم انسان نہیں ہوں میں۔بیوقوف"اس نے بولتے ہوئے ایک بٹن دبایا جس پر باہر سے ہلکی سی آواز آتی سنائی دی اور پھر ایک ملازم ٹرے سجائے اندر آیا۔

ملازم ٹرے سامنے رکھ کر گیا تو اس نے بغور ٹرے میں رکھے ناشتے کو دیکھا گویا اوپر سے کسی نے زہر نہ چھڑک دیا ہو۔سرمد نے افسوس سے سر اسے دیکھا۔

"ایک الفاظ منہ سے نہ نکلے کوئی زہر نہیں ملایا اس میں کھالو جلدی۔میں واپس آؤں تو تمہارا ناشتہ ہو جانا چاہئیے۔سمجھ آئی۔"اسکی اتنے سخت لہجے پر وہ تیزی سے ہلا گئی آواز تو نکلنے سے پہلے ہی دب گئی تھی۔سرمد دروازے تک جاکہ رکا اور اسکو دیکھا جس نے اب تک سینڈوچ صرف پکڑا تھا۔

"ڈرپوک لڑکی۔"دل میں اسے لقب نوازتا وہ باہر نکلا تو خدیجہ نے بھی سکھ کا سانس لیا۔

"اونہہ کہتے ہیں ظالم نہیں ہیں شکل سے نہیں لگتے تو کیا ہوا۔۔اور بھلا اغواء ہونے کے بعد ناشتہ کون کرتا ہے۔۔"اس نے سینڈوچ کو منہ بسورے دیکھا۔۔

"تم کروگی نہ ناشتہ چلو اب آواز نہ آئے فون بھی کرنا ہے۔"اسکے تو وہم وگماں میں بھی نہیں تھا کہ سرمد دروازے کے پار ہی کھڑا ہوگا۔آنکھیں خود سے پھیلائے ایک نظر دروازے کو دیکھا اور پھر جلدی سے کھانے لگی۔اب حلق سے تو اتارنا ہی تھا۔سرمد جو باہر سے دیکھ رہا تھا دھیرے سے مسکرادیا۔

"ڈرپوک لڑکی۔"۔۔۔

~

"زارا!نور نے ناشتہ کرلیا نہ بھابھی پوچھ رہی تھیں۔"سارا کمرے میں آتی ہوئی کہنے لگی۔سامنے ہی بیڈ پر نور پیر پھیلائے بیٹھی تھی جبکہ زارا اسکے برابر میں بیٹھی ٹرے سائڈ ٹیبل پر رکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دراصل حرم باہر زاہرہ آپا کے پاس ہی تھی۔اسلیئے نور کا ناشتہ اس نے کمرے میں بھجوادیا تھا کہ زارا کروادے گی۔ وہ کل رات سے ہی اس کے ساتھ یکدم ٹھیک تعلق رکھتے ہوئی تھی۔پہلے جیسی بات اب نہ تھی۔شاید معاملہ کی نزاکت ہی یہی تھی کہ وہ اختلاف بھول جائے ویسے بھی ان دونوں کی کبھی روبرو کوئی لڑائی بحث نہ ہوئی ہے۔ سب ذہنوں میں بھرے گئے برائیاں ہی ہیں۔

"ہاں اور بہت اچھے سے کیا ہے۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا سارا بھی اب ان دونوں کے سامنے آبیٹھی۔

"مماڈیدو کا ہیں اپیاہ۔۔"وہ اپیا (سارا کو دیا ہوا نام) کو ذرا کھینچ کر لمبا کر کے بولتی تھی۔

"ڈیڈو گئے ہیں کام سے اور آپ کی مما زاہرہ آپا کے پاس ہیں انکی طبیعت خراب ہے نہ۔"اس نے نور کے بال سہی کرتے ہوئے کہا جس پر نونو نے چونک کر منہ کھولا۔

"آہ تو کا انیں بی ڈاکٹر کے پاش لے گئے۔۔"اس نے آنکھیں بڑی کرتے کہا جیسے بہت ہی چونکنے والی بات ہو۔ سارا نے ہنسی دبائی۔

"نہیں بھئی نونو کی مما ہیں نہ وہ ڈاکٹر سے کم کوئی ہیں۔"اس نے زارا کو دیکھتے ہوئے کہا جس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے تھے۔سارا نے سکھ کا سانس لیا اسے بولنے بعد ڈر لاحق ہوا تھا کہ کہیں سارا نے مائینڈ نہ کر لیا ہو۔

"اپیا پیاہ۔۔"اس نے تیزی سے سارا کو اپنی طرف توجہ دلائی۔

"جی جی اپیا کی جان بولو۔"

"ڈاکٹرا گجیشن لاتے ہیں ناں؟"اس کی بات پر وہ دونوں ایک ساتھ ہنسیں۔اسے لگا نجانے کیا کہنے کی بے تابی ہوئی ہے نور کو۔

"ہاہاہاہاں بھئی تمہارا 'اگجیشن' لگاتے ہیں ڈاکٹر۔"زارا نے اسکے ٹوٹے لفظ کو زور دے کر دھرایا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا بس اب آپ یہ باتیں چھوڑو نہیں تو اپیا کی نور کو بھی کہیں ڈاکٹر انجیکشن نہ لگا دے۔۔۔" سارا نے سر کو ہلاتے کہا۔

"تیوں۔۔۔ ایشے کیسے نونو تو دیڈو پاش بھاگ جائی گی۔" اس نے سارا کی بات پر بھنویں سمیٹیں اور اور پھر انہیں اچکاتے ہوئے کہا۔ جیسے کہہ رہی ہو نور تو بھاگ جائے گی بچو۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"بہت سمارٹ ہوتی جا رہی ہے نو نو تو ہاں بھئی۔" زارا کی تعریف پر اسنے ہمیشہ کی طرح معصومانہ منہ بنائے مسکراہٹ اچھالی۔ گٹھنے کا درد وہ اب بھول چکی تھی۔ صرف چلنے کے وقت درد ہو رہا تھا اسلئے اس ان لوگوں نے اسے باتوں میں گھیرے رکھا۔اور خود اس کی سنگت سے لطف اندوز ہوتی رہیں۔

~

قریباً دن کے بارہ بجنے کو تھے جب سعید آفندی صاحب حمزہ کے ہمراہ گھر میں داخل ہوئے۔ گھر کے لاؤنج میں جابجا خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ حرم کے بوسٹر سے زاہرہ آپا اب اپنے ہوش میں تھیں۔ مگر صوفے سے اٹھنے کی ہمت انکے پیروں نے اب تک نہ دی تھی۔ بدر سعید صاحب کے ساتھ سامنے صوفے پر بیٹھا سب کچھ بیان کر رہا تھا۔اور انکے برابر میں ہی ممتاز بیگم بیٹھی تھیں۔۔ سانیہ اور حمزہ دونوں صوفوں کے بیچ میں کھڑے کبھی ادھر دیکھتے تو کبھی اُدھر۔

"ہمم اگر اب تک اغواء کاروں کا فون بھی نہیں آیا ہے تو دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ پولیس ٹیشن ہی ایک آخری حل ہے۔" سعید صاحب نے گہری سوچ میں ڈوبی آواز کے ساتھ کہا۔

"بدر تم نے بتایا نہیں خضر کیا کہہ رہا تھا۔" سلمہ بیگم نے اب بھی چپ ہونے کی نہیں ٹھانی۔ انکی بات پر سعید صاحب نے بدر کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"خضر نمونے نے بھی کچھ کیا ہے کیا؟" حمزہ نے سانیہ کے کان میں سرگوشی کی۔ جس پر اس نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

"خود تو پوری کہانی ایسے سن رہی ہو جیسے تم تھیں ہی نہیں۔" اسکی دوبارہ آواز پر سانیہ نے گھوری سے نوازا۔

"چپ ہو جاؤ بڑے بات کر رہے ہیں۔" حمزہ نے بہن کو منہ بنائے دیکھا اور پھر واپس باپ کی جانب متوجہ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ نہیں اسکو وہم ہوا تھا ڈیڈ۔" بدر نے بات بنائی۔

"بتاؤ مجھے کیا کہا تھا۔" حرم نے سانس بھری اور بدر کو اشارہ کیا کہ بول دے۔

"اسکا کہنا ہے کہ کل رات اس نے کسی کو جاتے ہوئے دیکھا مطلب یہ کہ اسکے مطابق خدیجہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی۔ مگر۔۔۔"

"اسلام و علیکم۔۔" وہ آگے کچھ اور کہتا جب دروازے سے ایک بھاری آواز ابھری۔ سب نے یک جا ہوتے دیکھا تو پہلے تو اچھنبے سے سرمد کو اندر آتے دیکھا لیکن پھر۔۔۔

"خدیجہ۔۔" حرم نے زور سے پکارا۔ وہ سرمد کے بالکل پیچھے کھڑی تھی۔ سب شاکڈ کے عالم میں تھے۔

"سچ نکلی نہ میرے بیٹے کی بات۔۔" حرم کو آگے بڑھتے ہوئے سلمہ بیگم کی آواز پیچھے سے سنائی دی تھی جسے اس نے نظرانداز کر دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سرمد بلوچ! یہاں" سعید صاحب نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ جبکہ حرم سب کچھ بھلائے سیدھی خدیجہ کے پاس گئی جو گم سم سی کھڑی ہوئی اب بھی سرمد کی پشت کو گھور رہی تھی۔

"تم ٹھیک ہو نہ۔ کہاں چلی گئیں تھیں۔۔" اس نے خدیجہ کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو وہ اسکے گلے لگ گئی۔ بے آواز آنسوؤں کی بوچھاڑ ہونے لگی۔

"اچھا چلو پہلے بیٹھو ساری باتیں بعد میں۔" ایک نظر سرمد کی طرف ڈالتی وہ اسے زاہرہ آپا کے پاس لے گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اماں-۔"اس نے ماں کو پکارا جو سر ہاتھوں میں دیئے بیٹھی تھیں۔انہوں نے اوپر نہ دیکھا۔خدیجہ کی ہچکی بند گئی ۔حرم نے اسے چپ ہو کر بیٹھنے کو کہا۔۔

"سب ٹھیک ہے۔انکی طبیعت نہیں ٹھیک تم بیٹھو۔"اس نے فلوقت اسے وہیں بٹھایا اور اب سب کی طرح اسکی توجہ بھی سرمد کی جانب تھی۔جواب تک پر سوچ نگاہیں لئے ادھر ہی دیکھ رہا تھا۔

"مجھے افسوس کے ساتھ ساتھ بہت ہی حیرانی بھی ہے کہ آپ کے گھر میں یہ واقع ہوا۔"اسنے اب ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملایا اور نظریں سعید صاحب کی جانب کیں۔حمزہ بدر کے ساتھ آکر کھڑا ہو گیا تھا اور نے سانیہ خدیجہ کی جانب رُخ کیا۔

"پہلے یہ بتاو وہ تمہارے پاس کیا کر رہی ہے؟"بدر نے وہیں کھڑے کھڑے پوچھا۔اسکے لہجے میں کوئی نرمی نہ تھی۔اور یہ بہت ہی نہ مناسب چیز تھی جو سب نے نوٹ کری کیونکہ سرمد سے توانکے بزنس کی وجہ سے کافی اچھے تعلقات ہیں۔

"میرے پاس کچھ نہیں کر رہی تھی۔سوال یہ ہے کہ اِس گھر سے وہ غائب کیسے ہوئی۔"

"آپ پہیلیاں کیوں بجھا رہے ہیں۔صاف صاف بتائیے خدیجہ آپ کو کیسے ملی اور کہاں؟"حرم نے آہستگی سے کہا ۔سرمد کی آنکھوں میں یونہی چمک ابھری گہری مونچھوں تلے لب ہلکے سے تلخ مسکراہٹ چھوا کہ سنجیدہ ہو گئے۔

"اوہ تو خدیجہ نام ہے۔اسے اغواء کر لیا گیا تھا۔میرے کچھ تعلقات ہیں انکے نیچے اس ہی طرح کے کیسز حل ہوتے ہیں۔بس یہ کہو کہ اتفاق ایسا ہوا کہ وہ مجھے مل گئی۔اور میں نے شناسا چہرہ دیکھ اسے وہاں نہیں چھوڑا۔ورنہ سیدھا پولیس کیس بن رہا ہے۔۔"سرمد کے آخری جملے پر بدر لب بھینچ کر رہ گیا۔پھر سرمد سعید صاحب کو لیتے ذرا کنارے ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"دیکھیں میں پتا کرواچکا ہوں کہ کس نے اغواء کروایا تھا۔ ہمارے کچھ دشمن ہی ہیں جنہوں نے یہ کام کیا۔"

"کیا مطلب کون کون ہیں ؟"سعید صاحب نے ایک نظر پاس میں ڈالی جہاں سب انہیں تفشیشی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"سعید صاحب معاملے کی سنگینی یہی کہتی ہے کہ فلحال اسے یہیں دفن کردیں۔اور رہی بات آپ کے ڈر کی کہ پھر ایسا کچھ نہ ہو جائے تواسکی فکر آپ نہ کریں۔"اس نے انکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"فکر کیسے نہ کروں شادی کا گھر ہے۔اور یہ سب کسی کو پتا چل گیاتوالگ تماشہ لگے گا۔کہ سعید آفندی کے گھر میں یہ کیسے ہوگیا؟سب باتیں بنائیں گے۔"اور یہی سچ تھا۔یہ خبر اگر ذرا سی بھی باہر جاتی توسب سے پہلے توشہر کے مشہوراخباروں کے فرنٹ کور کی زینت بن جاتی۔اور پھر وہ جو باہر اپنا کاروبار پھیلانے کے لئے اقدام کررہے تھے یہ خبر آڑے آجاتی۔سرمد نے سمجھتے ہوئے سرہلایا۔

"میں یہی سب سوچ کر آپ کو کہہ رہاہوں۔پولیس کے پاس نہ جائیں ویسے بھی خدیجہ توگھر آہی گئی ہے۔اس معاملے کی مزید تہہ تک ہم آپ کی بیٹی کی شادی کے بعد جائیں گے۔"انکے ہاتھ پرہاتھ رکھتے وہ اپنا منصوبہ کامیاب کررہا تھا۔سعید صاحب نے سر اثبات میں ہلایا۔ان کا دماغ بھی یہی کہہ رہا تھا۔

"اورہاں شادی تک ساری سیکیورٹی کی ذمہ داری میری ہے آپ فکر نہ کریں۔۔شہر میں سب ہی جانتے ہیں۔ ہماری سروسز کے بارے میں۔"اب انہوں نے قدم بڑھایا تھااور وہ لوگ واپس صوفوں کی جانب بڑھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں تم نے تو میرے منہ کی بات چھین لی۔میں یہی کہنے والا تھا۔۔شکریہ سرمد۔۔"اس کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کرتے وہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھے جبکہ سب کی سوالیہ نگاہیں خود پر مرکوز پا کر وہ سانس بھر کر دیکھنے لگے۔۔"شکریہ کی بات نہیں۔"

"ڈیڈ کچھ بتائیں گے کیا۔۔"بدر آگے بھی بولتا مگر انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔۔

"بتادوں گا۔۔حرم بیٹا انہیں اندر لے جاؤ۔۔اور کچھ۔۔"آخر میں انہوں نے سرمد کی مہمان نوازی کی جانب اشارہ کیا تھا جس پر وہ سر ہلاتی چل دی۔۔زاہرہ آپا آٹھ کے چلی گئیں سلمہ بیگم ممتاز بیگم کے ساتھ پہلے ہی جا چکی تھیں جب وہ لوگ بات کر رہے تھے۔اب سامنے خدیجہ تھی جس کی ماں کے پاس جانے کی ہمت نہ ہو رہی تھی۔ سرمد نے ایک نظر دیکھا وہ صوفے کو مضبوطی سے تھامے اپنی فرسٹریشن اتار رہی تھی۔

"خیر میں چلتا ہوں پھر۔۔"وہ بیٹھے بغیر ہی جانے کا کہنے لگا۔۔بدر اب حمزہ کے ساتھ بیٹھ گیا وہ یہاں سے تب ہی جائے گا جب بات معلوم ہو جائے گی۔

"ارے رک جاؤ کھانا کھا کر جانا۔تم نہ ہوتے تو نجانے ہماری بچی کیسے ملتی۔۔"سعید صاحب کی بات پر خدیجہ نے نظریں اوپر اٹھائیں تو بقول اس کے سرمد جیسے ظالم شخص سے جا ملیں۔'ڈرپوک لڑکی'

"نہیں نہیں مجھے کچھ ضروری کام ہے۔۔پھر کبھی سہی۔۔"

"اچھا پھر رات کی تقریب میں میں تو شرکت کر ہی لینا منع نہ کرنا میں تمہیں پہلے ہی انوائیٹ کر چکا ہوں اچھا۔۔" انہوں نے اس طرح کہا کہ وہ ہلکا سا ہنس دیا۔

"چلیں ٹھیک ہے۔۔اوکے پھر چلتا ہوں۔"سرمد آگے بڑھا اور مسکراتے ہوئے حمزہ اور بدر سے مصافحہ کیا۔پھر سعید صاحب سے ملتے ہوئے وہ نکلتے گیا۔آنکھوں پر کالا چشمہ ٹکائے وہ گھر سے باہر نکلا تو چہرے پر مزین مسکراہٹ

Posted On Kitab Nagri

تھی۔ تیز سورج کی روشنی چشمے سے ٹکراتے ہوئے بکھر رہی تھی۔ وہ باہر تک آیا تو ایک گارڈ نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور سر کو خم دیئے اسکے بیٹھنے کے بعد بند کر دیا۔

"آہ اسے کہتے ہیں ایک تیر سے دو نشانے۔ ہر طرف سے فایدہ میرا ہی ہو گا. اب دیکھتا ہوں جاوید صدیقی بیٹی کو کیسے چھپاتے ہیں مجھ سے۔ ان کے تو خود کے تعلقات استوار نہ ہوئے اب تک۔" چلتی گاڑی سے باہر کا نظارہ دیکھتے وہ دل ہی دل میں کہہ رہا تھا۔۔ گاڑی سیدھے روڈ پر چل رہی تھی اسلئے کوئی جھٹکے نہ لگ رہے تھے۔

"ڈرپوک دنیا کے ڈرپوک لوگ۔۔" اب وہ سر پیچھے سیٹ سے لگا گیا۔۔۔ جب صبح خضر اسکے پاس اپنا کارنامہ بتانے آیا تبھی وہ اس پر چڑھ گیا۔۔ اور کسی طوفان کی طرح خضر پر دیر تلک برسا۔۔ اس نے تو بہت مزاحمت کی مگر بچ نہ سکا۔۔ پولیس کو اگر اطلاع ہو بھی جاتی تو وہ سرمد کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھی مگر پھر اسے خیال آیا کہ خدیجہ کے لئے مسئلہ ہو جائے گا ویسے بھی اسکی اس ڈرپوک لڑکی سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ پھر اس نے خدیجہ کو بھی اعتماد میں لیتے ہوئے یہی کہنے کا کہا کہ وہ گھر پر کسی کو کچھ نہ بتائے۔۔

"میری اس لڑکی سے کوئی دشمنی نہ تھی تب ہی یہ کیا۔۔۔ اسی لئے میں نے اسے معاملے سے دور کر دیا۔۔" وہ آنکھیں بند کئے اب خود سے باتیں کر رہا تھا۔ اسکی عادت تھی کچھ بھی کر گزرنے کے بعد خود سے وضاحتیں کرنا

۔

'اور حرم سے کون سی دشمنی ہے؟ اس سے تو محبت تھی ناں' اب یہ اسکا ضمیر تھا جو اندر سے اسے پکارنے لگے تھا۔ انسان کا ضمیر اسے ہمیشہ سب سے پہلے آکر جھنجھوڑ دیتا ہے۔ کچھ بھی غلط کرنے سے پہلے ضمیر ملامت کرتا ہے۔

اب یہ انسان پر ہے کہ وہ اس آواز کو سنتا بھی ہے یا نہیں۔

یہاں سرمد نے وہ آواز بخوبی سن لی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں تھی مگر اب نہیں کرتا۔۔اور اس کے بھائی نے جو میرے بھائی کو مار کر کیا۔"

'لیکن بعد میں سب واضح تھا کہ ان دونوں کی لڑائی ہوئی تھی اور پھر اگر تمہارا بھائی نہیں بچا تو حرم کا کون سازندہ ہے۔۔؟'اب کی بار وہ آنکھیں کھول کر سیدھا ہو گیا گاڑی کے شیشے چڑھے ہوئے تھے اس نے تیزی سے کھولے جیسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہو۔۔

'یوں بھاگنے سے کچھ نہیں ہو گا۔تم صرف ضد لگائے بیٹھے جیسے چھوٹے بچے ضد کرتے ہیں بالکل ویسے ہی۔حرم کا معاملہ تو کب کا ختم ہو چکا تھا نہ۔تم بھول چکے تھے نہ سب۔۔'اس نے ایک لمبی سانس لی اور سنہری آنکھیں زور سے بند کیں۔۔

'نہیں سرمد اسکی باتوں پر دھیان نہ دو۔بدلہ بدلہ ہوتا ہے اور بدلہ لینے کا جب بھی موقع ملے وہ لے لیا جاتا ہے۔'یہ وہ آواز ہے جو ہمیشہ دائیں جانب سے آتی ہے۔انسان کے اندر پلتے ہوئے شیطان کی آواز۔جو ہمیشہ بھڑکاتا ہے۔۔

"ہاں میں۔۔۔میں اب وہی کروں گا جو مجھے بہت پہلے کر لینا چاہیئے تھا۔۔۔"اور یہاں اس پر شیطان حاوی ہو گیا۔اندر کہیں چھپا ہوا شیطان دھیمے سے مسکرایا شاہد اسے یہ اپنی جیت نظر آتی تھی۔۔

'سرمد بلوچ تم اپنے ضمیر کو نہیں مار سکتے۔۔حرم کا کوئی قصور نہیں۔۔'وہ اب جیب میں سے فون نکال رہا تھا۔سانس بھرتے وہ ساری سوچیں سب آوازیں نظر انداز کر رہا تھا۔

'تم پچھتاؤ گے۔یہ مت کرو اب بھی وقت ہے۔بھائی کا کوئی بدلہ نہیں ہے۔وہ دونوں اپنے اپنے بدلوں کے ساتھ مر چکے ہیں۔۔'اسکے ہاتھ اب بلوٹوتھ فون سے کنیکٹ کر رہے تھے۔گاڑی کے شیشے واپس اونچے کر دیئے گئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

'سرمد اس کا کوئی قصور نہیں۔ تم اسے بھلا چکے تھے۔اس کی ایک بچی۔۔۔'ضمیر کی ملامت بھری آواز کان میں لگے آلہ سے نکلتے شور کے آگے دب گئیں۔۔دور کہیں شیطان بیٹھا اپنی جیت پر مسکراتا رہا۔۔

~________

سعید آفندی صاحب نے بدر اور باقی سارے گھر والوں کو یک جا کر کے آگاہ کر دیا تھا کہ۔۔۔

"سانیہ کی شادی تک اس معاملے کو ہوا نہ دو۔۔جو ہونا تھا ہو گیا۔اب شادی ختم ہو جانے کے بعد دیکھیں گے۔ خدیجہ کو ویسے بھی کچھ نہیں یاد تو اس سے اور زاہرہ سے بھی اب اس قسم کی کوئی بات نہیں ہونی چاہئیے۔۔اب سب کھانا کھاؤ اور پھر کچھ دیر آرام کر کے تیاری کریں۔۔"

یہ بات انہوں نے کھانے سے پہلے کی تھی جس پر سب نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔

اب ساڑھے چار بجے کا وقت تھا جب بدر کمرے میں آیا۔وہ باہر کے انتظامات دیکھ کر ہی آرہا تھا جو مکمل ہونے کے در پر تھے۔۔۔

نور ہاتھ میں ٹیب پکڑے بیڈ پر پیر پھیلائے بیٹھی ہوئی تھی جبکہ اس کے آگے کچھ نور کے ڈریسز اور کچھ حرم کے جوڑے پھیلے ہوئے جبکہ حرم ایک مہندی رنگ کا گوٹے کے کام والا جوڑا ہاتھ میں تھامی ہوئی تھی۔پھر نظر بدر کی جانب گھومی تو اس نے ہاتھ نیچے کیا اور بیڈ تلک آئی۔۔

"یہ سب دیکھ کر مجھے پتا ہے کیا لگ رہا ہے؟"بدر ایک جوڑا سائڈ کر کے نور کے برابر میں بیٹھا۔۔جبکہ حرم نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔۔

"کیا لگ رہا ہے تمہیں؟"اس نے ہاتھ میں پکڑا جوڑا بیڈ پر ڈالا اور کمر پر پھیلے بال دونوں ہاتھوں سے اٹھائے لپیٹنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے یہ لگ رہا ہے جیسے فنکشن پر صرف تم دو جاؤ گی۔۔ نہیں مطلب میرے کپڑے کہاں ہیں۔" بدر کی بات پر نور نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔

"ڈیڈو آپ کا دریس واں ہے۔" نور نے سب سے پہلے بتانا فرض سمجھا۔۔اسکے ہاتھ کا اشارہ دیکھتے وہ ہنسی چھپا گیا ۔۔

"نہیں مطلب نونو اور اسکی مما کے اتنے کپڑے اور ڈیڈو کا صرف ایک۔۔" اسکی بات اب نور نے ہاتھ میں کیا ٹیبل سائڈ میں رکھ دیا اور سوچتے ہوئے پہلے ماں کو دیکھا جو اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے کہہ رہی

"نور اب تم ہی بتاؤ اپنے ڈیڈو کو۔"۔۔۔

"اف او ڈیڈو۔۔۔" نور نے نزاکت سے منہ بنائے سر پر ہاتھ مارا جس کی توقع حرم کو پہلے سے ہی تھی جب ہی وہ ہنس پڑی۔۔بدر نے بے اختیار نظر اسکی جانب گھمائی۔۔ جس کے ہنستے ہوئے ہاتھ نیچے آنے سے بال واپس لہرا گئے۔۔

"ام بھی تو اونلی ون دریس ویئر کرے گیں ناں۔" ایک طرف سے لب پھیلائے وہ بھنویں سکیڑے بدر کو کہہ رہی تھی۔ حرم نے اپنی جانب دیکھتے پایا تو ہنسی مسکراہٹ میں بدل گئی۔اور نجانے کیوں نگاہیں نیچے بیڈ پر کر لیں۔ بدر دھیمے سے مسکرایا اور نور کے بوسہ دیا۔

"ڈیڈو پرنسس کو تنگ کر رہے تھے۔ایسے منہ نہ بناؤ۔۔" نور نے خاموش کمرے میں کھلکھلاہٹ بکھیری۔۔

"ویسے آج تو بدر کی جان نے سب کو چونکا دینا ہے اس ڈریس میں۔۔" وہ نور کی جانب دیکھتے ہوئے حرم کا مہندی رنگ والا جوڑا اٹھائے کہہ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو مما کا دریس ہے دیڈو۔۔"نور نے اپنا ڈریس آگے کرتے ہوئے کہا جس پر بدر نے ایک نظر حرم کو دیکھا جو اسکی چھپی ہوئی بات سمجھ چکی تھی۔

"ہاں یہ رہا نور کا ڈیڈو بھی نہ کچھ بھی کر دیتے ہیں"نور کے ہاتھ سے فراک لیتے اس نے نور کو ہنساتے ہوئے کہا۔۔

"آہ ٹھیک ہے پھر نور ڈیڈو کے پاس بیٹھو میں ذرا یہ پریس کر لوں۔"اس نے تیزی سے وہ جوڑا اٹھایا اور ساتھ والے ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔پیچھے سے بدر نجانے کب تک یونہی مسکراتا رہا۔۔

"بدر کی جانم۔۔"محبت کا اثر کبھی زائل نہیں جاتا۔۔

وقت تھا کوئی رات کے گیارہ بجے کا جب وہ لوگ مہندی کے فنکشن سے لوٹ رہے تھے۔سب خوش تھے گھر کی رونق دوبالا ہوگئی تھی۔مہندی میں چونکہ دلہن تو جاتی نہیں اسلئے سانیہ کے پاس خدیجہ اور زاہرہ آپا تو گھر پر تھیں ہی۔ویسے بھی انکی طبیعت اب ہی سنبھلی تھی تو وہ گھر ہی رک گئیں۔

"جی جی امی۔۔ہاں میں نے سب چیزیں رکھوادی تھیں فکر نہ کریں۔"بدر لاونج میں کھڑا ممتاز بیگم سے بات کر رہا تھا جنہوں ریشمی کامدار جوڑا پہن رکھا تھا۔۔وہ لوگ بس ابھی ابھی ہی گھر میں داخل ہوئے تھے۔سانیہ جو اوپر کھڑی سب کی راہ تک رہی تھی۔ان سب کو آتا دیکھ کمرے میں بھاگی۔زارا اور سارا نے ایک دوسرے کو دیکھ ہنسی دبائی وہ دونوں اسے دیکھ چکی تھیں۔اور اب اوپر چل دیں۔

Posted On Kitab Nagri

"بس کرو برخوردار صبح بہت کام ہیں جا کر سو جاؤ۔۔"سعید صاحب نے اندر آتے ہوئے حمزہ کو ٹوکا۔جو نور کو گود میں چڑھائے سیلفی لیتے نہ تھک رہا تھا۔حرم بھی ہاتھ جھاڑتی کچن سے نکلی وہ کچھ تھال وغیرہ رکھنے گئی تھی۔۔

"نو دیڈو کے دیڈی۔بڈی اول نو نو سیفی لے رے ہیں۔۔(نو ڈیڈو کے ڈیڈی۔بڈی اور نو نو سیلفی لے رہے ہیں)

"نور نے آنکھیں بڑی کرتے ہوئے ہاتھ سے روکا۔۔جیسے وہ اسے بڈی کی گود سے ہی اتار دیں گے۔

"ڈیڈ نور نے بھی کہہ دیا اب تو لینے دیں۔وہاں تو فنکشن ہی لڑکیوں کا تھا عجیب مطلب ہمیں کیا سیٹ پر چپکانے کے لئے بلایا گیا تھا۔یا پھر ڈھیٹوں کی طرح سب کو دیکھنے کے لئے۔۔اور سب اندر جا کی ایسے شور مچا رہے تھے جیسے "اس نے تیزی سے اندر دبی بات نکال دی۔سعید صاحب نے سر افسوس سے ہلایا۔۔

"اچھا بس بھی کرو اب چلو اندر۔۔"

"کیا ڈیڈ نہیں بلکہ ایک کام کریں آپ بھی آجائیں۔۔"اس نے منہ بناتے ہوئے ان کا ہاتھ پکڑا۔نور نے بھی پہلے حمزہ کو دیکھا جس کے پاس سے اٹھتی خوشبو واقع بہت تیز تھی مگر اب تو اسکو عادت سی ہو گئی تھی۔۔

"ئیش دیڈو کے ڈیڈی۔۔کم آن "حمزہ کو دیکھتے ہوئے وہ بھی اب سعید صاحب کا وہی ہاتھ پکڑے بلانے لگی۔۔جبکہ دونوں کا التجائی چہرہ دیکھ سعید صاحب نے ہنسی روکی تھی۔اسکی آواز پر اب ممتاز بیگم اور بدر بھی یہیں دیکھ رہے تھے۔

"آج کل کے بچے بھی بس۔چلو لو سیلفی "اسکے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے انہوں نے ہاتھ میں پکڑے فون کی جانب نگاہ کی۔۔

"ڈونٹ وری ڈیڈ آپ کے ہی ہیں۔چلو سب یہاں دیکھو۔۔"اس نے بر وقت ہاتھ تھوڑا اور اونچا کیا جبکہ اس کے اِس طرح کہنے پر پیچھے سے آتی حرم نے بھی نگاہ اٹھائی اور یوں ان تمام کی ایک یادگار تصویر بن گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"واؤ کیا ٹائمنگ ہے بھابھی۔ آل اِن وَن فریم" وہ تصویر دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ حرم ہلکا سا مسکرا دی۔ حمزہ نے نور کو گود سے اتارا تو وہ بدر سے آ کے لگ گئی۔ جس پر اس نے گال کھینچتے ہوئے گود میں اٹھا یا جب تک ممتاز بیگم بھی کمرے میں چلی گئیں تھیں۔

"چلو اب سب سونے۔اور صبح وقت پر اٹھ جانا سمجھ آئی۔"سعید صاحب کی آواز پر وہ موبائل میں دیکھتے ہوئے سر ہلا گیا۔ سعید صاحب سانس بھر کے رہ گئے پھر کمرے میں چل دیئے۔

~____________

سارے گھر میں اس وقت خاموشی کا راج تھا۔ قریباً رات کے ایک بجے کا وقت تھا جب حرم کمرے میں ٹرے لئے داخل ہوئی۔ کمرا ابھی خاموش پڑا تھا کیونکہ نور بیڈ پر پورے دن کی تھکی ہوئی الٹی پڑی تھی۔ حرم نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا پھر نیم روشنی کا سہارا لئے صوفوں کے پاس جا کر ٹرے ٹیبل پر رکھی جبکہ کھلی ہوئی کھڑکی سے باہر کھڑا صاف نظر آرہا تھا۔اس نے کچھ سوچتے ہوئے دونوں چائے کے کپ اٹھائے اور ٹیرس تک گئی اب کھلی کھڑکی میں سے بدر کے بالکل ساتھ کھڑی حرم بھی نظر آرہی تھی۔

نیچے جاتے وقت اس نے کسی ملازم سے چائے کا کہا تھا۔ لیکن چونکہ اسے زاہرہ آپا یا حرم کے علاوہ کسی کی چائے پسند نہیں تو وہ خود ہی بنا کر لے آئے۔ اب اتنا تو وہ کر ہی سکتی تھی ناں؟ یا نہیں کر سکتی؟

"تمہاری چائے۔" حرم کی آواز پر وہ چونک کر پلٹا کچھ اِس طرح کے چائے پر ہاتھ لگ جاتا۔

"اوہ سوری۔" اسکے ہاتھ سے چائے کا کپ لیتے ہوئے وہ واپس نظریں آسمان پر ٹکا گیا۔ آسمان جو اِس وقت واقع قابلیت ستائش تھا۔اس نے ایک گھونٹ بھر کے سکون کا سانس لیا۔"مجھے اِس کی واقع ضرورت تھی"۔۔ حرم نے کپ ویسے ہی پکڑے اسے بغور دیکھا۔۔اسکے ماتھے پر بل کے نشان تھے کیا وہ کسی سوچ میں لگتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری چائے ٹھنڈی ہو جائے گی حرم پی لو۔" شاید اسے معلوم تھا کہ وہ اسے ہی دیکھ رہی ہے۔بدر نے دیکھے بغیر ہی کہا مگر اس نے نظریں نہ ہٹائیں۔ایک سیکنڈ دو، تین،چار، پانچ، چھ۔۔۔اس نے اب بھی نظریں نہ ہٹائیں تو بدر نے ایک لمبا سانس کھینچا اور بل آخر اسکی جانب دیکھا۔

اسکا گورے رنگ سا حسین چہرہ آج بھی بدر کو ہر بار کی طرح دل موہ لینے کی حد تک پیارا لگا۔اِن بھوری کانچ سی آنکھوں میں آج کچھ نیا سا تھا۔کیونکہ اسے پہلے والی کھڑوس بیوی اب حرم میں دیکھائی نہ دے رہی تھی۔کیا وہ بدل رہی تھی؟پگھل رہی تھی۔کیا دل پتھر ہو جانے کے بعد بھی موم ہو جایا کرتے ہیں؟

"ایک بات پوچھوں؟"آخر کار اس نے نظروں کا زاویہ بدل ہی ڈالا۔اور سیدھی ہوئی جیسے پہلے بدر کھڑا تھا۔

"پوچھو۔"اس نے بھی یک لفظی جواب دیا اور اس کی طرح واپس سیدھا ہو گیا۔اب ایک کی نظریں بھاپ اڑاتے کپ پر تھیں تو دوسرے کی بادلوں میں اُڑتے چاند پر۔

"تمہیں مجھ سے چڑ نہیں ہوتی؟کیا میں اپنے رویے سے تمہیں کبھی بری نہیں لگی؟"اسکے سوال پر وہ جو کپ لبوں سے لگانے جا رہا تھا وہیں ٹھہر گیا۔پھر اسے دیکھا جو سوال کرکے نظریں جھکائی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri
ابھی ای میل کریں۔
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

بدر کے ہاتھ آہستہ سے نیچے ہوئے کپ کی نچلی سطح آواز کے ساتھ گرل کی لکڑی پر رکی۔پھر جیسے اس نے سوال کے سحر سے نکلتے ہوئے سر جھٹکا اور ہلکا سا ہنسا۔حرم نے اسے دیکھا جواب اپنا نچلا لب دبائے ہنسی روک رہا تھا۔

"غالباً میں نے سنجیدہ سوال پوچھا ہے۔پھر تم کیوں ہنس رہے ہو.."وہ سیدھا نہ ہوا بلکہ نظریں ہوتی ہوئیں اسکے ہاتھوں پر کا ٹھہریں جہاں آج بھی اسکی پہنائی ہوئی انگوٹھی پہلے کی طرح ہی اسکے ہاتھوں کی زینت بنی ہوئی تھی۔

"پاگل!محبوب سے کس کم بخت کو چڑ ہونے لگی؟"اسکے جواب میں اب بھی ہنسی اور حیرانگی ملی ہوئی تھی۔

"بیوی سے تو ہوتی ہے ناں۔"اس نے پھر سے سوال قندا۔بدر نے سانس کھینچتے ہوئے سے دیکھا۔چہرے پر حیرانگی و محبت پھوٹ رہی تھی۔پھر گلا کھنکھار کر اسکے پاس ہوا۔یوں کے پیچھے بنتے دونوں کے سائے آپس میں جا ملے۔

Posted On Kitab Nagri

"اب دوسروں کا تو مجھے نہیں پتا مگر اتنا معلوم ہے کہ میری بیوی میری محبوب ہے" اسکے کان میں سرگوشی کئے وہ پیار سے بولا۔ایک نظر اسے دیکھتی وہ نظریں چرا گئی۔چائے کا کپ اب ٹھنڈا ہونے لگا تھا۔لیکن اس نے اب تک پینا گوارا نہ کیا۔

"ویسے کیا ارادہ ہے پھر کے شادی کے بعد کا؟" بدر نے اسے پہلو بدلتے دیکھ سوال کر ڈالا جس کو سمجھنے کے بعد حرم کا دل ڈوب کہ ابھرا تھا۔

"کیا مطلب کیا ارادے ہونگے" دل کو تھامے ہوئے اس نے مضبوطی سے جواب دیا تھا۔پھر دھیان بھٹکانے کے لئے ایک گھونٹ تیزی سے حلق میں اتارا۔وہ بس اسکو ہی دیکھ رہا تھا۔۔

"مطلب شادی ختم ہوتے ہی کیا واپس چلی جاؤ گی؟" حلق سے چائے کا وہ گھونٹ نیچے بھی نہ اترا تھا کہ بدر کی سے اندر تک کڑواہٹ گھل گئی۔اس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور منہ بند کئے ہی واپس جانے لگی جب بدر نے ہاتھ پکڑ کے روکا۔

"اسکا جواب ہاں یا ناں میں دے سکتی ہو وضاحت تو مانگی نہیں ہے۔" اسکے قریب آتے وہ اسکے تاثرات دیکھنا چاہتا تھا۔چائے کا کپ وہ لکڑی پر رکھ چکا تھا۔

"بدر مجھے کوئی جواب نہیں دینا تم سب جانتے ہو یوں مت کرو" اپنا ہاتھ چھڑواتی وہ اسے دیکھنے لگی۔جو اسکے مقابل کھڑا سنجیدہ تھا۔

"ہمم صحیح کہا۔معاف کرنا، میں بھول گیا تھا۔شب بخیر۔۔" دھیمے سے بول کر وہ اسکے گال کو چھوتا اندر کو چلا گیا۔ پیچھے حرم کتنی دیر خود سے جنگ لڑتی رہی۔

~

Posted On Kitab Nagri

وہ گھر کا پیچھے والا حصہ تھا جب کوئی اندر کو کودا۔اور دھیمے دھیمے چلتے ہوئے کچن کے دوسرے دروازے سے اندر آیا۔سارے میں کافی اندھیرا تھاوہ صحیح دیکھ نہ سکا۔صرف آگے کو ایک روشن دان سے چاند کی روشنی آرہی تھی۔

وہ آگے ہی آیا تھا لیکن پھر اچانک کوئی ٹکرایا۔

"آہ چو۔۔۔"اس سے پہلے کے وہ کچھ بولتی اسکی آواز بھاری ہتھیلی تلے دب گئی۔سرمد دو قدم آگے ہوا تو چاندنی میں اسکا چہرہ واضح ہوا۔۔اسنے فوراً ہاتھ ہٹایا۔جس پر وہ سانس بھرتی سیدھی ہوئی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو وہ بھی اتنی رات کو۔"اس نے ہلکی مگر کڑک آواز میں کہا۔

"یہ تو مجھے پوچھنا چاہئیے ناں۔آپ یہاں کر رہے ہیں؟"سرمد نے اسکی آواز میں ملی بہادری جانچی تو واہ میں ابرو اٹھائیں۔

"واہ ڈرپوک لڑکی گھر میں ہونے پر بہادر بھی بن گئی۔خیر اچھا ہی ہوا جو تم یہیں مل گئیں۔۔"

"کیوں آپ کو مجھ سے کیا کام؟"وہ دوبدو بولی۔سرمد نے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا جو اسے بھی ویسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"تم سے ہی تو ہیں اب سارے کام۔۔"اسکے چہرے پر آئی لٹ کو چھوتے وہ اسکا بحال ہوا کانفیڈینس توڑ چکا تھا۔

اسکی معنیٰ خیز آواز پر وہ بدک کر پیچھے ہوتی ہوئی اسے ہنسی روکنے پر مجبور کر گئی۔

"دیکھیں۔بتائیں اس طرح رات گئے کیوں آئے ہیں آپ؟"

"خیر تمہیں بتانا ضروری نہیں۔ویسے تمہارا نام کام خراب کرنے والی ہونا چاہئیے تھا ہمیشہ بیچ میں آجاتی ہو۔"وہ نجانے کیوں اس پر کڑی نظریں جمائے بول رہا تھا۔۔

"مگر کیوں آپ۔۔۔"اسکی بولتی زباں کو وہ انگلی سے چپ کرا گیا پھر سیدھا ہوا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"چپ ہو جاؤ۔اور یہ بتاؤ کسی کو کچھ بولا تو نہیں ناں تم نے؟ورنہ بُل ڈاگ تو یاد ہی ہو گا اور پھر یہ بھی دیکھ لو کہیں بھی آ جا سکتا ہوں میں۔۔"اسنے مسکراتے ہوئے کہا خدیجہ کے حلق میں گلٹی ابھری اور معدوم ہوئی۔۔

"نہیں میں کیوں بتاؤں گی..میں چلتی ہوں"وہ بول کر تیزی سے واپس بھاگی لیکن پھر قوتِ سرمد کے تحت رک گئی۔۔

خدیجہ نے سانس روک کر پیچھے دیکھا اور پھر سوالیہ نظریں جمائے سرمد کو۔چاند کی روشنی کھڑکی سے آتی ان دونوں کو اندھیرے کچن میں واضح کر رہی تھی۔کھڑکی سے چاند دونوں کے مقابل نظامِ شمسی پر براجمان تھا۔

"مجھے کیوں روکا ہے؟"خدیجہ کی آواز میں یکدم سنجیدگی دوڑ آئی۔اور سرمد وہ جیسے اپنے اِس عمل پر حیران تھا۔ چونک کر اسکا ہاتھ چھوڑا اور بے اختیار نظریں چرائے زمین پر کر لیں۔

اس نے ایسا کیوں کیا تھا؟وہ تو یہاں کسی اور مقصد سے آیا تھا ناں!

'مگر میری غلطی تو نہیں وہ خود سامنے آئی۔'خدیجہ نے ذرا سے گردن جھکائی جیسے آنکھیں نیچی کر کے اسکا چہرہ دیکھنا چاہ رہی ہو۔سرمد نے نگاہ اٹھائی تو وہ سیدھی ہوئی۔

"میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی مگر پانچ تک کی گنتی سے پہلے پہلے چلے جائیں گھر سے نہیں تو۔۔۔"اس نے جملہ جان بوجھ کر ادھورا چھوڑ دیا۔اور ہاتھ باندھے دروازے کی جانب دیکھنے لگی۔

"نہیں تو کیا؟کیا کر لو گی؟"سرمد نے بھی اپنے گلٹ کو سائڈ میں رکھ کہ اسکی بہادری کو للکارا۔خدیجہ نے ہونٹ ٹیڑھے کئے اسکی جانب دیکھا۔جو آئبرو اچکائے اسے ہی دیکھ رہا تھا کہ جیسے کہہ رہا ہو"ہاں بولو کیا کرو گی؟"

Posted On Kitab Nagri

"کچھ بھی کرلوں گی اس میں کیا ہے چیخ کے بلالوں گی سب کو" بول کر واپس اکڑ سے چہرہ موڑ لیا جبکہ اندر سے بھیگی بلی کانپ رہی تھی۔ سرمد دو قدم بڑھا تو اسکے دوسری جانب مڑے ہوئے چہرے پر ڈر کی لہر دوڑ گئی۔ پرفیوم کی خوشبو یکدم تیزی سے سانسوں میں شامل ہونے لگی تھی۔

"ہمم تو تم کچھ کہہ رہی تھیں۔ دوبارہ بولنے میں نے سنا نہیں تھا ٹھیک سے۔" وہ جو آہستہ سے باہر کھسک رہی تھی ایک ہاتھ کو پھیلائے اسکا راستہ روکے وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

"میں پانچ تک کی گنتی میں چلی جاؤں گی۔" بولتے ہی وہ جھکی اور اس کے ہاتھ کے نیچے سے نکل کر دروازے باہر چلی گئی۔ سرمد نے آنکھیں چھوٹی کئے دیکھا۔ وہ باہر کھڑی ہاتھ مڑوڑ رہی تھی۔

"آپ بھی چلے جائیں۔۔" جملہ اسے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ پیچھے سے سرمد آئبرو میچ دیکھے گیا۔ پھر سانس کھینچا اور واپس مڑا۔ وہ کس کام سے آیا تھا یہ تو وہ بھول ہی گیا تھا یا شاید اب وہ کر نہیں سکتا تھا۔۔۔ ایک آخری بار اس نے واپس پیچھے دیکھا اور آنچل جھولتا دیکھ سر ہلاتے نکل گیا۔۔

~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صبح کے سات بجے کا وقت تھا سب ناشتے کی تیاری کر رہے تھے۔ جب زارا کمرے میں آئی۔ سیڑھیوں کے ساتھ والا کمرہ انکے ہی زیرِ استعمال تھا۔ جس کا رنگ جامنی تھا کمرے میں دو بیڈ لگے تھے بیچ میں ایک سائڈ ٹیبل تھی۔ ایک دیوار کی جانب لمبا صوفہ لگا تھا ساتھ میں کارنر شو پیس۔ جبکہ بیڈ کے بیچ کے حصے میں باہر گارڈن میں بڑی کھڑکی کھلتی تھی۔ جس کے آگے پردے ڈلے تھے۔ زارا نے چھوٹے پردے کھسکا کر سنہری دھوپ کو کمرے میں دعوت دی۔ سلمہ بیگم کمرے کے ساتھ بنے واشروم سے شاید فریش ہو کہ نکلی تھیں جب نظر بیٹی پر پڑی تو مسکرا

Posted On Kitab Nagri

دیں۔۔وہ بھی اپنی بہن کی طرح ہی خوبصورت تھیں۔کالی کانچ سی آنکھیں زارا نے اپنی ماں سے ہی لی تھیں مگر خوبصورت خضر چرا لے گیا تھا۔

"اچھے سے تیار ہوا کرو۔ویسے بھی سانیہ کی شادی ختم ہی ہونے والی ہے"انہوں نے باہر نکلتے صوفے سے دوپٹہ اٹھایا اور اسکی تہہ کو کھولا۔زارا اچنبھے سے انکی جانب مڑی۔

"کیا مطلب۔میرے تیار ہونے شادی ختم ہونے سے کیا تعلق؟"وہ اپنی ماں کی بات سمجھ نہ پائی۔

"ارے بھئی سانیہ کی شادی کے فوراً بعد تمہاری اور بدر کی بات پکی کرنی ہے"

"امی!"اسے انکی اِس بات سے شاکڈ لگا تھا۔اسکے امی کہنے پر وہ جو دوپٹہ باندھ رہی تھیں ٹھہر کر دیکھا۔۔

"ایسا کیا کہہ دیا ہے میں نے۔اور اب یہ نہ کہنا کہ وہ بڑے بھائیوں کی طرح ہے پہلے تو تم بھی یہی چاہتی تھیں۔"

زارا سانس بھر کر رہ گئی۔۔

"پہلے کی بات اور تھی امی اور میں نے اس دن بھی آپ کو بولا تھا کہ اس بات کو بھول جائیں مت نکالیں اب جو ہو چکا اسے تسلیم کریں اور اس شادی والے خیال سے نکل آئیں"وہ سر تھامے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

"زارا ٹھیک کہہ رہی ہے سلمہ.."اس نے نگاہ اٹھائی تو سامنے ممتاز بیگم کھڑی نظر آئیں وہ خالہ کو دیکھ مسکرا دی۔

"مگر پہلے تو آپ بھی۔۔"

"سلمہ پہلے کی بات اور تھی کیا تم دیکھ نہیں رہیں نور کس قدر اٹیچ ہے ماں سے۔میں نے ہر پہلو سے سوچا ہے اور پھر آخر کو ہمارا ہی فیصلہ غلط ثابت ہوتا ہے۔۔"وہ بھی چلتی ہوئی زارا کے پاس آ بیٹھیں۔۔تو اس نے انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ممتاز بیگم کی بات پر ہامی بھری۔۔

Posted On Kitab Nagri

"پھر آپ نے ہمیشہ مجھے کیوں روکے رکھا کہ زارا کو کہیں اور نہ رخصت کرنا۔۔" سلمہ بیگم نے ناراضی سے کہا اور سامنے والے بیڈ پر آ بیٹھیں۔۔

"ہاں تو اب کون سا مکر گئی ہوں اپنی بات سے۔یقین جانو خدا کے فیصلے بہتر نہیں بہترین ہوتے ہیں۔اور ہاں بہو تو زارا میری ہی بنے گی۔۔"

"کیا مطلب؟" انکی بات پر وہ چونک گئیں شاہد سمجھ نہ سکی تھیں۔۔جبکہ خالہ نے بھانجی کو جس طرح دیکھا تھا اور زارا نے جو اشاروں میں ہامی بھری سلمہ بیگم نے آنکھیں چھوٹی کئے دیکھا۔۔

"یہ کیا کھچڑی پک رہی ہے آپا؟"

"کھچڑی کو چھوڑو بتا دوں گی مطلب بھی۔۔ خیر اب تم سن لو سلمہ اپنی بیٹی کا کسی سے موازنہ مت کرنا۔وہ جیسی ہے ویسے ہی اچھی ہے۔۔اور رہی بات حرم کی تو شادی سے پہلے لاکھ اختلافات سہی مگر اب اسے جانا ہے تو مجھے نہیں لگتا اس سے بہتر بدر کو کوئی مل سکتا ہے۔۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔اگر یہ بات بدر سن لیتا تو خوشی سے جھوم اٹھتا۔

"خالہ مجھے اب امی کی اِن باتوں اثر نہیں ہوتا دل پر نہیں لیتی میں۔۔ہر کوئی اپنے آپ میں مکمل ہوتا ہے" وہ اپنی ماں کو دیکھے کہہ رہی تھی جنہیں کچھ کچھ سمجھ لگ چکی تھی۔۔

"میں تو بس۔۔۔" سلمہ بیگم سے بولا نہ گیا شاہد ندامت کا دامن جلدی تھام لیا تھا۔۔

"خیر اب سب اپنا موڈ ٹھیک کرو۔اور چلو میرا ہاتھ بٹواؤ۔۔" انہوں کھڑے ہوتے ہوئے چھوٹی بہن کے کندھے پر مارا زارا حیرانی سے دیکھے گئی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری ماں شروع سے ہی کام چور رہی ہے زارا گھر پر بھی اماں سے ڈانٹ کھاتی تھی-- آؤ ہم چلیں--" وہ اسکے ہمراہ بولتی ہوئی چلی گئیں زارا کا قہقہ اونچا نکلا۔ پیچھے سے سلمہ بیگم بھی مسکرا دیں--

"آپا بھی ناں بڑھاپا آگیا ہے لیکن--" وہ بھی بولتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئیں--

کچھ مائیں ہوتی ہیں ایسی جو اپنے بچوں کو بہتر بنانے کی کوشش میں دوسروں سے موازنہ کرنے والا رستہ چن لیتی ہیں۔ انکو لگتا ہے کہ بچے دوسروں کو دیکھ سیکھے گیں بہتر بنے گیں۔ مگر کبھی کبھی الٹ ہو جاتا ہے یا یہ کہیں کہ ہر بچہ اتنا سمجھدار اور دانشمند نہیں ہوتا کہ اس موازنہ کو دل پر نہ لے بلکہ ماں کی بات سمجھ لے۔ لیکن پھر میں یہ کہوں گی کہ ان بالغ اور شعور مند بچوں کو چاہئیے کہ ماں کی بات کا غلط مطلب نہ نکالیں۔ ماں باپ کا مرتبہ تو بہت اونچا ہے نہ پھر کیا ہم ماں کی ذرا سی ندانی میں کہی بات کو دل پر لینے کے بجائے بہتر نہیں بن سکتے ؟

اور ایک اور بات !

ہمارے ارد گرد بہت سے لوگ ہوتے ہیں جن کے خود کے پاس تو کوئی خاص صلاحیت ہوتی نہیں جبکہ ہمیشہ دوسروں کو نیچا دکھانے کو اپنا شیوہ بنایا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کی باتوں کو کبھی بھی دل پر نہ لیا کریں۔ کچھ لوگ ہوتے ہیں جو بنے ہی اس بوسٹر کی طرح ہیں جو آپ کا کانفیڈینس لیول کم کر دیتا ہے تو بس خود پر اعتماد رکھیں اللہ پر توکل و کامل یقین-- پھر کیا ہے جس کو آپ زیر نہیں کر سکتے !

~

کمرا نیم تاریکی میں ڈوبا تھا نارنج پیلی رنگ کی روشنی والا بلب چھت میں نسب نیچے تک لٹک رہا تھا۔ وہ ہاتھ میں گلوز پہنے۔ سینڈو میں ملبوس جو پسینے سے جگہ جگہ سے تر ہونے لگی تھی، کسرتی بازو و جسم بھی جھلک رہا تھا۔ بال

Posted On Kitab Nagri

بکھرے بکھرے سے تھے جبکہ پسینے کی بوندیں ماتھے پر چمک رہی تھیں۔اس پر کمرے پنچنگ بیگ پر پڑتے مکوں کی برسات ایک الگ آواز پیدا کر رہی تھی۔اس نے سانس بھرا اور اپنی گھنی پلکیں اٹھائیں۔۔

"آجاؤ۔۔" اسکے کہتے ہی دروازہ آہستگی سے کھلا اور خضر دھیمی چال چلتا اندر آیا۔وہ ہشاش بشاش سا نظر آرہا تھا جبکہ ماتھے پر لگی چوٹ پر پٹی لگی ہوئی تھی۔

"اب کیا لینے آئے ہو۔یا کل کی مار سے پیٹ نہیں بھرا" گلوز اتارتے ہوئے اس نے ایک کڑی نگاہ خضر پر ڈالی۔

"پتا ہے میں کل یہاں سے جانے کے بعد کیا سوچتا رہا؟" وہ پیچھے رکھی کرسی پر مسکراتے ہوئے بیٹھا۔۔

"مجھے غرض نہیں تم کچھ بھی سوچو کچھ بھی کرو۔"

"کہ سرمد بلوچ کو سردار سرمد بلوچ کو۔۔۔" اس نے اونچا کہا جیسے حیرت سے کہہ رہا ہو۔۔ سرمد نے بھنویں سمیٹیں۔۔

"یعنی تمہیں محبت کیسے ہو سکتی ہے ؟اب تو غالباً اُس حرم دی پروفیسر سے بھی نہیں تھی ناں۔۔" اسکی بات سن سرمد نے مٹھی بھینچ لی۔۔

"مجھے کسی سے بھی کوئی محبت نہیں ہے۔تم نکل جاؤ یہاں سے نہیں تو۔"

"نہیں تو اس چھوٹی سی لڑکی کے لئے دوبارہ مارو گے ؟" خضر بول کر اٹھا بلکہ شیر کو للکار کر اٹھا تھا۔۔ سرمد ایک پل کے لئے ساکت ہوا اور پھر جو نگاہ اسکی جانب اٹھائی تو دنیا بھر کی سختی لئے وہ آنکھیں سرخ کر چکا تھا۔اس نے آگے بڑھ کر خضر کا گریبان جکڑا۔

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایک بھی لفظ منہ سے نہ نکلے سمجھ آئی.. "وہ چبا کر بولا۔ "گارڈز! گارڈز!" اس نے چیخ کر بلند آواز میں کہا جس پر خضر مسکراہٹ دبائے دروازے تک جا پہنچا۔۔

"جا رہا ہوں ان لوگوں کو زحمت نہ دو۔۔" اسکی جلا دینے والی مسکراہٹ دیکھ سرمد نے زور سے دیوار میں مکا مارا۔ دروازہ بند ہوا تو اس نے گہرے سانس بھرے۔ رگیں پھول کر واضح ہونے لگی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"بکواس کرتا ہے گھٹیا آدمی۔۔" ہاتھ سے نکلتا خون ٹپ ٹپ بہنے لگا اس نے سر جھٹکا اور پاس میں پڑا رومال ہاتھ پر لپیٹ لیا۔یوں کہ خون اب اس میں جذب ہونے لگا۔ پھر ایک زوردار مکا پنچنگ بیگ پر مارا۔

'تم کسی سے محبت نہیں کرتے سرمد۔ تم اگر کرو گے بھی تو حرم سے نفرت کرو گے بس۔' اسکے اندر کا شیطان ایک بار پھر اسے وسوسوں میں ڈالنے لگا۔دوسرا مکا بیگ کو واپس دور لے گیا۔ پھر تیسرا اور چوتھا۔۔۔لگاتار یہی عمل دھرا کر وہ دیوار سے ٹیک لگائے نیچے بیٹھ گیا۔

"مر جاؤں گا لیکن کسی سے محبت نہیں کر سکتا۔" بول کر اس نے آنکھیں بند کیں تو ایک آنچل لہرایا۔۔وہ کس کا آنچل تھا؟

'نہیں تو اس چھوٹی سی لڑکی کے لئے دوبارہ مارو گے؟' کان میں کہیں دور سے آواز گونجی وہ چونک کہ اٹھ گیا۔

"اُفف میرا دماغ خراب کر گیا ہے۔" اب وہ یہاں نہیں بیٹھ سکتا تھا اسے باہر جانا تھا اور وہ باہر چلا گیا۔ہاتھ میں لپٹا رومال اب مکمل سرخ ہو چکا تھا۔

~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نور تمہیں پتا ہے یہ میرے ڈیڈی ہیں۔۔" حمزہ نے صوفے پر سعید صاحب کے ساتھ بیٹھی نور کو چڑاتے ہوئے کہا۔سعید صاحب کوئی بِل وغیرہ فون کے ذریعے ادا کر رہے تھے اس لئے اوپر نگاہ اٹھا کر نہ دیکھا۔

"نو! نو نو کے ڈیدی ہیں۔" اس نے بھی غصّہ چہرے پر لائے حمزہ کو کہا۔

"نو نو نو کے نہیں ہیں مائی ڈیڈی۔۔" اب کی بار اس نے آنکھیں مٹکا کر پہلو میں بیٹھے سعید صاحب کے پیچھے ایک لے جا کر رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نونونو کے مائین ڈیڈی۔"وہ صوفے سے اتری اور چلتی ہوئی انکے پاس جا کھڑی ہوئی۔۔حمزہ نے ہنستے ہوئے منہ چڑایا تو وہ منہ کھولے پہلے دیکھنے لگی پھر آنکھیں چھوٹی کئے سعید صاحب کا بازو پکڑ لیا۔

"مائیں ڈیڈو۔۔نونو ڈیڈو"اب کی بار اس نے رونی آواز میں کہا۔تاکہ سعید صاحب اسے ڈانٹیں۔

"کیا کر رہے ہو حمزہ مت تنگ کرو اسے۔"انہوں نے اسے گود میں اٹھا کر اپنے پاس بیٹھایا جس پر نور حمزہ کو زبان چڑائی۔

"ڈیڈ آپ کی پوتی بہت چالاک ہوتی جا رہی ہے۔۔"اس نے حیرت سے اسکی حرکت دیکھی اور کانوں کو چھوا۔۔۔

سعید صاحب نے پہلے نور کو دیکھا جو اسکو منہ چڑا رہی تھی پھر خود کی جانب دیکھتے پایا تو معصوم سنجیدہ سی شکل بنالی۔

حمزہ کی جانب دیکھا تو وہ اشارے نور کی جانب کر رہا تھا کہ دیکھیں اپنی پوتی کو۔۔

"آہ اب کوئی تنگ نہ کرے ہماری ہوتی کو۔۔"سعید صاحب نے اسکو اپنے ساتھ لگایا تو وہ کوئی سنجیدہ دیوی کی طرح منہ بنائے انکے سینے سے لگ گئی۔جیسے بڑی نے اسے بہت تنگ کیا ہو۔

"توبہ اتنی نوٹنکی تو مجھ میں بھی نہیں ہے۔بھائی بھابھی تو ہیں ہی صدا کے معصوم یہ بیٹی کس پر چلی گئی رے بابا۔۔

"اس نے اٹھتے ہوئے جان بوجھ کر اسکا گال کھینچا جس پر سعید صاحب کو دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے کو روکیں۔

"حمزہ!"انہوں نے بھی سر ہلاتے نور کو واپس سر رکھنے کو کہا اور حمزہ کو پکارا۔

"اچھا ناں نہیں کر رہا آپ بھی نہ بس پوتی کی سائڈ پر ہی رہنا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"خیر تم ذرا جاؤ اور ایک بار پھر کیٹرنگ والے کے در پر الارم دو تاکہ وہ ہاتھ تیز چلائے "سعید صاحب کی بات پر وہ سر ہلاتے چلا گیا۔ جبکہ نور آنکھیں بند کئے انکے سینے پر سر ٹکائی ہوئی اب شاید سونے لگی تھی۔ انہوں نے بھی مسکراتے ہوئے سر پر ہاتھ پھیرا اور پھر فون ملا کر کان پر رکھا۔

"ہاں سرمد"۔۔۔۔

~

حرم نے دن بھر یہاں وہاں کے کام ختم کئے۔ نور پہلے تو سعید صاحب کے پاس تھی پھر انہیں کہیں جانا تھا تو اس نے نور کو کمرے میں لیٹا دیا اس دوران بدر سے اسکی ملاقات بھی کھانے کے وقت ہی ہوئی تھی۔ پھر وہ باہر کے انتظامات کو دیکھنے میں لگ گیا۔۔ گھر کے سارے انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ اور اب بس سب تیار ہونے کے لئے اپنے اپنے کمرے کا رُخ کر چکے تھے۔

ثانیہ بھی گھر میں ہی تیار ہو رہی تھی۔ کیونکہ مایوں کی تقریب میں ویسے بھی انکے خاندان میں دلہن میک اپ نہیں کرتی تھی۔

رات کے ساڑھے سات بجے کا وقت تھا مغرب قضاء ہو چکی تھی جبکہ آسمان اپنی نیلاہٹ چھوڑ چکا تھا۔ فضا میں آج کل کے مقابلے زیادہ خنکی تھی۔ حرم نے سب کی پر زور فرمائش پر زارا، خدیجہ اور سارا کی طرح ہی لہنگا پہنا تھا جو کہ سرسوں (مسٹرڈ) کے رنگ کا تھا۔۔ جبکہ وہ لہنگا کم اور گھیر والی فراک کی طرح کا نظارہ زیادہ پیش کر رہا تھا۔ نیچے گھیر کے کناروں پر سفید اور ہلکے گلابی رنگ کا کام تھا بالکل اسی طرح آستینیں، گلے اور دوپٹہ کے کناروں پر بھی تھا۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ جوڑا پہنی باہر ڈریسنگ کے سامنے آئی تو پیچھے نور تیار کھڑی ملی۔وہ اسے تیار کر کے ہی خود کپڑے تبدیل کرنے گئی تھی۔

"واؤ ممایو کی فراک اِش پریتی ناں۔(واؤ ممایو کی فراک اِز پریٹی ناں)"اپنی چھوٹی سی پیلی چولی کے نیچے پہنا ہوا گھاگھرا سنبھالتی ہوئی حرم تک آئی۔جبکہ وہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"یو کی نہیں بولتے یور ز بولتے ہیں جانم۔"آخری لفظ بولتے اسکی ہنسی کو بریک لگا تھا۔پھر اس نے کن اکھیوں سے اپنی ننھی پری کو دیکھا جو کھڑی منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہی تھی۔

'پوری باپ پر گئی ہے موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی'حرم نے آنکھیں چھوٹی کئے ہی اسے دیکھا۔۔

"ایشے نہ دیکیں (دیکھیں) مما ڈیڈو کو لو ہو جائے گا۔۔"اسکی بات پر اب وہ پوری طرح نور کی جانب مڑی۔

"یہ ڈیڈو کو لو کیوں ہونے لگا؟ گھور تو میں تمہیں رہی ہوں۔"حرم نے ابرو اچکائیں تو نور بھی سوچ میں پڑ گئی۔ پھر سر کھجانے والی ایکٹنگ کرنے کے لئے اس نے ہاتھ بالوں پر رکھا ہی تھا کہ حرم نے روک لیا۔

"بس بس ہو گئی نور کی ایکٹنگ بال نہ خراب کرنا بڑی مشکل سے رکتے ہیں۔"اس کی بات پر نور نے آنکھیں پیار سے بند کرتے کندھے اچکائے اور سانس بھر کر واپس کھولیں۔۔

"افف میرا چھوٹا سا بے بی کتنا آوور ایکٹنگ ہوتا جا رہا ہے۔"حرم کے کہنے پر اسنے ناراضی سے دیکھا۔۔

"ممابت نو نو تو لرکی (لڑکی) ہے نہ تو چوٹی (چھوٹی) سی ہوئی۔۔"اسکی تصحیح کرنے پر وہ مسکراتے ہوئے سر ہلا گئی ۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں بھئی چھوٹی سی لڑکی۔ہاہاہااب جاؤ باہر دیکھو سب کیا کر رہے ہیں سانیہ آنی تیار ہو گئیں یا نہیں جب تک مما تیار ہو جائیں اوکے۔"وہ اپنے بال کھولتے ہوئے اسے سمجھانے لگی۔جس پر وہ سر مٹکاتے باہر کی جانب چل دی۔ پھر دروازے کی جانب رک کر حرم کی جانب گھومی۔۔

"بائے بائے مما۔۔"اس نے ایک ہاتھ اٹھا کر ہوا میں ہلایا۔

"بائے مما کی جان۔۔"وہ مسکرا کے کہتی شیشے میں دیکھنے لگی۔

"کہاں جا رہی ہے ڈیڈی بی کی جان۔"بدر جو ابھی ابھی ہی اندر آیا تھا اپنی ننھی سی گڑیا کو گود میں اٹھا گیا۔اور پھر آہستہ سے اسکا گال کھینچا۔

"بڑی کے پاش۔"اس نے بھی اپنے ڈیڈی کی داڑھی کو چھوتے ہوئے کہا۔بدر نے ایک نظر اس طرف ڈالی جہاں وہ اب رُخ موڑے کھڑی کنگا کر رہی تھی۔۔

"اچھا ٹھیک ہے بڑی یہ باہر ہی کھڑا ہے سانیہ کے کمرے کی جانب وہاں چلی جاؤ اس ہی کے ساتھ رہنا اوکے۔" اس نے اب کی ڈیڈی کی بات پر بھی سرہاں میں ہلا دیا جس پر اس نے بوسہ لیتے اسے باہر تک چھوڑا اور پھر اندر آیا جبکہ کھلا دروازہ وہ بند کر چکا تھا۔

"میرے کپڑے کہاں رکھے تھے حرم۔"اب وہ برش رکھے مصروف سے انداز میں کوئی باکس نکال رہی تھی جب بدر کی آواز آئی۔

"ہمم ہاں وہ ہینگ ہیں سب کپڑوں کے ساتھ دیکھ لو۔"وہی مصروف سے انداز میں کہتی اب وہ یقیناً اپنے حسن کو نکھارنے کی تیاری میں تھی۔بدر نے آئبرو "واہ" میں اٹھائی۔۔اتنی فرمانبرداری والے انداز میں جواب ملنے تو قع نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر میں ہی وہ کپڑے بدل کر نکلا جو سفید کُرتا شلوار تھا جس کے اوپر اس نے مسٹرڈ رنگ کی ہی واسکٹ پہن رکھی تھی۔ گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ اسکے ساتھ آ کھڑا ہوا۔ پھر پاس میں رکھا ہئیر ڈرائیر اٹھا کر آن کیا۔ حرم جو ڈریسنگ پر جھکی مسکارا لگانے میں مصروف تھی اسے ایک نظر بھی نہ دیکھا۔ کیوں دیکھتی بھلا، مسکارا زیادہ ضروری ہے بھئی۔ اس نے ہئیر ڈرائیر آن کیا اور گرم ہوا بالوں پر مارنے لگا وہ اسکی آواز سے بھی نہ پلٹی تو بدر نے جان کر ڈرائیر کا رُخ اسکی جانب کیا جس سے سارے بال اڑتے ہوئے آگے پیچھے ہونے لگے۔

"آہ کیا کیا یہ اسے تو بند کرو ناں۔" اس نے منہ کھولے مسکارے کا کیپ بند کرتی ہوئی بولی۔ جبکہ چہرے پر ناراضی نمایا ہو گئی تھی۔

"اب ایک ہی شیشہ ہے تو ایسے ہی گزارا کرنا ہو گا۔۔ اور ڈرائیر ہی تو ہے اتنا بھی کیا چلانا۔" بدر نے کندھے اچکاتے ہوئے اسے واپس رکھا اور سوئچ بند کر دیا۔ حرم نے منہ ٹیڑھا کئے شیشے کی جانب واپس چہرہ موڑا تو منہ وا میں کھل گیا۔۔

"یہ دیکھو کیا ہو گیا تمہاری وجہ سے" بدر نے لاپرواہی سے ایک نگاہ ڈال کر سر ہلایا۔

"کچھ بھی تو نہیں ہوا مجھے تو اچھی بھلی حسین لگ رہی ہو۔"

"یہ یہ دیکھو۔" اس نے شیشے میں دیکھتے چہرے کی جانب اشارہ کیا جہاں گال پر مسکارا کی لکیر بن چکی تھی۔ بال اڑنے کی وجہ سے مسکارا پھیل گیا تھا۔

"کہاں اِدھر دکھانا ذرا۔" انجان بنتے وہ ذرا پاس ہوا حرم نے منہ پھلائے اپنا گال آگے کیا۔

"یہ دیکھو اپنا کارنامہ۔۔ کام خراب کرنے کو دے دو بس اونہہ" ناراضی لئے وہ اب بھی شیشے میں دیکھا پھر منہ بنائے پھیلے ہوئے مسکارا پر اوپر اوپر سے لوشن لگایا اور پھر ٹشو نکالا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسے منہ نہ بناؤ دکھاؤ مجھے۔"اس سے ٹشو پیپر پکڑتا ہوا وہ بولا مگر اسکو نہ دینے پر ٹشو پیپر بیچ سے دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔

"خیر ابھی ہو جاتا ہے صاف۔"لوشن کو ٹشو پوچھا تو جلد سے مسکار اساتھ ہٹتا گیا۔ حرم نے آنکھیں سکیڑیں۔

"میں خود کر لوں گی تم۔۔"وہ جو بولنے لگی تھی اسکو انگلی رکھے چپ کروا کر اب وہ آہستہ آہستہ صاف کرنے لگا۔

ایک ہاتھ کی انگلی ہونٹوں پر تھی تو دوسری سے وہ اسکا مسکارا مصروف سے انداز میں صاف کر رہا تھا۔ یہ شخص پھر اسکے اتنے پاس آگیا تھا کہ وہ خود کو پیچھے دھکیلنے لگی تھی۔ نہیں وہ ماضی نہیں یاد کرے گی سب ٹھیک ہے۔ سب ہو جائے گا۔ بدر کی آنکھیں بغور دیکھتے خود کو سمجھا رہی تھی۔

"ہمم ہو گیا۔۔"سانس بھرتے وہ پیچھے ہوا تو وہ سیدھی ہوئی۔ جبکہ مڑوڑتی انگلیاں وہ بخوبی دیکھ چکا تھا۔

"ہو جاؤ تیار حرم مجھے کچھ نہیں کرنا۔۔۔"اپنی گھڑی پہنتا وہ تھوڑی دیر بعد خود ہی اس سے مخاطب ہوا جو تب سے ہی بس یونہی چیزوں کو ادھر اُدھر کرنے میں مصروف تھی۔

"ویسے بھی دیر ہو رہی ہے۔"وہ پاس میں رکھا گھڑی کا ڈبہ اٹھائے بیڈ پر بیٹھا تو حرم نے لب کاٹے شیشے سے اسے دیکھا جو آج بھی تیار ہو کر اتنا ہی پیارا لگ رہا تھا جتنا پہلے لگا کرتا تھا۔ایک آخری بار شیشے کے پاس جا کہ اپنا پرفیوم اٹھایا اور اسے دیکھے بغیر ہی دور ہوتے خود پر چھڑک لیا۔ پھر ہاتھ بڑھا کہ رکھا اور دروازے سے چلتا چلا گیا۔اس نے نگاہ اٹھائی دروازے کی جانب دیکھا اور پھر سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔

'یہ کس نے کہا کہ میں نے تم سے کبھی محبت کرنا چھوڑ دی ہے؟'اس نے ایک لمبا سانس خارج کیا اور پنک لپسٹک اٹھائی۔

Posted On Kitab Nagri

'یہ سجنا سنورنا تمہارے لئے ہی تو ہے۔ کیونکہ ایک سہاگن اپنے شوہر کے لئے ہی تیار ہوتی ہے۔' گلابی لب لپسٹک لگنے کے بعد مزید واضح ہو گئے تھے۔ اسکی آنکھیں اس وقت چمک رہی تھیں۔

'میں نے تو تمہیں اس ہی رات معاف کر دیا تھا بدر جب تم میری اور میری بچی کی زندگی میں واپس آئے تھے.' بالوں کو آہستہ سے ٹوئسٹ کر کے اس نے ایک پن پیچھے لگا لی تھی۔ بال جو گھنے کالے اور لچکدار تھے۔ صاف پتا چلتا تھا کہ وہ انکی کئیر میں کمی نہیں چھوڑتی۔

'ہاں یہ ظاہری لبادہ اوڑھے رکھنا اس لئے ہے کہ تم خود مجھے سب سچ بتا دو نہ کہ کسی اور سے کچھ معلوم ہو۔' بالوں کو باندھ کر ان پر دھیرے دوپٹہ ٹکایا اور سلیقے سے اوڑھ لیا۔

'میں نے تم سے ہمیشہ محبت کی ہے بدر آفندی۔ چار سال تم سے دور رہنے کی کوشش بس اس لئے تھی کہ کہیں تم پھر چھوڑ کر نہ چلے جاؤ۔ تمہارے ساتھ اس گھر میں نہ آنے کی وجہ نور سے دوری کا ڈر نہیں تھا بلکہ وہ ڈر تم پر اپنی محبت آشکار ہو جانے کا تھا۔ کیونکہ اگر وہ ہو گئی تو شاید تم مجھے اس ایک سال کا راز نہ بتاؤ۔' ہاتھوں میں مزین انگوٹھیاں ڈالتی وہ کھڑی ہوئی تھی۔ بدر صحیح کہتا تھا وہ واقع خوبصورت ہے۔

'مجھے نہیں لگتا کہ کوئی شخص بھی ایسا ہو گا دنیا میں جو تم جیسے محبت کرنے والے شخص سے بدلے میں محبت نہ کرے۔۔ بالکل! کوئی نہیں ہو سکتا۔' سیدھی کلائی میں بھوری گھڑی باندھتی وہ ایک نظر خود پر ڈالنے لگی۔

'آہ یہ راز بھی تم پر ایک دن آشکار ہو جائے گا کہ حرم آفندی نے شروع دن سے بدر سے ایک سی محبت کی ہے۔ ڈرتی ہوں اس وقت شدت پسندی کا مظاہرہ کرو گے۔ خیر اب یہ تو تم پر ہے کہ تم کب اور کیسے یہ سب ٹھیک کرو گے۔' پرفیوم چھڑکتی وہ اپنا پرس اٹھا کر باہر جانب چلنے لگی۔ پھر دروازے کے ساتھ میں رکھی اپنی ہیلز پیر میں ڈالیں۔

Posted On Kitab Nagri

'مجھے پورا یقین ہے بدر تم ایک دن سب ٹھیک کر وگے۔میں نہیں جانتی کیسے مگر میرا دل کہتا ہے۔پھر میں ہو نگی تم اور ہماری بیٹی۔پھر نہ اسے اپنے ڈیڈی سے دور رہنا پڑے گا نہ ہی تمہیں اپنی جانم سے۔۔'وہ اب مسکراتی ہوئی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔جبکہ پیچھے کمرے کا منظر دھندلاتا گیا۔۔

آفندی ہاؤس کا لان آج روشنیوں اور پیلے پھولوں سے مہکا ہوا تھا۔چار سو جگمگاتے قمقموں کی روشنیاں پھوٹ رہی تھیں۔نصرت بیگم (دادی جان) یعنی نور کی بڑی دادی آج ہی ہاسپٹل سے ایک دن بعد واپس آئیں تھیں۔ اور اب نور جوان سے اتنے دن بعد مل رہی تھی۔باتیں کرتے نہ تھک رہی تھی۔سب نے تیاری میں کمی نہ چھوڑی تھی۔دولہے والے ابھی آئے نہ تھے اسلئے سب یونہی گھوم رہے تھے۔جب حرم نے گھر کے مین گیٹ پر بنی اینٹرنس پر قدم رکھا۔مایوں کے فنکشن میں چونکہ پارٹیشن کیا ہوتا ہے مہندی لگانے کی رسم کی وجہ سے۔مگر ابھی کوئی آیا نہ تھا تو بدر وہی پر تھا جبکہ بیچ سے پردہ بھی اٹھا ہوا تھا۔ثانیہ سارا اور زارا کے ہمراہ سٹیج پر پہلے ہی بیٹھ چکی تھی۔

"السلام وعلیکم۔" بدر کو حرم کی آواز آئی تو وہ بے اختیار نظریں اوپر کو اٹھا گیا دیکھا تو وہ کسی آنے والے کو سلام کر رہی تھی۔آنے والی مہمان اندر کو چلی گئیں جب حرم سے اسکی نظروں کا تصادم ہوا۔ایک پل کے لئے تو دونوں ٹھہر گئے مگر پھر سارا کی آواز گونجی جو اسکے پاس ہی آرہی تھی۔

"بھابھی اچھا ہوا جلدی آگئیں۔" سارا کے آجانے پر اس نے سر جھٹکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے گجرے نہیں پہنے ناں پتا تھا مجھے سب کام مجھے ہی کرنے ہیں۔۔رکیں ذرا۔"اس نے منہ بسورے کہا تو حرم اسکی بات پر ہنس دی۔پھر سارا نے یہاں وہاں نظریں دوڑائیں۔

"بھائی وہاں کیا کھڑے ہیں گجرے لائیں بلکہ اپنی بیگم کو خود ہی پہنا دیں۔"اسکی بات پر پہلے تو وہ ٹیبل سے گجرے لے کر آنے لگا پھر دونوں ایک دوسرے کو عجب سے دیکھا۔

"جلدی کریں سب آنے والے ہونگے۔آپ کی ہی بیوی ہیں بھائی ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔"وہ جس طرح دیکھ رہا تھا سارا کی چلتی زبان نہ رک سکی۔

"اب پہنا بھی دیں۔چلیں میں ایک یادگار بھی بنا لیتی ہوں۔"وہ چلتے ہوئے حرم کے سامنے آیا تو سارا نے اپنا کیمرہ آن کیا(دراصل وہ کیمرہ اس نے حمزہ کے ہاتھ سے چھینا تھا۔)

"میں پہن لوں گی خود۔"حرم نے منمناتے ہوئے کہا کہ صرف بدر تک اسکی آواز پہنچے۔جس پر اس نے بغیر اجازت چاہے ہی حرم کا ہاتھ پکڑا اور پھولوں سے بھرے گجرے اسکے ہاتھ میں پہنا دیئے تبھی کلک کی آواز کے ساتھ ایک تصویر کیمرے میں قید ہو گئی۔

"ہاؤ رومینٹک۔چلو بھوتنی نمبر ون میرا کیمرہ واپس کرو کب سے ڈھونڈ رہا ہوں۔"حمزہ اسکے پیچھے سے آیا سارا کے ہاتھ سے کیمرہ چھین لیا۔حرم نے اپنا ہاتھ واپس کھینچا تو وہ بھی سانس بھر کے پیچھے مڑا۔

"بدر!سب مہمان آرہے ہیں سرمد کو ویلکم کرو چلو۔۔"سعید صاحب کی آواز پر سب سے پہلے بدر نے بھونیں سکیڑیں اور چلا گیا جبکہ سامنے سے آتی ہوئی خدیجہ بالکل حرم کی طرح چونکی اور دوسری جانب دیکھا۔

"پر فنکشن میں اس شخص کو کیوں بلانا۔"منہ میں بڑبڑاتی وہ خدیجہ کے پاس سے ہوتی ہوئی گزری جب پارٹیشن کی دوسری جانب سے دو آنکھیں اِس ہی منظر کو دیکھنے لگیں۔وہ صرف اسکی پشت دیکھ کر ہی پہچان چکا تھا کہ وہ

Posted On Kitab Nagri

حرم ہے جو وہاں سے گزری ہے جب نظر اضطراب میں کھڑی خدیجہ پر گئی۔ایک پل کے لئے تو اس نے اسے مکمل دیکھا۔پھر خدیجہ کے اس کو دیکھتے ہوئے پا کر مڑ جانے پر وہ بھی اس ہی سنجیدگی سے مڑ گیا۔

"توبہ ظالم شخص نے مجھے دیکھ لیا۔خیر۔۔اچھا آئی اماں۔۔"وہ پیچھے مڑ کر آنکھیں بند کرتی ہوئی بڑبڑائی پھر اپنی ماں کی آواز پر وہاں سے دوڑ لگا گئی۔

~______________

مایوں کا فنکشن اچھے سے اختتام پزیر ہوا۔رات وہ لوگ دیر تک فنکشن میں تھک جانے کے بعد جلدی سو گئے اور اب رات سے صبح اور صبح سے اگلا دن کیسے گزرا پتا ہی نہ چلا۔۔آج صبح سے ہی حرم کا دل مچلا رہا تھا جیسے کچھ انہونی ہونے کو ہے۔یا پھر بہت کاموں کی وجہ سے ایسا لگ رہا ہو۔وہ کچن سے نکلی ہی تھی جب چکر کھا کر گرتے گرتے بچی۔

"حرم !ٹھیک تو ہو کیا ہوا ہے۔۔"بدر اس ہی کے پاس ایک کپ چائے کا بولنے کے لئے آرہا تھا مگر اسے گرتا دیکھ فوراً بھاگ کر سنبھالا۔حرم نے آنکھیں میچتے سر پر ہاتھ رکھا۔

"اِدھر آؤ۔کھانا کھایا تھا تم نے۔ہاں ؟"اسے صوفے تک لا یا پھر بٹھاتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا۔دراصل آج ان لوگوں نے ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا نہیں کھایا تھا کام ہی اتنے تھے بارات کا دن تھا کاموں کا انبار کیسے نہ ہوتا۔

"نہیں میں کپڑے پریس کروا رہی تھی اب کھاتی ہی مگر بھوک بھی نہیں۔"بدر نے اسے گھور کر دیکھا۔مگر وہ لمبا سانس بھرنے لگی۔باہر سے دھوپ ہلکی ہو رہی تھی۔عصر کو قضاء ہوئے وقت ہو چکا تھا۔

"چلو کمرے میں چلو میں کچھ منگواتا ہوں اور پلیز آگے سے بحث نہ کرنا چلو جلدی میں آیا۔"وہ بیچ میں آگے سے اسے روکتی مگر بدر تو اسے سیڑھیوں تک لے جاتے خود کچن میں چلا گیا۔حرم نے ایک نظر کچن کی جانب دیکھا

Posted On Kitab Nagri

جہاں سے اسکی پشت نظر آ رہی تھی۔ سنہری دھوپ اسکے پیچھے سے آ رہی تھی مگر اس وقت حرم کی آنکھیں کسی اور احساس کی وجہ سے چمکیں۔ پھر وہ سر مسلتے اوپر چلی آئی جہاں کمرے میں نور بیٹھی آج پھر اپنے کپڑے پھیلائی ہوئی تھی۔

"مما نونو ویٹ کر رہی تھی آپکا۔۔" حرم کو دیکھتے ہی وہ ایک ڈریس لیے اس تک آ گئی۔

"اچھا جی کیوں کر رہی تھیں نونو مما کا ویٹ۔" وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔اور نور اسکا ایک ہاتھ تھامے بیڈ پر چڑھی۔

"یہ دیکیں مما اِش پریتی آرنات۔" اسکے اس طرح اپنے کپڑے دکھانے پر وہ ہلکا سا ہنس دی۔

"جو میری بیٹی پہنے گی وہ پریٹی ہی لگے گا ناں۔اِدھر آؤ مما کے پاس۔" پیار سے کہتی اس نے ایک ہاتھ اونچا کیا جسکو پکڑے وہ ماں کی گود میں آ کر بیٹھ گئی۔

"مما کی پیاری سی چھوٹو سی ڈول۔" اس نے زور سے اسکے گال پر بوسہ لیا تو نور نے آواز نکالی۔

"نونو چوتو سی نئ ہے مما۔"

"ہاہاہا اچھا بھئی بڑی سی ہے نونو۔ مما کی زندگی،ڈیڈو کی جان۔دادو کی خوشی۔آنی کی پرنسس" وہ اسکو سینے سے لگائے آنکھیں موندے بس بولتی چلی جا رہی تھی جب دروازے سے بدر اندر آیا۔اور اسکے اِس طرح کہنے پر وہ دھیما سا مسکرا دیا۔

"چلو اب سب کی لاڈلی کی اماں جی یہ کھا لو۔ پھر بہت سے کام دیکھنے ہیں۔۔" اسے عجب طریقے سے مخاطب کرتے وہ ٹرے سامنے رکھ کر اُدھر ہی بیٹھ گیا۔ حرم نے آنکھیں کھولیں تو مسکراہٹ مدھم نہ ہوئی بلکہ وہ یوں ہی نور کو جھلاتی ہوئی مسکراتی رہی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"چلو نور آؤ یہ کھائیں۔نور کے ڈیڈو کیا بنا کے لائے ہیں۔"اس نے ٹرے آگے کی اور نور کو سائڈ میں بٹھایا۔

مائیکرو ویو میں بریانی گرم کر کے لے آیا تھا۔اب جلدی میں یہی کو سکتا تھا۔

"واؤ برجانی (بریانی) ڈیڈو کھیلائے نونو کو۔"اس نے مزے سے بریانی کہا اور پھر ایک انگلی منہ کھولے کھانے کا اشارہ دینے لگی۔

"ہاہاہا آؤ کھلاؤں میں اپنی جان کو۔۔برجانی"بدر نے آخر میں اسکی"برجانی"کو الگ سے واضح کیا جس پر حرم نے مسکراتے ہوئے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور پھر کھانے لگی۔یہ اسکے ساتھ ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔جب بھی وہ کھانے میں لاپرواہی کرتی تو بعد اسکے اسے سر درد اور چکر آنے لگتے تھے۔۔کمرے میں آتی دھوپ کی کرنیں چھٹنے لگیں ۔سورج کہیں چھپ رہا تھا۔اور وہ تینوں یونہی اس پل میں بیٹھے نور کی "برجانی"کھاتے رہے۔۔۔

~

اور وہ دن بھی آگیا جس دن کا سب کو بے صبری سے انتظار تھا۔ثانیہ کی بارات والی رات۔جس دن ایک راز فاش ہونے کو تھا۔

چاندنی رات میں ڈوبا سماء

پھولوں سے مہکا تھا پورا یہ جہاں

ہجومِ انساں تھا چاروں اطراف

کھنکتی چوڑیوں کی وہ چھنکار

کہیں تھا آنکھوں میں نمکین پانی

کہیں تھی قہقہوں کی برسات نرالی

Posted On Kitab Nagri

ایک دلہن کی آج بارات تھی آئی

گھر میں خوشیوں کی دعوت ہے آئی۔

"حرم !۔۔ حرم تیار ہو گئیں۔سب چلے گئے ہیں یار نور کو بھی بھیج دیا امی لوگوں کے۔۔۔" وہ اجلت میں کمرے میں آیا۔اپنی دھن میں کہتا ہوا وہ اس سے ٹکرایا اور جب نظریں جاناں ملی تو باقی باتیں ادھوری رہ گئیں۔حرم نے وہی مرون رنگ کی میکسی پہنی تھی جو ثانیہ نے اسے مال سے زبردستی بارات والے دن کے لئے دلوائی تھی۔۔ اس نے گولڈن ہیلز کام کے مطابق پہنی تھیں جبکہ گھنی پلکوں کے ساتھ سموکی آئیز وہ نازک مزاج حسن اور لپسٹک سے سرخ کئے ہونٹ۔۔۔

'آہ اب میں اتنا بھی مضبوط نہیں حرم..' دل میں اس سے مخاطب ہوئے وہ بظاہر ہکا بکا لگ رہا تھا۔

"میں آہی رہی تھی نیچے وہ بس۔۔" بدر کا ہاتھ بے اختیار اسکی جانب اٹھا۔جس پر آنکھیں کھولے دیکھنے لگی۔۔

"اچھی لگ رہی ہو۔۔" اسکے ہیوی جوڑے سے نکلتے بالوں کی چند لٹوں کو چھوتے وہ ہنکارہ بھر کہ رہ گیا۔۔

"چلیں۔" حرم کے کہنے پر اس نے ایک نظر پھر اسے دیکھا اور پھر سر ہلاتے ہاتھ آگے کیا اس امید سے کہ شاید آج تو حرم اسکا ہاتھ تھام لے گی۔وہ جو ہر چار سال سے خود پر خودداری اور کھڑوس بیوی کا خول چڑھائے ہوئی ہے کیا آج اسکا۔۔

اور اس نے کچھ سوچے سمجھے بدر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا۔جہاں حرم نے سنجیدگی ظاہر کئے دل کی بے ترتیبی کو روکا وہیں بدر نے مسکراتے ہوئے ہاتھ پر گرفت مضبوط کی اور وہ دونوں چل دیئے۔

جو بھی ہے وہ ٹھیک ہے جو ہو چکا وہ گزر گیا اور جو ہو گا وہ ٹھیک ہو گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"بدر!" وہ لوگ گاڑی میں بیٹھے ہال تک جا رہے تھے انکے گھر سے کوئی دس منٹ کی ڈرائیو پر وہ عالیشان بینکوئیٹ واقع تھا جہاں آج ثانیہ کی بارات منعقد تھی۔

"کیا ہوا کچھ چاہئیے" اس نے ایک نظر حرم پر ڈالی جو عجیب سی کیفیت کا شکار تھی۔

"مجھے پتا نہیں۔۔ میرا دل گھبرا رہا ہے۔" وہ اٹکتے ہوئے بولی۔ بدر نے ایک ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھا۔۔

"میں سمجھ رہا ہوں تم ٹینشن نہ لو۔۔" اسکی بات پر حرم نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔۔

"کیا مطلب تم۔۔۔"

"ہال آگیا چلو۔ زیادہ سوچو نہیں سب ٹھیک ہونے والا ہے۔" اور اسکے یہ الفاظ حرم کی گھبراہٹ میں مزید اضافہ کر گئے۔

~__________

سب مہمان آہستہ آہستہ آرہے تھے۔ کبھی کوئی آتا کبھی کوئی سب اس سے بھی ایک ایک کر کے خصوصی طور پر مل رہے تھے اور وہ سب سے اچھے سے مل کر بعد میں لمبی لمبی سانسیں لیتی۔۔ اسے واقع گھبراہٹ ہو رہی تھی جو دور بیٹھی دادی نے بھانپ لیا اور پھر اشارے سے اسے اپنے پاس آنے کو کہا۔

"کیا ہوا ہے میری بیٹی کو طبیعت نہیں ٹھیک کیا؟" انہوں نے شفقت سے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور اپنے پاس سیٹ پر بٹھایا۔

"نہیں دادی بس پتا نہیں کیوں صبح سے گھبراہٹ ہو رہی ہے عجیب سا لگ رہا ہے جیسے کچھ۔۔"

"ارے تم اتنا نہ سوچو۔ میں دم کر دیتی ہوں۔ کل اتنی پیاری لگ رہی تھیں ناں ضرور سب کی نظر لگ گئی ہو گی۔

"انکی اس بات پر اسکی آنکھیں نم ہو گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"امی بھی یہی کہتی تھیں۔"اس نے سر جھکا لیا۔دادی نے ہاتھ پر دباؤ دیا جیسے کہہ رہی ہوں سب ٹھیک ہے ہم سب ہیں ناں یہاں۔۔

اس نے آنکھیں بند کر لیں اور دادی نے چند صورتوں کا ورد پڑھا پھر چند لمحے بعد اپنے اوپر اسے گرم ہوا محسوس ہوئی۔۔۔

"بھابھی بھابھی دیکھیں آپ سے کون ملنے آیا ہے۔"سارا کی آواز پر اس نے بند آنکھیں پٹ سے کھولیں۔سامنے دادی بیٹھی دوسری جانب خوشی سے دیکھ رہی تھیں اس نے بھی آہستہ سے دھڑکتے دل کے ساتھ اس جانب دیکھا اور۔۔۔

اور اس کی سانسیں جہاں تھیں وہیں رک گئی آس پاس کا سارا منظر ساکت ہو گیا۔

"امی!"اور اس نے اتنی زور سے کہا کہ اس پاس جو کھڑا تھا انکی جانب دیکھنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ساکت وجود لئے کھڑی تھی۔آس پاس کون اسے دیکھ رہا ہے کون جا رہا ہے کون آ رہا ہے۔اسے کچھ فکر نہ تھی۔ دل تھا کہ جیسے دھڑکنا بھول گیا ہو۔۔

اور زندگی میں کبھی نہ کبھی ہمارے ساتھ ایسا ضرور ہوتا ہے جب وقت بھی رکا ہوا لگتا ہے۔اس کے ساتھ بھی اس وقت کچھ یہی ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"حرم۔۔"شمائلہ بیگم کی آواز پر اسکا کب سے اٹکا ہوا سانس آزاد ہوا جبکہ آنسو خود بخود آنکھوں سے بہنے لگے۔ انہوں نے حرم کے سامنے باہیں پھیلائیں۔ جبکہ وہ تو یوں کھڑی تھی جیسے ابھی گر جائے گی۔

(اچھا ہی ہے نکاح ہو جائے ابھی ہی۔ یہ نہ ہو کہ کوئی تیسرا آن پہنچے دہلیز پر۔)ان کی آخری کہی باتیں اسکے ذہن میں کہیں دور سے آکر ٹکرائیں۔ جس پر اس نے آنکھیں بند کیں اور اندر چھپے مزید آنسو باہر بہہ گئے۔

"حرم کیا ماں سے نہیں ملو گی۔"انہوں نے قریب جا کر اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے تو اس نے جلتی آنکھیں کھول کر نیچے دیکھا جب اسکی آنکھ سے گرا گرم آنسو انکے ہاتھ پر گر پڑا۔

"امی۔۔"کپکپاتے لبوں سے نکلا یہ الفاظ بے حد آہستہ تھا۔وہ سہی سے سن نہ سکیں مگر سمجھ چکی تھیں۔

"میری بچی۔"کہتے ہی وہ اور نہ رک سکیں اور اسکے گلے لگ گئیں۔ سب طرف ایک خوشی سے بھرپور سناٹا تھا۔ سب کی آنکھیں اشک بار ہونے لگیں۔کافی دیر تک کوئی کچھ بھی نہ بولا۔وہ دونوں ماں بیٹی یوں ہی روتی رہیں۔ پیچھے کھڑے جاوید صاحب بدر اور ممتاز بیگم کے ساتھ کھڑے تھے۔اس نے مسکرا کے پہلے پاس کھڑے جاوید صاحب کو دیکھا پھر انکے کندھے پر ہاتھ رکھے تسلی دی۔

"شکریہ بیٹے"انکی آواز میں ایک مان تھا۔بدر نے آگے جانے کا اشارہ کیا۔جب ہی نور بھی وہاں آئی جو حمزہ کے ساتھ تھی۔

"آہ انکل آپ لوگ۔"وہ بھی خوشی سے سعید صاحب سے ملا۔جب نور نے حرم کو روتے دیکھ منہ کھولے چہرے پر ہاتھ رکھا پھر اپنے نانا کو منہ پھلائے دیکھا۔ حرم ماں سے الگ ہوئی اور ہچکیاں لیتی چہرہ پوچھنے لگی اسکا چہرہ جھکا ہوا تھا تبھی وہ سامنے کھڑے جاوید صاحب کو نہ دیکھ سکی۔

Posted On Kitab Nagri

"مما کے ڈیڈو آپ تی وائف نے نونوتی مما کو کوں رلایا؟"اسنے پہلے ماں کو دیکھا پھر ایک ہاتھ کمر پر ٹکائے کہنے لگی ۔جس پر حرم نے چونک کر نظر اٹھائی۔اور پھر آنکھیں بھیگا لیں جبکہ نور کے اس طرح کہنے پر سب نم آنکھوں سے ہنس دیئے۔بدر نے اسے گود میں اٹھا کہ چپ کروایا۔

"ڈیڈو کی جان مما کافی ٹائم بعد مل رہی ہیں ناں اسلیئے رونا آگیا۔۔"

"بابا۔۔مجھے معاف کر دیں۔"حرم انکے قریب آئی بھیگی آواز میں کہہ رہی تھی۔جبکہ روتے ہوئے اسکی آنکھیں اور ناک ہمیشہ کی طرح سرخ ہو رہے تھے۔

"ایسے نہیں کہتے بیٹے۔تم تو بابا کا فخر ہو ناں۔یوں معافی نہ مانگو۔"اسے گلے لگائے وہ خود بھی رونے سے رکے ہوئے تھے۔نگاہیں آسمان کی جانب کیئے دل اس پروردگار کا مشکور تھا کہ جس نے سالوں بعد انکی بیٹی انہیں واپس لوٹا دی تھی۔

"اِدھر آؤ بدر۔"انہوں نے بدر کو ہاتھ سے بلایا جو پاس کھڑا تھا۔وہ نور کو لئے آگے آیا تو انہوں نے ایک ہاتھ سے اسے بھی گلے لگا لیا۔

"حرم!بدر نے تمہیں چنا ہو یا نہیں مگر تمہارے لئے بدر کو ہمسفر میں نے یعنی تمہارے بابا نے چنا تھا۔۔بھول جاؤ جو ہوا۔"ان کی بات سنتے وہ سیدھی ہوئی۔اور ایک سانس بھرتے اسے دیکھا۔

"مطلب آپ سب ملے ہوئے تھے۔مگر مجھے کسی نے کچھ نہیں بتایا کیوں؟"بدر نے ایک نظر حرم کو دیکھا پھر نور کو گود سے اتارا۔

"میں کبھی تمہیں چھوڑ کر نہیں گیا حرم۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"رک جاؤبدر یہ وقت نہیں ہے ان باتوں کا بہن کی بارات ہے یہ باتیں پھر کبھی ہو جائیں گی۔" جاوید صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے روکا۔ جبکہ حرم کو بھی اشارے سے کہا کہ بعد میں ہو جائیں گی یہ باتیں۔

"بھائی صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔اب بس کوئی روئے گا نہیں خبر دار جو ایک آنسو نکلا۔" سعید صاحب نے پیچھے سے آتے ہوئے کہا پھر جاوید صاحب کے گلے لگ کر ملے۔

"خوش آمدید۔۔ چلیں میں ملواتی ہوں سب سے۔۔" ممتاز بیگم بھی مسکراتے ہوئے شائلہ بیگم سے ملیں۔اور انہیں اپنے ساتھ لے جاکر سب سے ملوانے لگیں۔سب خوش تھے۔حرم بھی شاید اسکے ماں باپ اس سے اتنے سالوں بعد ملے تھے۔اتنے سال بعد اور!

"بابا! سمیر کہاں ہے وہ نہیں آیا آپ لوگوں کے ساتھ؟" اور یہاں ان سب کے پیر منجمد ہو گئے تھے۔بدر اور جاوید صاحب نے چونک کر دیکھا جبکہ شائلہ بیگم جو دادی سے مل رہی تھیں ساکت رہ گئیں۔

"سمیر کون بھابھی آپ کا چھوٹا بھائی۔" حمزہ نے دماغ پر زور ڈالا اس نے حرم کے منہ سے کافی بار یہ نام سنا تھا۔

"ہاں تمہیں بتایا تھا ناں میں نے" حرم نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ جاوید صاحب نے دل تھام لیا۔اپنی بیٹی کی مسکراہٹ وہ کیسے چھین سکتے تھے۔بدر نے انکا ہاتھ پکڑا اور حرم کے پاس گیا۔

"وہ ابھی نہیں آیا وہ گیا ہوا ہے نہ دور۔" اس نے کندھوں پر ہاتھ رکھتے حرم سے کہا۔شائلہ بیگم کی حالت بھی جاوید صاحب کے جیسی تھی۔

"مگر کہاں گیا ہے یہاں آنا زیادہ ضروری تھا ناں ماں باباکے ساتھ۔۔"

"تم تم جاکر ثانیہ کو دیکھو شاید وہ تمہیں بلا رہی تھی۔۔ بھر بارات بھی آنے والی باقی باتیں بعد میں جلدی جاؤ میں آیا۔" اس نے فوراً بات پلٹ دی یہ سہی وقت نہیں تھا کچھ بھی بتانے کا۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے ہاں میں تو بھول گئی۔ حمزہ گجرے منگوائے تھے وہ بھی اندر بھجوادو۔" وہ سر ہلاتے چلی گئی جبکہ حمزہ بھابھی کا حکم سر آنکھوں پہ رکھے نور کو لئے گاڑی تک چلا گیا۔

"انکل آپ فکر نہ کریں آپ لوگ آ گئے ہیں ناں اب میں اسے سب کچھ بتادوں گا۔۔ سب ٹھیک ہے اور جو نہیں وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔" انہوں سانس بھرے بدر کو دیکھ سر ہلایا پھر وہ سعید صاحب کے ساتھ چل دیئے۔

"بیٹا مائیں اپنے بچوں کے لئے تو بہت مضبوط ہوتی ہیں۔ جیسے تمہاری بیٹی تم فکر نہ کرو بعد میں بتادیں گے سنبھل جائے گی وہ۔" شمائلہ بیگم سے سمیر کی موت کا سن کر دادی نے سمجھایا۔ وہ سر ہلا کر رہ گئیں۔

~

"یہ لوگ یہاں کیسے آسکتے ہیں؟ تم نے واقع انہیں دیکھا ہے ناں؟ یا پھر۔۔۔" وہ جو سگار ہونٹوں سے لگائے اپنے آج کے بنائے پلان کو سوچ رہا تھا۔ یہ خبر سن کر طیش میں آ گیا جاوید صدیقی اور انکی بیوی کیسے حرم سے مل سکتے ہیں۔

"سردار میں جھوٹ کیوں بولوں گا۔ اور پھر تصویر بھی اس بات کا ثبوت ہے۔۔" فون کے دوسری جانب سے دھیمی آواز میں سرگوشی ہوئی۔ جبکہ سرمد نے شاید پاس میں رکھا سنگھار میز الٹ ڈالا تھا جس کی آواز سن کر وہ شخص بھی گھبرا گیا۔

"آپ کہیں تو انہیں آگاہی دے دیتے ہیں بلکہ اٹھا کر۔۔۔" وہ بول رہا تھا مگر سرمد نے بات کاٹ دی۔

"میری بات اب غور سے سنو۔" ایک منٹ کے لئے فون پر موجود شخص بھی خاموش ہو گیا۔

"مجھے جو کرنا ہے آج ہی کرنا ہے۔ اور ابھی ہی کرنا ہے۔ جو میں کہہ رہا ہوں اب وہی ہونا چاہیے۔ اور کوئی غلطی کی گنجائش میں نہیں دے رہا۔ برداشت کرنا دور کی بات ہے۔۔" اسکی سرد آواز پر وہ الرٹ ہوا۔ وہ شخص حال کے

Posted On Kitab Nagri

باہر کھڑا ہی سرمد کو سب انفارم کر رہا تھا۔وہ جھاڑیوں میں چھپ گیا نور کو حمزہ کے ساتھ آتے دیکھا تو۔کان پر لگے فون سے سرمد اسے اگلے عمل کی نوعیت سمجھا رہا تھا۔جبکہ سامنے کھلکھلاتے چہرے والی نور پر اسے بے تحاشا ترس آیا۔۔۔

"اب جاؤ اور سب کے نکلنے کا انتظار کرنا اور ہاں اسکے باپ کو فون کر کے کہہ دو سرمد بلوچ ایک ضروری میٹنگ کے سلسلے میں باہر گئے ہیں سمجھ آئی۔میں نہیں آسکتا.."

"جی جی سمجھ گیا۔"فون رکھ کر اس نے ایک نظر نیچے بکھرے سامان پر ڈالی۔ٹوٹے شیشے کے ٹکروں میں اسے اپنا ادھورا چہرہ تیرتا ہوا نظر آیا۔سرمد بلوچ۔۔۔سردار سرمد بلوچ کا بکھرا چہرہ!

~

رخصتی کی گھڑیاں قریب آچکی تھیں۔سب ایک بار پھر آنکھیں بھیگا گئے تھے۔حرم شمائلہ بیگم کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔اسے پچھلا سب کچھ ذہن میں گردش کرتا محسوس ہو رہا تھا۔بدر نے بہن کے سر پر قرآن رکھا ہوا تھا جبکہ حمزہ اسکے بالکل پیچھے نم آنکھوں لئے روتی ہوئی سارا کے ساتھ کھڑا تھا۔۔

"اللہ کی امان میری جان۔۔خوش رہو"ممتاز بیگم چہرے پر گھونگھٹ ڈالی ثانیہ سے گلے لگ کر کہنے لگیں۔پھر ایک ایک کر کے سب اس سے ملے۔اور آخر وہ اپنے سسرال رخصت ہو گئی۔۔

"خدیجہ تم ڈرائیور کے ساتھ گھر جاؤ میں بھی سامان سمیٹ کر آؤں گی۔حرم بیٹی کے گھر والے آئے ہیں تم کمرہ سیٹ کرواؤ جاؤ۔۔"اندر آکر زاہرہ آپا نے فوراً خدیجہ سے کہا جس پر وہ سر ہلاتی چادر اوڑھ کر گھر کو چل دی۔باقی سب ابھی یہیں تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"بس بھائی صاحب آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی بدر بیٹا ابو کے لئے پانی لے آؤ۔"سعید صاحب کو کرسی پر بیٹھا کر جاوید صاحب نے بدر کو کہا۔ جس پر وہ سر ہلائے پانی لینے بھاگا۔

حرم بھی باہر سے ان سب کے پاس آئی، سب تھکے ہارے لگ رہے تھے۔اس نے خشک لب تر کئے نظر یہاں وہاں گھمائی۔اسکی بے چینی دیکھ دادی نے اشارے سے اس سے پوچھا۔۔

"دادی۔۔نور نہیں دیکھائی دے رہی۔ابھی تک تو یہیں۔۔۔بدر بدر! نور کو دیکھا ہے کہاں ہے وہ؟"وہ پہلے دادی سے کہنے لگی پھر بدر کو پانی لاتے دیکھا تو اس کے پاس جا کر بے چینی سے پوچھا۔

"کیا مطلب کہاں ہے تمہارے پاس تھی ناں۔۔"اس نے پانی کا گلاس سعید صاحب کو پکڑایا۔جب کہ سب یکدم پریشان ہوئے تھے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"ابھی رخصتی کے وقت تو ساتھ تھی وہ سب کے۔"ممتاز بیگم نے بھی کھڑے ہوتے فکر مندی سے کہا۔

"میں باہر دیکھ کر آتا ہوں بھائی آپ چلیں اور تم سب اندر دیکھو۔یہیں کہیں ہو گی"حمزہ کے کہنے پر وہ لوگ یہاں وہاں بھاگے تھے جب کہ حرم کی آنکھیں بھیگی تھیں۔اسے یوں لگا جیسے کسی نے اس سے اسکی سانسیں جدا کر دی ہوں۔

"حرم آپ بیٹھیں پریشان نہ ہوں۔میں دیکھتی ہوں بہت بڑا حال ہے ہو سکتا ہے کہیں چھپ گئی ہو۔"زارا نے اسے کرسی پر بیٹھایا۔اور خود سارا کے ساتھ برائیڈل روم کی جانب چل دی۔

"امی دادی نور۔۔۔"

"بیٹا فکر نہ کرو۔۔"انہوں نے اسکا سر اپنے کندھے پر ٹکائے سہارا دیا۔ماں کو پاس پا کر اس نے ہاتھ پیر ڈھیلے چھوڑ دیئے تھے۔یا شاید وہ ابھی شاکڈ میں تھی۔

"نور! نور بیٹا۔"اب پورے حال اور اسکے بار تک صرف ایک ہی آواز گونج رہی تھی۔۔۔

~

آفندی ہاؤس کے لاؤنج میں اس وقت یکلخت اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ڈرائیور کی رسائی باہر تک ہی تھی۔اسلئے وہ اپنا لہنگا سنبھالتی ہوئی اکیلی اندر کو آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اُفف اماں نے بھی کتنا اندھیرا کر رکھا ہے توبہ۔"اس نے دیوار پر ہاتھ مار کر سوئچ بورڈ ٹٹولا۔بٹن دباتے ہی سارا لاونج روشن ہو گیا۔

"اب لگ رہا ہے نہ روشن روشن۔"مزے سے کہتی وہ اب سرونٹ کوارٹرز کی جانب چل دی جہاں پر اس نے کسی ایک کو اوپر بھیج کر اپنی نگرانی میں صفائی کروانی تھی۔

"جی جی آپ بس آپ اتنا صاف کر دیں کہ وہ فلحال سو سکیں۔باقی کی چیزیں صبح دیکھے گیں ٹھیک ہے جب تک میں کپڑے تبدیل کر لوں آپ جائیے۔"ایک نوکر کو آگاہ کرتی اب وہ اپنے کمرے کی جانب چل دی تھی جو پیچھے کو ہی تھا۔

"سب پتا نہیں وہاں کیا کر رہے ہونگے۔بڑی نے بھی کہا تھا کہ ہم آخر میں سب کی روتی ہوئی پکچرز لیں گے۔اماں بھی نا مجھے گھر بھیج دیا۔اونہہ سارا مزہ کرکرا کر دیا۔"وہ پٹر پٹر بولتی ہوئی جا رہی تھی جب سامنے سے آتے سرمد کو دیکھا۔

"یہ کہاں سے آرہے ہیں ساری شادی میں تو تھے نہیں۔۔"بول کر وہ دیوار کے پیچھے ہو لی غصے میں بپھرا سرمد آس پاس سے بے خبر ہو کر اندر کو چل دیا۔

"آہ ایسے کیسے اندر چلے گئے"اس نے منہ پر ہاتھ رکھے تعجب سے کہا۔۔۔

سرمد کمرے کے دروازے سے نکلتا ہوا اسکی آنکھوں سے مکمل اوجھل ہو گیا تو وہ پیچھے مڑی۔وہ یہاں کیوں آیا ہو گا وہ۔۔۔؟دل میں سوال تیزی سے اُمڈ آیا۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میں بھی پاگل ہوں جا کر دیکھ لینا چاہئیے-- ویسے بھی اگر بعد میں ساری بات مجھ پر آ گئی تو؟ گھر پر تو میں ہوں ناں--ہاں ایسے کیسے کوئی آ سکتا ہے "خود سے باتیں کرتی وہ اب اس ہی طرف چل دی۔ سرمد شاید گھر کے پیچھے والے خالی گیراج کی طرف جا رہا تھا اب وہ لہنگا سنبھالتی اس کے پیچھے پیچھے اس کے تعاقب میں چلنے لگی۔

"بس یہ ظالم انسان پیچھے مڑ کر نہ دیکھے "ڈرتی ڈرتی اب وہ ایک جگہ رک گئی اور اس کے اندازے کے مطابق وہ واقع بند پڑے گیراج میں چل دیا۔

"یہ تو کب سے بند پڑا ہے۔ توبہ ڈرور نہیں لگتا کیا انہیں اتنی رات کو اس بھوت بنگلے میں آنے کا شوق چڑھ گیا۔"

دبے قدموں کے ساتھ وہ گیراج تک آئی لیکن اندر آ کر دیکھا تو اسے کوئی نہ دیکھائی دیا۔

'ابھی تو اندر آتے دیکھا تھا'--- وہ دو قدم مزید اندر آئی۔ ہاتھ سے لہنگا چھوٹ کر اب پیچھے زمین پر لٹک رہا تھا۔

"کہیں یہاں کے بھوتوں نے تو نہیں کچھ کر دیا" وہ ڈر کر آگے کچھ کہتی جب پیچھے سے اسے نور کی آواز آئی۔ جس پر وہ مڑنے ہی لگی۔

"نور۔ کیا؟" وہ پیچھے مڑی بھی نہ تھی جب منہ پر بھاری ہاتھ کا دباؤ محسوس ہوا اسکی آواز اندر دب گئی۔ آنکھیں ابل کر باہر آنے لگیں۔ جبکہ رومال میں لگے کلوروفارم نے اپنا اثر لمحوں میں کر دیا۔ وہ اس ہی پل نیچے زمین پر ڈھ گئی۔

"آہ اتنل کا ہوا دیجہ کو؟ (وہ خدیجہ کو دیجہ کہنے لگی تھی۔)" وہ جو سرمد کے ساتھ پیچھے کھڑی چھپی ہوئی تھی خدیجہ کو یوں گرتے ہوئے دیکھ آگے آئی۔ سرمد نے اپنے کارندے کو جانے کو کہا تو وہ اسے وہی چھوڑ واپس چلا گیا۔

"کچھ نہیں ہوا ابھی اٹھ جائیں گی تھوڑی دیر میں۔" سرمد چلتا ہوا اسکے پاس آیا اور نیچے بیٹھا۔ نور اسکے ساتھ کھڑی منہ بنائے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اتل اتل مما کو بلائے ناں" اس نے اپنی دیجہ کو عجیب زاویہ بنائے دیکھنے کے بعد نیچے بیٹھے سرمد کا کندھا جھنجھوڑ دیا۔وہ جو سانس روکے نیچے پڑی خدیجہ کا بالوں سے چھپا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

'اس بیچاری کا تو کوئی قصور نہ تھا اسے کیوں بیہوش کیا؟' اسکے دل نے آج پھر دماغ سے بغاوت کرتے ہوئے اسے للکارہ۔

"نہیں وہ میرا پیچھا کر رہی تھی بس اس ہی لئے۔اور اس بیوقوف کی وجہ سے میں اپنا بنا بنایا پلان کیسے برباد کر دوں" دل ہی دل میں کہتے وہ اِس دل کی آواز کو چپ کروایا گیا۔

"ہم بلاتے ہیں تمہاری مما کو۔" پھر نور سے دھیمی آواز میں کہتے اپنی رکی ہوئی سانس خارج کر کے خدیجہ کو اٹھایا اور پھر پیچھے بنے لکڑی کے اسٹول پر لیٹا دیا۔وہ دو پل کو رکا اور ہاتھ اسکے چہرے تک لے کے گیا جہاں بالوں کی لٹیں بکھری تھیں۔

'سرمد بلوچ پاگل نہ بنو جو بیچ میں آئے گا اسے یوں ہی رہنے دو۔اس لڑکی کی وجہ سے پہلے ہی بہت فسانے ہو چکے ہیں۔' دماغ سے نکلتی تیز چنگھاڑ پر وہ ہاتھ کی مٹھی بنائے ہاتھ کو واپس پیچھے لے گیا۔اور ایک ہی جست میں اٹھ کر بغیر وقت ضائع کئے فون ملایا۔نور نے سرمد کو فون کان پر لگائے دیکھا تو پیار سے مسکرائی جس پر اس نے چہرہ موڑ لیا۔

~

دوسری طرف حال میں سب اس لئے پریشان بیٹھے تھے کہ نورا نہیں کہیں بھی نہ ملی تھی۔۔بدر اور حمزہ جو کب سے باہر ہر جگہ ڈھونڈ چکے تھے خالی ہاتھ اندر آئے۔حرم جو اس انتظار میں تھی کہ وہ باہر سے آئے گی ان دونوں کو اکیلے آتا دیکھ اب وہ آنسوؤں کو اور نہ روک سکی۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈیڈ سب طرف چھان لیا ہے اب پولیس کو بلانا ہی پڑھے گا حمزہ تم انسپیکٹر کو فون ملاؤ اور کوئی راستہ نہیں ہے میں وقت نہیں برباد کرنا چاہتا۔" بدر نے اندر آتے ہی بولنا شروع کیا جس پر سعید صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔۔ حمزہ نے بھی سر ہلایا اور فون نکالے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"ہمم مجھے لگتا ہے کہ یہ اس ہی شخص کا کام ہے جس نے خدیجہ کو بھی اغواء کرنے کی کوشش کی تھی۔ ایف آئی آر میں یہ بات بھی۔۔۔"

"جانتا ہوں کہ کس کا کام ہے یہ" بدر نے انکی بات کاٹتے ہوئے بولا تو سب کی نظریں اس پر جم گئیں۔ جبکہ وحید صاحب نے ڈر کر اسکی بات کو سوچا۔۔

"کون ہے۔ کیا جانتے ہیں بھائی۔" حمزہ نے فون کان پر لگائے ہی تیزی سے سوال داغا جو شاید وہاں موجود سب کا ہی تھا۔ خضر جو سب کے ساتھ ہی کھڑا تھا اسکے ماتھے پر بھی شکنے ابھریں۔

'اوہ تو مطلب اس سرمد نے اپنا کام کر ہی لیا۔' منہ بنائے اس نے دل میں سوچا اور پھر سانس بھر کر بدر کی جانب متوجہ ہوا۔

"انکل مجھے اجازت دیں کہ میں سب کو سب سچ سچ بتادوں۔ کیونکہ میں اب اور نہیں رک سکتا۔ اب بات نور تک آگئی ہے۔" اسکی بات پر جہاں وحید صاحب نے ہاں میں سر ہلایا وہیں حرم لرزتے وجود کے ساتھ آگے آئی۔

"آپ سب کو یاد ہوگا میں نے حرم سے شادی کا فیصلہ کتنی جلدی میں کیا تھا اور صرف دادی جان کو گواہ بنا کر ہی کیونکہ امی تو شروع سے راضی ہی نہ تھیں۔ اس دن جب میں حرم کے گھر گیا جس دن حرم اور میرا نکاح ہوا تھا۔ اس دن انکل نے مجھے کچھ بتایا تھا سرمد۔۔۔ سرمد بلوچ کے بارے میں۔" وہ بول کر ٹھہرا اور نگاہ حرم کی جانب جس کو یوں لگا جیسے پیروں سے جان جا رہی ہو یا وہ زیادہ دیر اب کھڑی نہ رہ سکے گی۔

Posted On Kitab Nagri

"سرمد! کون سرمد بلوچ وہ۔۔"سعید صاحب جیسے یقین نہ کر پائے۔۔

"جی ڈیڈ وہی سرمد بلوچ جو ہمارے گھر تک چلا آیا اور وہ بھی اس طرح سے کہ میں کچھ بھی نہ کر سکتا تھا۔کسی کو بھی بتاتا تو پھر سب کی جان پر بن آتی جس طرح چار سال پہلے میری جان پر بن آئی تھی۔۔"اسکی آنکھیں صرف حرم پر تھیں جبکہ وہ مخاطب سب سے تھا۔حمزہ جو انسپیکٹر کو فون کر رہا تھا فون ریسیو ہو جانے پر سائڈ میں جا کہ انہیں یہاں بلانے کے لیے کہنے لگا۔

"تم کیا کہہ رہے ہو پوری طرح سے بتاؤ"سعید صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

"اس رات انکل نے مجھے یہ بتایا کہ سرمد بلوچ انکے گاؤں کے ایک ظالم سردار کی اولاد ہے۔انکے باپ نے اگر مرنے سے پہلے لوگوں کی مدد کی تو اپنی ساری زندگی لوگوں پر مظالم بھی ڈھائے ہیں۔۔سرمد کی نظر ایک بار حرم پر پڑ گئی تھی اور وہ اس دن کے بعد سے حرم سے محبت کا دعویدار تھا۔لیکن انکل نے ہمیشہ اسے اپنی دہلیز سے معزرت کر کے باہر بھیج دیا۔لیکن وہ رکا نہیں گھر پر نہ آتا تھا تو باہر کہیں بھی ایک بات ان تک پہنچائیں جاتی کہ حرم پر سردار بلوچ کی نظر ہے۔اسلئے جس دن میں حرم کا ہاتھ مانگنے آیا تو انکل نے مجھ سے کہا کہ میں حرم کو کہیں دور لے جاؤں۔اور ان لوگوں سے رابطہ نہ کروں جب تک انکل خود ہم سے رابطہ نہ کریں۔اس لئے اس دن حرم کو بھی یہ کہا گیا کہ انکل اور آنٹی اس سے ناراض ہیں اور وہ اس سے ملنا نہیں چاہتے۔۔کیونکہ حرم شروع سے جزباتی فطرت کی مالک رہی ہے اگر اسے سچ اس وقت بتایا جاتا تو وہ کبھی نہ مانتی نہ ہی میرے ساتھ گھر سے دور جاتی۔"

وہ پل بھر کے لئے رکا اور گہری سانس بھری نظریں ہنوز حرم پر تھیں جو بھیگی آنکھوں اور چہرے کے ساتھ اس وقت اپنی ماں کے سہارے کھڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"توتم لوگوں نے پولیس کی مدد کیوں نہیں لی-اور مجھے کچھ کیوں نہیں بتایا--"سعید صاحب لب بھینچے ہوئے کہا -وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ جو شخص انکا مسیحا بن رہا ہے دراصل وہ ہی اصل فساد کی جڑ ہے-

"اس نے میرے بیٹے کو دھمکی دی تھی-اس پر ایک بار گولی تان چکا تھا-اور پھر مجھے اپنی بیٹی کی زندگی سے زیادہ کچھ عزیز نہ تھا-بس اس ہی لئے اسے خود سے دور کرنا ہی بہتر تھا-"وحید صاحب نے بھیگی آواز میں کہا-حرم نے پلکیں جھپکائیں تو بھری ہوئی آنکھوں سے آنسوؤں کا ریلا بہہ نکلا جبکہ سامنے باپ کا چہرہ واضح ہوا-

"ڈیڈ وہ رکا نہیں تھا اور انکل نے یہ اس لئے کیا کیونکہ وہ گھر پر نظر رکھے ہوئے تھا ہمارے نکاح والے دن ہم جیسے ہی نکلے اس نے اپنے کارندوں کو انکل کے گھر بھیج دیا تھا--سمیر اور سرمد کے بھائی کی لڑائی بھی اس ہی رات ہوئی تھی اور--"وہ پھر سے رکا اور اس بار حرم کو اپنی ماں ہاتھ باقاعدہ کانپتا ہوا محسوس ہوا-

"اس رات سمیر اور سرمد کے بھائی کی موت ہو گئی تھی-"وہ خود بھی بھیگی آنکھوں سمیت بول رہا تھا-بول کر وہ رکا نہیں فوراً حرم کے پاس گیا جو نیچے ڈھ گئی تھی-اور اب کی آنسوؤں میں روانی تھی-وہ سسکتے وجود کے ساتھ تیزی سے رو رہی تھی-سعید صاحب نے وحید شہباز کے کندھے پر ہاتھ رکھے دلاسہ دیا--جس باپ کی جوان اولاد مر جائے اور دوسری اولاد کے سر پر بھی آفت ہو اسکا درد و تکلیف کوئی نہیں سمجھ سکتا-

"حرم! میں تمہیں کبھی چھوڑ کر نہیں گیا تھا-اس صبح بھی میں انکل کے پاس گیا تھا لیکن میری بدقسمتی تھی یا کیا-سرمد کے کسی بندے نے مجھے تم لوگوں کے گھر پر دیکھ حملہ کر دیا-وہ سال بھر کی دوری صرف اس لئے تھی کہ سرمد تم تک نہ پہنچ سکے-تاکہ وہ تم تک رسائی نہ حاصل کر سکے میں نے انکل سے وعدہ کیا تھا تمہاری حفاظت کا-اور یہ بھی کہ تمہیں کبھی کچھ معلوم نہ ہو گا--جس دن میں ٹھیک ہوا اور مجھے یقین ہو گیا کہ ان لوگوں نے مجھ پر نظر رکھنی چھوڑ دی ہے میں واپس آگیا پر--"بولنے کے لئے کچھ بچا نہ تھا-صرف آنسو تھے جو حرم کی آنکھوں

Posted On Kitab Nagri

سے رک نہ رہے تھے۔دادی جان جو اسکے پاس بیٹھی تھیں روتے ہوئے انہوں نے بدر کے چہرے کو چھوا۔وہ بھی تو کتنے ماہ اس سے روٹھی رہی تھیں نہ کہ وہ حرم تنہا چھوڑ گیا تھا۔۔

حال میں سناٹا چھایا ہوا تھا سب کی آنکھیں اشک بار تھیں تبھی فون کی رنگ ٹون کی چنگھاڑتی ہوئی آواز گونجی۔ حرم کی گود میں رکھا فون نیچے گر کر بدر کے پیروں میں آگیا۔۔۔

"ہیلو۔۔"بدر نے فون اٹھایا اور سانس بھرتے کہا۔۔۔

"سرمد بلوچ!"اس نے چیخ کر کہا اٹھ کھڑا ہوا۔وہ انکی زندگی کا ولن تھا یعنی دشمن اور دشمن ہمیشہ دشمن ہی رہتا ہے ۔۔۔

"حرم کو فون دو."سرمد کی تنی ہوئی آواز پر بدر غصّہ سے مٹھی بھینچ کر رہ گیا۔

"اپنی آواز اندر رکھو مجھ سے بات کرو۔اور بتاؤ کہاں لے کے گئے ہو نور کو۔ہاں؟"اس نے لفظوں پر زور دے دے کر کہا۔نور کے نام پر نیچے روتی ہوئی حرم نے نگاہ اٹھا کر بدر کو دیکھا اور پھر آنسو رگڑتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کہاں ہے نور۔کہاں چھپایا ہے اس نے میری بچی کو۔"حرم کی تیز آواز پر سرمد نے مسکرا کر نور کو دیکھا جو آنکھیں مٹکائے شاید اپنے انداز میں اس سے یہ پوچھ رہی تھی کہ کیا اس کی مما نے ڈھونڈ لیا انہیں۔

"فون دو اسے فوراً۔دس تک کی گنتی میں ڈھونڈ لے ہمیں نور یہیں ہے میرے ساتھ۔۔"سرمد کے کہنے پر اس نے فون سپیکر پر ڈال کر حرم کے آگے کیا۔۔اس نے ایک بھیگی نظر بدر پر ڈال کر فون پکڑ لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"نور۔۔نور!" وہ روتے ہوئے بولی تو سرمد بھی فون سپیکر پر ڈال کر نور تک لے گیا۔

"نور میرے ساتھ ہے حرم۔ہیں نا نور بتاؤ ذرا اپنی مما کو۔"اس کی آواز سنتے سب کو شاکڈ لگا تھا یہ تو واقعی سرمد کی آواز تھی۔

"مما نونو کو ڈھونڈیں ہم چھپے وے ہیں۔۔دیجہ بھی ہے۔۔"نور نے پیار بھری آواز میں کہا تو تڑپ کر رہ گئی۔

سرمد مسکرایا اور پھر فون سیدھا کیا جبکہ سپیکر بند کر دیا۔

"نور کہاں ہو تم پلیز اس شخص کی بات نہ مانو یہ۔۔"

"تم نے مجھے بیوقوف سمجھا ہوا ہے؟ سپیکر بند ہے!اور وہ اندر گیراج میں بیٹھی ہے۔بس تمہیں آنا پڑے گا یہاں وہ بھی اکیلے۔بولو منظور ہے"اسکی بات سنتے بدر نے فون حرم کے ہاتھ سے لے لیا۔

"اپنی بکواس بند کرو اور کون سے گیراج میں ہو۔۔اگر نور کو کچھ ہوا نا یاد رکھنا چھوڑوں گا نہیں تمہیں۔"

"میں بے وجہ کسی سے دشمنی نہیں نکالتا اسے کچھ نہیں کر رہا مگر حرم کو آنا پڑے گا۔مجھے حساب لینے ہیں اور اب اتنا عرصہ انتظار کرنے کے بعد تو چھوڑ نہیں سکتا۔"

"کون سے حساب۔۔"حرم نے بھیگی ہوئی آواز سے کہا۔اسے سمجھ نہ آیا وہ کون سے حساب لینے کا کہہ رہا ہے۔۔

"پندرہ منٹ ہیں صرف!پندرہ منٹ۔۔۔اس کے اندر اندر آجاؤ یہاں گیراج میں۔۔"سرمد نے بولتے ہی فون بند کر دیا جبکہ وہ فون پاور آف کر چکا تھا۔وہ لوگ کالز ملاتے بھی تو جاتی نہیں تھی نمبر بند جا رہا تھا۔

"پلیز نور کو لے آؤ بدر پلیز۔۔"حرم نے روتے ہوئے کہا اور پھر پیچھے سیٹ پر بیٹھتی چلی گئی۔

"فکر نہ کرو اس نے بولا تو ہے کچھ نہیں کرے گا۔بدر بیٹا جاؤ گیراج میں۔"دادی حرم کے پاس جا بیٹھیں۔

"لیکن دادی کون سا گیراج۔۔میں کیسے۔۔"وہ بولتے ہوئے رکا۔کیونکہ خضر کی آواز وہاں گونجی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ ہمارے گھر کے پیچھے بند پڑے گیراج میں گیا ہو گا۔اس ہی کی بات کر رہا ہے وہ۔"اسکی بات سن کر سعید صاحب نے بھی ایک نظر اسے دیکھ سر ہلایا۔

"خضر ٹھیک کہہ رہا ہے بھائی اور یاد ہے نور نے کیا کہا تھا۔"حمزہ کی بات پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"نور نے کہا تھا دیجہ بھی ساتھ ہے۔لیکن خدیجہ ! وہ گھر کیسے گئی ؟"وہ بولتا ہوا خود بھی سوچ میں پڑ گیا اور زاہرہ آپا کی جانب دیکھا جو بیچاری نڈھال ہو رہی تھیں۔

"میں نے تو اسے کمرہ سیٹ کروانے کے لئے بھیجا تھا۔مجھے کیا معلوم تھا کہ وہاں۔"وہ بولتے ہوئے رو پڑیں زارا نے انہیں پاس بیٹھایا۔

"حرم چلو۔گھر چلو نور وہی ہیں۔"بدر نے حرم کا ہاتھ پکڑ کر جھٹکے سے اٹھایا۔اسکی آنکھیں رو رو کر اب درد کرنے لگی تھیں۔۔

"یہ کیا بیوقوفی کر رہے ہو بدر۔حرم وہاں کیسے جا سکتی ہے۔"سعید صاحب نے انہیں ٹوکا۔

"ڈیڈ شروع سے حرم کو چھپایا ہی تو ہے اس شخص سے لیکن کیا وہ ہم تک نہیں پہنچا؟ پہنچ گیا ناں۔جو ہونا ہے وہ ہو جائے گا کوئی نہیں روک سکتا۔۔ویسے بھی حرم اب وہ حرم نہیں رہی۔نور کے لئے وہاں جانا پڑے گا۔"اس نے اعتماد سے کہتے حرم کی نم آنکھوں میں دیکھا تھا جس پر اس نے سانس بھرتے گردن اثبات میں ہلائی۔

"کچھ نہیں ہو گا کسی کو۔باہر چلو۔"اس نے حرم کو باہر جانے کے لئے کہا اور حمزہ کو اشارے سے اپنی جانب بلایا

~

Posted On Kitab Nagri

سرمئی رنگ کی شلوار قمیض پہنے وہ گیراج کی دہلیز پر ٹہل رہا تھا۔نور کو اس نے اندر خدیجہ کے پاس بیٹھا دیا تھا۔ جبکہ اپنی بیش قیمتی گھڑی اسکے ہاتھ میں اس لئے تھمائی تھی کیونکہ اسے وقت گننا تھا کہ کب اسکی مما اسے ڈھونڈیں گی۔وہ منہ بنائے کبھی گھڑی کو دیکھتی تو کبھی دروازے کو۔۔۔

آسمان پر نکلا چاند اپنی چاندنی کو پورے میں بکھیرے ہوئے تھا۔چاندنی میں جہاں اسکی سیاہ کھیڑیاں ہمیشہ کی طرح چمک رہی تھیں وہی وہ بجھا بجھا سا تھا۔جیسے بکھرا ہوا کوئی تارہ جو آسمان سے ٹوٹ کر اپنی جگہ کھو دیتا ہے۔منزل کھو دیتا ہے!

'سرمد!'دل نے بہت مشکلوں سے دماغ کی چال توڑی اور اپنی آواز اس تک پہنچائی۔سرمد چمکتی آنکھیں سیاہ پلکوں تلے چھپالیں۔

"مجھے نہیں سننا کچھ۔مجھے نہیں سننی اپنے دل کی۔"اس نے چہرے کے نقوش بھینچ لئے۔جیسے وہ بس اب کچھ کر گزرنے کی چاہ میں ہیں۔

'مت سنو لیکن تم برے نہیں ہو تو پھر برے بن کیوں رہے ہو؟ برائیاں چھوڑ دیں تو اب برے بن کر کیا کرنا ہے۔جب سب باتیں معلوم ہیں تو اسکو کیوں بلایا ہے؟'

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سرمد نے آنکھیں کھولیں تو سفید جگہ سرخی مائل رنگ لے چکی تھی۔اس نے سخت نگاہیں آس پاس ڈالیں اور ہاتھ کمر تک لے گیا۔جبکہ پلک جھپکتے ہی اب وہ پیچھے سے ریوالور نکال چکا تھا۔جب نگاہ سامنے اٹھی اور وہ ساکت نظریں لئے اسے آتے دیکھتا رہا۔وہ قدم بہ قدم آگے بڑھتی ہوئی آنے لگی۔۔مرون رنگ کی میکسی خان کی روشنی میں سیاہ لگ رہی تھی جبکہ اس پر ہوا کام چمک رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں مرنا ہوگا۔ جس کی وجہ سے اس فساد نے جنم لیا اسے مرنا ہوگا۔" اسکے ہاتھ میں پکڑی ریوالور پیچھے سے آگے آگئی تھی۔

"نور کہاں ہے بلاؤ اسے۔۔۔" وہ بولتے ہی گیراج کے اندر کو جانے لگی جب سرمد نے ریوالور والا ہاتھ اسکے راستے میں اڑا دیا۔ جس سے وہ جھٹکے سے رکی۔

"ایسے نہیں۔" اس نے اپنی آنکھوں کو حرم کی آنکھوں میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"کون سے حساب لینے ہیں تمہیں ہاں۔ بولو۔ بھائی تو میرا مر گیا اور مجھے اتنے سالوں میں معلوم ہی نہ تھا وہ بھی صرف تمہاری۔۔"

"چپ ہو جاؤ جب تمہیں کچھ نہیں معلوم تو خاموش رہو۔ میں بتاتا ہوں تابش اور سمیر کی لڑائی کیوں ہوئی تھی اور اسکی وجہ پتا ہے کون ہے؟ اسکی وجہ تم ہو تم!" حرم کے ماتھے پر شکنے ابھریں۔۔

"میری وجہ سے؟" اسکو جیسے سمجھ نہ آئی۔۔

"ہاں تمہاری وجہ سے حرم تمہاری وجہ سے۔ تم ہی اس سب کی وجہ ہو۔ تم سے ہی محبت کا نتیجہ تھا جو میں نے تمہارے باپ سے دشمنی مول لی۔ تمہاری ہی وجہ سے تمہارے شوہر سے دشمنی مول لی۔ تم ہی سمیر اور میرے تابش کی موت کی ذمہدار۔ تمہاری وجہ سے وہ میرے بھائی سے لڑنا شروع ہو گیا تھا کہ میری وجہ سے تمہارے باپ نے تمہیں ایسے ہی کہیں بیاہ دیا ہے۔ تم۔۔ صرف تم ہو اِس سب کی وجہ۔۔" اسکے آواز کئیں بار ابھری کئیں بار ہلکی ہوئی۔ لیکن آخر میں حرم کو یوں لگا جیسے وہ رو دیا ہے۔ کیا واقعی سرمد بلوچ رو دیا ہے؟

Posted On Kitab Nagri

"تم نور کو چھوڑ دو نور کو باقی سب کو چھوڑ دو گنہگار اگر میں ہی ہوں تو سزا مجھے دے دو۔ باقی سب کو چھوڑ دو میری نور کو چھوڑ دو۔ "کافی دیر کی خاموشی کے بعد حرم نے بولا تو دیوار کے ساتھ کھڑا ہوا بدر رہ نہ سکا۔اور باہر آکر تڑپ کر حرم کو پکارا۔ جسے دیکھ ریوالور اس کے جانب کر دی۔

"خبردار جو تم آگے آئے۔ "حرم نے سرمد کی بات پر بدر کو ہاتھ سے وہیں رکنے کا اشارہ کیا۔

اندر گیراج میں لیٹی خدیجہ بھی اب سر پکڑے اٹھ گئی تھی۔وہ کراہتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔اور اب آس پاس کے منظر کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جب سامنے نور نظر آئی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

"تم حرم کو کچھ نہیں کرو گے میں کہہ رہا ہوں تم کچھ نہیں کرو گے۔" بدر پیچھے کھڑا ہوا چیخا۔۔

"میں تم سے محبت نہیں کرتا۔ یہ عشق و محبت انسان کی ذات کو مسخ کر دیتا ہے۔ اور میں اپنے اندر کی روح کو مرتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔ یہ محبت ختم کرنے کے لئے یا تو خود کو مارنا پڑتا ہے یا دوسرے سے نفرت کرنی پڑتی ہے۔" بولتے ہوئے اسکی آنکھیں چمکی تھیں۔ حرم آنکھوں میں نمی دیکھ کر دھیرے سے مسکرا دی۔

"سرمد صاحب کیا آپ جانتے ہیں۔ پہلی محبت ختم ہو جائے تو دوسری بھی ہو سکتی ہے۔ وضاحت یہ کہ مجھ سے نفرت ہوتی تو اس وقت میں یوں کھڑی نہ ہوتی۔ نہ ہی تم یوں باتیں کر رہے ہوتے۔ یہاں اب تک کسی کی موت ہو چکی ہوتی۔ اور یوں ثابت ہوتا ہے کہ تمہیں یا تو کسی اور سے محبت ہو گئی ہے یا پھر تم خود کو ختم کر رہے ہو۔" اس نے بات مکمل کی تو پیچھے کھڑا بدر پھیکا سا زخمی انداز میں مسکرا دیا۔

"تم۔۔ تم کچھ نہیں جانتی۔ اور سرمد بلوچ محبت کا غلام نہیں بننا چاہتا۔ وہ دور گزر گیا۔ اور۔۔۔ اگر واقعی مجھے تم سے نفرت نہیں ہے اور کسی اور سے محبت ہے تو ٹھیک ہے۔ آج یہ قصہ تمام کر دیتا ہوں۔ مجھے اور نہیں جینا۔" کہتے ہی اس نے ریوالور اپنی کنپٹی پر رکھ لی تھی۔

"یہ کیا کر رہے ہو۔ پاگل مت بنو۔ جو ہوا وہ سب بھول جاؤ آگے بڑھو۔" حرم کو کچھ سمجھ نہ آیا اس نے یہ نہیں چاہا تھا کہ وہ خود کو ہی مار لے۔ یقیناً وہ حرم سے زیادہ جذباتی انسان ہے۔

گیراج کا دروازے سے خدیجہ باہر آئی جبکہ سامنے کا منظر دیکھ اس نے گھبرا کر منہ پر ہاتھ دھرا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میں جب فیصلہ کرتا ہوں تو صرف اسے پورا کرنے کے لئے۔کیونکہ باتیں کرنا سرمد بلوچ نے سیکھا نہیں ہے۔" اس نے کہتے ہی آنکھیں بند کر لیں اور انگلی کو ٹریگر پر دبانے لگا جب خدیجہ بھاگتی ہوئی اسکے ہاتھ پر لپکی۔

"یہ کیا کر رہے ہیں ظالم شخص۔۔۔"اسکی بات منہ میں ہی رہ گئی جب گولی کی آواز فضاء میں گونجی۔سرمد نے سرخ مائل درد سے بھری آنکھیں کھولیں تو وہ گرتی ہوئی اسکی باہوں میں جھول گئی۔

"خدیجہ!"ریوالور کی گولی کے بعد حرم کی چیختی ہوئی آواز پر سب بھاگتے ہوئے وہاں آئے تھے۔سرمد کا ہاتھ کھینچنے کی وجہ سے گولی خدیجہ کے پیٹ سے گزری تھی۔

"یہ۔۔۔کیا۔۔کیا!"خدیجہ کی اٹکتی آواز اسے اپنے کانوں میں کسی پگھلے ہوئے سیسے کی مانند لگی تھی۔سرمد کی آنکھوں سے گرا وہ آنسو جو کب سے اسکی آنکھوں میں اٹک رہا تھا بہہ کر خدیجہ کے گال سے ہوتے ہوئے اسکی آنکھ تک گیا جس پر وہ مکمل طور پر آنکھیں بند کر گئی۔

("اونہہ کہتے ہیں ظالم نہیں ہیں شکل سے نہیں لگتے تو کیا ہوا۔۔اور بھلا اغواء ہونے کے بعد ناشتہ کون کرتا ہے۔۔"

خدیجہ نے سینڈوچ کو منہ بسورے دیکھا۔۔

سرمد جو باہر سے دیکھ رہا تھا دھیرے سے مسکرا دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ڈرپوک لڑکی۔"۔۔۔)

زاہرہ آپا اور حرم نے تیزی سے اسے سرمد کے ہاتھوں سے لیا۔۔۔وہ بس ٹرانس کی کیفیت میں دیکھے جا رہا تھا۔ کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا کیا ہو رہا ہے اس وقت،اور کیسے۔۔

(سرمد نے ایک نظر دیکھا وہ صوفے کو مضبوطی سے تھامے اپنی فرسٹریشن اتار رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سعید صاحب کی بات پر خدیجہ نے نظریں اوپر اٹھائیں تو بقول اس کے سرمد جیسے ظالم شخص سے جا ملیں۔ '

ڈرپوک لڑکی')

باہر تعینات کی گئی پولیس اب سامنے سے اندر آرہی تھی۔ ہر طرف شور و ماتم برپا تھا۔۔

"اسکو ہاسپٹل لے کے چلیں۔ جلدی۔۔" کسی نے زور سے کہا مگر اسے سمجھ نہ آئی کہ آواز کس کی تھی۔

("یہ تو مجھے پوچھنا چاہیئے ناں۔ آپ یہاں کر رہے ہیں؟" سرمد نے اسکی آواز میں ملی بہادری جانچی تو واہ میں ائبرو اٹھائیں۔

"واہ ڈرپوک لڑکی گھر میں ہونے پر بہادر بھی بن گئی۔ خیر اچھا ہی ہوا جو تم یہیں مل گئیں۔۔")

اسکے ہاتھ میں ہتھکڑیاں ڈالی جارہی تھیں مگر اسے بس وہ یاد آرہا تھا جو گزر گیا تھا۔۔

("مر جاؤں گا لیکن کسی سے محبت نہیں کر سکتا۔" بول کر اسنے آنکھیں بند کیں تو ایک آنچل لہرایا۔۔ وہ کس کا آنچل تھا؟

'نہیں تو اس چھوٹی سی لڑکی کے لئے دوبارہ ماروگے؟' کان میں کہیں دور سے آواز گونجی وہ چونک کہ اٹھ گیا۔)

اپنے ہاتھوں میں ڈلی بیڑیاں دیکھتے وہ ٹھہر گیا۔ وہ کسی کو کیا مارے گا۔ یا وہ خود کو بھی اب اور کیا مارے گا اس نے تو اس چھوٹی ڈرپوک لڑکی کو ہی مار دیا!۔۔۔

"نہیں میں کیسے۔۔" آس پاس اس نے نظریں دوڑائیں تو اسے معلوم پڑا وہ پولیس وین میں بیٹھا ہے۔۔ اس نے آنکھیں بند کیں تو پھر ایک آنچل لہرایا اس نے آنکھیں کھولیں تو ہاتھوں میں ہنوز بیڑیاں ڈلی تھیں۔ اس نے ایک بار پھر آنکھیں بند کیں تو اسے کسی پھولا ہوا چہرہ نظر آیا۔ آنکھیں کھول کر تیسری بار بند کیں تو وہ پھر نہ کھول پایا۔

چہرہ واضح ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہی جس سے وہ اتنے دنوں سے بھاگ رہا تھا۔۔۔

(یوں ثابت ہوتا ہے کہ تمہیں یا تو کسی اور سے محبت ہو گئی ہے یا پھر تم خود کو ختم کر رہے ہو۔)

ہاں اسے محبت تو ہو گئی تھی۔ مگر اس نے تو خود کو بھی ختم کر لیا تھا۔ مکمل طور پر۔۔

"یہ جرم میں خود پر کبھی معاف نہیں کر پاؤں گا۔ کبھی نہیں۔۔۔" اسکی بند آنکھوں میں اب وہی تڑپتا ہوا خدیجہ کا چہرہ گھوم رہا تھا کچھ دیر پہلے اسکے ہاتھوں میں اس ہی گولی کھا کر سو گئی تھی۔۔

کیا واقعی وہ ہمیشہ کے لئے سو گئی تھی؟۔۔۔

اس دن دھوپ چھاؤں کا عالم تھا۔ جب وہ ایک کنارے پر لگے مٹی کے ڈھیر کے پاس کھڑی ہوئی تھی۔ آنکھوں میں تواتر آنسو بہک رہے تھے۔ بادلوں نے ذرا سورج سے جدائی لی تو چمکتی مگر بے تاثر دھوپ میں اسکا چہرہ دمک اٹھا۔

"بدر!" اس نے پاس کھڑے بدر کو پکارا جو اس کے پکارنے پر دل جوئی سے اسکا ہاتھ تھام گیا۔

"انسان کیسے چلا جاتا ہے ناں؟ پتا ہی نہیں چلتا۔ کیا اتنی مختصر ہے زندگی؟ ایسا لگتا ہے بس ابھی کی بات ہے ابھی تو ہم ساتھ تھے اور اب۔۔۔ آخر کار موت واقع زندگی سے جیت ہی جاتی ہے!"

وہ ٹھہر ٹھہر کر دھیمی آواز میں بول رہی تھی۔ پھر بدر نے اسکا سر اپنے کندھے پر ٹکا لیا۔۔

"ہم نہیں جانتے کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط۔ لیکن وہ مالکِ کل کائینات تو سب جانتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے لئے جو کرتا ہے اچھے کے لئے کرتا ہے۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اس نے نگاہ اٹھا کر بدر کو دیکھا۔آنکھ سے آنسو گر کر گال تک بہہ گیا تو بدر نے گردن نفی میں ہلاتے اپنی انگلیوں کے پوروں سے آنسو چن لیا۔

"چلو گھر چلیں۔خدیجہ بھی ہسپتال سے آگئی ہو گی ہمم۔۔"بدر کے کہنے پر اس نے سر میں جنبش کی اور سانس بھر کے سیدھی ہوئی۔پھر ایک آخری بار سمیر کی قبر کو آنکھوں میں قید کیا اور بدر کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔

زندگی آزمائشوں میں پورا اتر کر ماضی کو پیچھے چھوڑ آگے بڑھ جانے کا نام ہے۔اور ہمیں وقت کے ساتھ چلنے کی عادت اپنی رگوں میں دوڑا لینی چاہیے۔

ایک دوجے کے درمیاں آئی دوریاں صرف ایک حادثے کی مار ہوتی ہیں۔اس ایک حادثے کے بعد جدائیاں ختم ہو جاتی ہیں اور محبت پروان چڑھتی ہے۔

جیسے حرم اور بدر کے درمیان سب ٹھیک ہو چکا تھا۔خدیجہ کو لگی گولی بھی قسمت سے صرف گوشت کو چھو گئی تھی جس سے وہ جانی نقصان سے بچ گئی۔ مگر کچھ وقت تک اسے بیڈ ریسٹ کرنے کا حکم دیا گیا تھا جبکہ بات کریں سرمد بلوچ کی تو اسے خدیجہ کے بچ جانے سے عمر قید سے نجات تو مل گئی تھی۔ لیکن چونکہ پولیس کے حتے چڑھ گیا تھا تو ساری معلومات اور ثبوتوں کو اکھٹا کرنے کے بعد اسے ایک سال کی قید سزا کے طور پر مقرر کی گئی تھی جبکہ جرمانہ الگ۔

وقت اتنی جلدی بدل جاتا ہے۔کہ کبھی کبھی یقین ہی نہیں آتا۔یا شاید انسان یقین کرتا ہی نہیں۔یا شاید اسے بدلاؤ نہیں پسند؟

~________________

Posted On Kitab Nagri

آج سانیہ کی شادی کو دو ہفتے گزر چکے تھے۔اور سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا۔حرم ظہر کی نماز ادا کر کے نیچے خدیجہ کے پاس چلی آئی۔زاہرہ آپا روزمرہ کی طرح کچن میں تھیں۔حرم نے دروازہ کھٹکھٹایا تو دھیمی سی "جی" کی آواز نکلی۔۔وہ دروازہ دھکیلتی اندر کو چلی آئی۔کمرے اندھیرا چھایا پڑا تھا جس پر اس نے افسوس سے سانس بھری اور کھڑکی تک جا کر پردے سرکائے۔بہار کی چمکتی دھوپ اسکے بیڈ کے آدھے سرے تک آکر رک گئی۔وہ بیڈ کی دوسری جانب منہ کئے لیٹی ہوئی تھی۔

"خدیجہ منع کیا ہے نہ ڈاکٹر نے کروٹ لے کر نہیں لیٹو۔اور کیا تمہیں درد نہیں ہو رہا جو یوں عزیت دی ہوئی ہے خود کو؟"اس نے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے سیدھا کروایا اور پھر پاس میں رکھے اسٹول نما کرسی پر بیٹھ گئی۔

"مجھے واقعی درد محسوس نہیں ہوتا حرم آپی۔"وہی دھیما و بیمار پڑا لہجہ۔حرم نے اسے بغور دیکھا۔پیلا چہرہ باہر سے آتی روشنی میں صحیح واضح نہ تھا مگر تھکان آنکھوں سے بھرپور انداز میں جھلک رہی تھی۔

"تمہیں معلوم ہے تمہاری عمر میں مجھے کانٹا بھی چبھ جاتا تھا ناں تو پورے محلے کو معلوم ہوتا تھا۔یوں تمہاری طرح بڑی بڑی باتیں نہیں کرنی آتی تھیں تب مجھے۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔مگر خدیجہ نام کا مسکرا دی۔یا صرف لبوں کی جنبش تھی بس۔

"بدر بھائی آپکے امی ابو سب نے بتایا ہے مجھے کہ آپ شروع سے ایسی ہی تھیں۔"اسکے ہوں کہنے پر حرم نے لب کاٹے۔خدیجہ کی نگاہیں اب کھڑکی سے باہر کسی غیر مرئی نقطے پر اٹک گئی تھیں۔

"پھر بھی تمہیں اتنی بڑی بڑی باتیں نہیں کرنی چاہیے نہ ہی سوچنی چاہیے ہیں۔ابھی تم کھیلتی کودتی ہوئی اور پڑھتی ہوئی اچھی لگو گی سمجھیں!"وہ جب سے ہوش میں آئی تھی تب سے چپ تھی اور پھر جب سرمد کے بارے میں سنا تو ہر جواب میں کچھ عجیب سا ہوتا۔

Posted On Kitab Nagri

"حرم آپی!"اس کے کہنے پر حرم نے فوراً سر اٹھایا۔۔

"ہاں بولو" نظریں اب بھی ہنوز کھڑکی کی جانب تھیں۔حرم نے نگاہ اٹھائی تو دھوپ کی چمک آنکھوں میں جا لگی۔

"اب کتنے دن رہ گئے ہیں انکی سزا ختم ہونے میں؟"اسکی سوال پر حرم نے سر جھٹک کر اسے دیکھا یہ سوال وہ ہر روز ہی کر رہی تھی۔

"گیارہ مہینے دو ہفتے!"حرم نے بھی روز کی طرح آج بھی اسے ویسے ہی جواب دیا۔

"بس دو ہفتے گزرے ہیں اب تک لیکن یہ سورج تو بہت تیزی سے ڈھلتا ہے۔روز جگہ تبدیل بھی کر لیتا ہے۔ کبھی کھڑکی کے وسط سے گزرتا ہے کبھی کنارے سے۔"وہ سورج کی روشنی کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔حرم نے نگاہ بھر کر دیکھا۔اگر تو یہ سچ ہے جو وہ سوچ رہی ہے تو آگے کیا ہو گا؟

"خدیجہ!کیوں سوچتی ہو اس قدر۔تمہاری وجہ سے وہ جیل میں نہیں ہے وہ اسکے اپنے جرائم کی سزا ہے۔"

"مگر انہیں تو کوئی پولیس نہیں پکڑ سکتی تھی ناں؟ہاں میں نے سنا تھا۔اور اگر مجھے گولی نہ لگتی تو وہ جیل نہ جاتے۔ لیکن وہ زندہ بھی تو نہیں ہوتے!"وہ جیسے خود سے ہی سوال کر کے جواب دے رہی تھی۔سنہری دھوپ میں بخار سے دھکتے گال سے آنسو پھسلتا چلا گیا۔

"تمہیں پتا ہے نہ وہ تم سے عمر میں بڑا ہے۔"حرم کی بات پر اس نے آخر کار گردن دھیمے سے اسکی جانب موڑی پھر سیدھی کر لی۔اب وہ دیوار کو گھور رہی تھی جس کے ساتھ بنے دروازے سے حرم آئی تھی۔

"کیا تم ایک سال انتظار نہیں کر سکتیں؟"حرم کے سوال پر خدیجہ نے اچھنبے سے سر اٹھایا۔

"کیا مطلب ہے۔میں کیوں انتظار کروں؟"حرم اسکے یوں ناراضی سے کہنے پر بے اختیار مسکرا دی۔

Posted On Kitab Nagri

"انتظار اس ہی لئے کرو جس وجہ سے روز مجھ سے دن پوچھتی ہو۔وہی جو سب کو دِکھ رہا ہے اور شاید اس کو دیکھ کر بھی اچھا لگے۔"

"مجھے آپ کی پہیلی بالکل بھی سمجھ نہیں آئی۔" خدیجہ نے ہلکی آواز میں کہا اور آنکھیں موند لیں۔حرم اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔اور اس تک آئی۔

"بس ایک سال کی بات ہے پھر وہی ہو گا جو تم لوگ چاہو گے۔اور میں یا کوئی بھی ناراض نہیں ہو گا۔" اپنے کان کے پاس ہوئی سرگوشی پر اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔اور اس طرح دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو آپ مکر تو نہیں جائیں گی ناں۔حرم سیدھی ہوئی اور اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے سر اثبات میں ہلایا۔خدیجہ کی آنکھوں میں ابھری چمک اس سے چھپی نہ تھی۔

"چلو اب میں سوپ بھجوا رہی ہوں نخرے دکھائے بغیر ختم کرنا۔اور آج سے زاہرہ آپا کو تنگ بھی نہیں کرو گی انکی ساری باتیں مانو گی۔اوکے؟" اس نے دھیمے سے سر ہلایا تو حرم مسکرا کر باہر کو چل دی۔

وہ باہر نکلی تو کھل کر ایک گہری سانس بھری۔آس پاس لگے پودے تازگی سے بھرپور فضا فراہم کر رہے تھے۔ زندگی بھی عجیب ہے کبھی اتنی پیچیدگیاں تو کبھی اس قدر سکون کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔

"مما مما!" نور کی آواز پر وہ دورِ حاضر میں آئی اور مسکراتے ہوئے سامنے دیکھا جہاں نور اپنے ڈیڈو کے ساتھ ہنستی ہوئی آ رہی تھی۔

"یہ اتنے دانت کیوں نکل رہے ہیں مما کی نور کے۔" وہ اسکے سنگ لپٹی تو حرم نے اسکے بکھرے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا۔جبکہ بدر آہستہ آہستہ اسکے قریب آ گیا۔حرم نے بھنویں اچکائیں جس پر وہ اس ہی مسکراہٹ کے ساتھ نیچے پنجوں کے بل بیٹھا۔حرم نے اچنبھے سے مسکرایا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کون سی سزا پوری ہو رہی ہے۔" حرم نے چونکتے ہوئے کہا تو جناب نے پیچھے کیا ہوا ہاتھ آگے کیا۔ ہاتھ میں لمبی ڈنڈی والے سرخ گلاب تھے جنہیں کہیں سے یونہی خرید کر ایک سفید ربن سے باندھ دیا گیا تھا۔

"شکریہ مگر یہ کس لئے۔۔" حرم نے آہستگی سے اس سے گلاب پکڑنے چاہے مگر اس نے چھوڑا نہیں۔ نور جو اسکے ساتھ لگی کھڑی تھی منہ پر ہاتھ رکھے ہنستے ہوئے اپنے ڈیڈو کے پاس کھڑی ہو گئی۔ حرم نے تیوری چڑھائے دونوں کو دیکھا۔

"مما ایسے نہ دیکھیں ڈیڈو کو لو ہو جائے گا۔" اسکے کہنے پر وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے پھر بدر اسکا ہاتھ پکڑے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلو چلیں۔" بدر ان دونوں کے بیچ میں کھڑا ہوا اور دونوں ہاتھ دائیں بائیں پھیلائے۔

"لیٹس گو ڈیڈو۔" بدر کا ہاتھ پکڑتی ہوئی وہ کھلکھلا کر بولی۔ ان دونوں نے ایک نظر نور کو دیکھا اور پھر ایک دوسرے کو دیکھ مسکرا دیئے۔

"بدر یہ نور کی زبان بھی ٹھیک کرنی ہے۔ الگ سے کلاس دینی ہو گی۔" وہ تینوں ہاتھ پکڑے چل رہے تھے حرم نے رازداری سے بدر کے کان میں کہا۔

"اس کے لئے کلاس کی نہیں بڑی بہن بننے کی ضرورت ہے خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔" بدر کی بات پر اس نے اچنبھے سے دیکھا۔

"کیا مطلب؟" بدر نے تاثرات سنجیدہ کئے اور اسکا ہاتھ چھوڑ کر اپنا سیدھا ہاتھ حرم کے پیچھے سے لا کر پاس کیا۔ اس نے بھنویں اچکائیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"سمجھادیں گے کھڑوس بیوی۔اوراس طرح نہ دیکھا کروورنہ۔۔۔"بدر نے جملہ ادھورا چھوڑ کر اس کے کان میں پہنا جھمکا چھیڑا۔حرم نے ہاتھ میں پکڑا گلدستہ سائڈ میں رکھااور ایک ہاتھ کمر پر ٹکائے اسے دیکھا۔وہ تینوں اب لان میں کھڑے تھے۔نور ہمیشہ کی طرح باہر سے آئی تتلی کو پکڑنے میں لگ گئی تھی۔

"ورنہ کیا۔"حرم نے پیڑ کے ساتھ لگ کر کہا آنکھوں میں شرارت اُمڈ کر باہر آرہی تھی۔اس نے نظریں جھکائے بدر کا کالر ٹھیک کیا۔جس پر وہ مسکرا کر رہ گیا۔بدر نے گلا کھنکھارا اور اسکا ہاتھ اپنے کندھے پر ڈالے ایک قدم کا فاصلہ مٹایا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

"میں کیا سوچ رہا ہوں۔" بدر نے دائیں ہاتھ کو اسکے پیچھے لے جا کر ایک لال رنگ کا پھول توڑا جس کی پنکھڑیاں بہت نازک سی تھیں۔ پھر اس نے پھول نزاکت سے حرم کے بالوں میں پھنسا دیا۔

"کیا سوچ رہے ہیں۔" حرم نے لب دبائے کہا جس پر وہ آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگا۔ اتنی عزت وہ بھی حرم سے۔ وہ اسکا شاکڈ چہرہ دیکھ ہنس دی۔

"اب تو نور کو اسکی نانی کے گھر بھیجنا ہی پڑے گا۔" اس نے منہ ہی منہ میں کہا۔ جب کہ حرم نے دونوں ہاتھوں سے اسے پیچھے کیا اور پھر نور کے پاس چلی گئی۔ پیچھے کھڑا وہ کتنی ہی دیر تک یونہی مسکراتا رہا۔۔۔

~__________________

ایک سال بعد___

ایک سال یعنی بارہ مہینے یعنی تین سو پینسٹھ دن۔ اور ان دنوں میں ہماری کہانی میں بہت کچھ بدل چکا تھا۔ اب سانیہ اور تبریز کا ایک ماہ کا بیٹا تھا۔ جبکہ حمزہ اور زارا کی بھی اس ہی دوران منگنی ہو چکی تھی۔ سب خوش و خرم تھا۔ خدیجہ نے بھی خود کو جلد ہی صحت یاب کر لیا تھا اور آج وہ اپنے پیروں پر کھڑی سرمد کے استقبال میں یہاں وہاں پھرتی نظر آ رہی تھی۔ کسی کو کسی سے بھی کوئی گلہ شکوہ نہ تھا۔ خضر نے بھی ان سب کو سب سچ بتا دیا تھا۔ وہ ان سب چیزوں میں کس طرح اس عمل کا حصہ بنا۔ بدر کا غصّہ جائز تھا مگر سعید صاحب کے روکنے پر اس نے بھی باقی سب کی طرح اسے معاف کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے بھی سزا کسی ایک کو بھگتنی پڑتی ہے۔ جرم کرنے والے کو یا کروانے والے کو۔ کوئی ایک ہمیشہ معافی کا حقدار ضرور ہوتا ہے۔

وہ بے چینی سے دروازے پر نظریں جمائے کھڑی تھی۔ اس ایک سال میں اس نے ایک بار بھی اس شخص سے ملاقات نہ کی تھی۔ سب کے کہنے پر بھی وہ کبھی ملنے نہ گئی۔ لیکن آج کی بات اور تھی۔ آج وہ ایک آزاد ہر جرم سے پاک سرمد بلوچ سے ملے گی۔ اسکے سارے ڈر آج ختم ہو گئے تھے۔ وہ ایک نئی زندگی شروع کرنے جا رہا تھا۔ ہر برائی سے پاک خوشحال زندگی جس میں صرف وہ ہو گا اور اسکی۔۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔" خدیجہ جو واپس چکر کاٹتی اسکی آواز پر پیچھے پشت کیئے ہی منجمد ہو گئی۔ برابر سے آتے سعید صاحب سرمد سے بغل گیر ہوئے۔

"وعلیکم السلام کیسے ہو سفر ٹھیک رہا۔"

"جی۔ میں امید کرتا ہوں آپ سب نے مجھے دل سے معاف کر دیا ہو گا۔" وہ ان سے جدا ہوتے ہوئے کہنے لگا۔

"جس کو معاف کرنا تھا جب اس نے ہی کر دیا تو ہم کون ہوتے ہیں ناراض رہنے والے۔ ویسے بھی ہمارا اللہ معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اور انکو بھی جو اپنی غلطی کا احساس ہونے پر خود کی غلطی فوراً قبول کر لیں۔" انکے اتنے محبتی انداز میں کہنے پر وہ چمکتی آنکھوں سے دیکھے گیا۔ سال بھر کی بڑی ہوئی داڑھی اسے برا نہیں بلکہ اور حسین بنا رہی تھی۔

"جی وہ کوئی نظر نہیں آ رہا کہاں ہیں؟" اس نے ایک نظر رخ موڑی شش وپنج میں کھڑی خدیجہ کو دیکھا پھر اندر چھائے سناٹے کو۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے ہاں چلو ہاسپٹل چلیں ہم تمہارا ہی انتظار کررہے تھے بس۔بدر نے خاص تاکید کی تھی کہ تمہیں بھی ساتھ لے کر ہی آئیں اس ہی لئے یہاں بلوالیا۔"

"کیا مطلب ہاسپٹل۔سب ٹھیک ہے نا" وہ یکدم ماتھے پر بل ڈالے بولا۔

"پریشانی کی بات نہیں ہے۔حرم اور بدر کے گھر بیٹی ہوئی ہے۔"اس نے تاثرات ٹھیک کئے اور سر ہلائے مسکرایا

--

"یہ تو واقعی خوشی کی بات ہے۔"

"ہاں اب تم جلدی سے فریش ہو جاؤ پھر ہم چلتے ہیں۔ہاں--خدیجہ بیٹے انہیں کمرہ دکھادو میں ذرا کچھ سامان دیکھ لوں۔وہ لوگ تو خوشی میں بہت کچھ لے جانا ہی بھول گئے۔" وہ بھی ایک بار پھر دادا بن جانے کی خوشی میں مسکراتے ہوئے تیزی سے بڑھ گئے۔

"کمرہ کس طرف ہے۔"اپنے پیچھے سے آتی آواز پر اس نے آنکھیں بھینچ لیں پھر ایک گہری سانس چھوڑ کر سیدھی ہوئی۔

"السلام وعلیکم کیسے ہیں آپ۔"اس نے تیزی سے کہا سرمد نے سر ہلایا۔

"ٹھیک ہو گیا ہوں اور تم کیسی ہو؟"

"ہاں کیا میں۔میں بالکل ٹھیک۔وہ--چلیں میں کمرہ دکھادوں۔"وہ سوچ کر اٹک کر بولی سرمد نے اسی سنجیدگی کے ساتھ سر ہلایا اور اس ڈرپوک لڑکی کے ساتھ اندر چل دیا۔وہ ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتی ہوئی اوپر لے جانے لگی۔کمرے تک پہنچتے دروازہ کھول کر اشارہ کیا۔

"چائے لاؤں آپ کے لئے۔"وہ جو چپ چاپ اندر کو جا رہا تھا پیچھے سے اسکی آواز پر ٹھہرا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں ابھی تو ہاسپٹل جانا ہے ناں" سرمد کے کہنے پر اس نے سر ہلایا اور واپس مڑ گئی۔

"یہ تو واقعی بہت زیادہ بدل گئے ہیں۔" وہ منہ میں ہی منمنائی۔اور بال کان کے پیچھے کرتی قدم بڑھانے لگی جب پیچھے سے اس نے کہا۔

"ہاں رہی بات چائے کی تو۔وہ اب میں نے اپنے تمام سسرالیوں کے ساتھ پینی ہے۔" اسکی بات سمجھ میں آتے ہی وہ سرخ چہرہ لئے ویسے ہی نیچے چلی گئی۔سرمد دروازہ بند کرتے مسکرائے گیا۔باہر آسمان پر چمکتا سورج بھی بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا۔

~

ہاسپٹل کے پرائیویٹ روم میں ایک الگ ماحول بنا ہوا تھا۔وہ چھوٹی سی گڑیا جو دکھنے میں بالکل الگ لگتی تھی لیکن جو اسے دیکھتا وہ اسے حرم میں ملاتا جبکہ یہ بات سن کر دونوں باپ بیٹی ناک پھلا جاتے۔سرمد خدیجہ کو بھی سعید صاحب کے ساتھ آئے ہوئے ٹائم ہو چکا تھا۔

"سانیہ تم زیادہ نہ بولو۔اور میری بیٹی بس اب مجھے دے دو بہت ہو گیا دیکھنا۔نظر ہی لگا دینی ہے۔" بدر نے اسکی گود میں لیٹی نازک سی جاں کو اٹھایا اور پھر بیڈ پر ٹیک لگائی حرم تک لے آیا۔

"کبھی جو بھائی نے سانیہ آپی کی ٹانگ نہ کھینچی ہو۔" سارا نے مزے لیتے ہوئے کہا جس پر سانیہ اسکی گود سے اپنا گول مٹول سا احمد اٹھا لیا۔

"اب نہیں دوں گی میں جاؤ اپنے لاڈلے بھائی سے لو ان کی بیٹی۔" وہ ناراضی سے کہتی ہوئی احمد کی باہوں میں سمیٹ گئی۔سب نے ہنستے ہوئے ان کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جتنے بھی بڑے ہو جائیں بچپنا ختم نہیں ہو رہا۔"سعید صاحب نے سرمد کو دیکھتے افسوس سے کہا۔وہ مسکرا کر سر ہلا گیا۔

"سرمد صاحب آپ کیا ڈیڈ کی باتوں پر سر ہلا رہے ہیں کچھ سال کی بات ہے آپ نے بھی اس ہی لائن میں کھڑے ہونا ہے۔"حمزہ سرمد کے کان میں منمنایا جس پر یکدم وہ سامنے کھڑی خدیجہ کو دیکھ کھانس پڑا۔اور یہاں حمزہ کی ہنسی چھوٹی تھی۔سب جو چپ تھے اچھنبے سے حمزہ کو دیکھا۔

"کچھ نہیں میں تو ایسے ہی۔"اس نے پہلے سرمد کو دیکھا جو شاید بچپن سے ہی تاثرات چھپانے میں ماہر تھا جس کی وجہ سے سیدھا کھڑا تھا پھر وہ بالوں میں ہاتھ پھیر تا سب کو کہنے لگا۔

"چلو بھئی اب اسے آرام کرنے دو گھر چلو تیاری بھی کرنی ہیں بہت سی چلو۔۔"ممتاز بیگم حرم کے سر پر پیار کرتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئیں۔اور باقی سب بھی سر ہلاتے اس سے مل کر جانے لگے۔

"نو مما نو بے بی کو چھوڑ کر نہیں جائے گی۔"نور جس کے بال اب شانوں سے نیچے تک لہراتے تھے کمر پر ہاتھ ٹکائے کہنے لگی۔

"اچھا جی بہن کے آتے ہی پارٹی چینج نور کو تو پھر میں پکڑ کر لے کے جاؤں گا رکو۔"حمزہ نے بولتے ہی ہاتھ بڑھائے تو وہ بدر کے پیر سے جا چپکی۔

"خبر دار جو میری بیٹی کو تنگ کیا۔آؤ ڈیڈو کی جان اوپر آؤ بے بی نور کو بلا رہی تھی۔"بدر کے اس طرح کہنے پر جہاں سب نے ہنستے ہوئے انکی بلائیں لیں وہی حرم نے مسکراتے ہوئے گھورا۔

"آئیں تو آپ باپ بیٹی گھر واپس پھر بتاتا ہوں۔"اس نے نور کے بالوں پر ہاتھ پھیرا جس سے وہ انتہا کا چڑتی تھی اور بھابھی کو ہاتھ ہلاتے باہر چل دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو ہم چلتے ہیں گھر کو دیکھ آؤں پھر حمزہ کے ہاتھ یخنی کا سوپ اور دوسری چیزیں بھجواوں گی۔ یاد سے کھلا دینا اسے۔" ایک بار پھر گود میں اٹھائی ننھی پری کو پیار کرتے ہوئے اسکی دادی نے بدر کو تاکید کی اور سب چلتے بنے۔

"بیوی ویسے نام کیا سوچا ہے۔" حرم کا سر اپنے کاندھے پر ٹکاتے ہوئے وہ دھیمے سے بولا۔ نور اپنے چہرے سے بال ہٹاتی چھوٹی سی پری کو کسی طرح جگانے میں لگی ہوئی تھی۔

"تم بتاؤ اب۔ نور بے بی کو سونے دو نا آپ بھی ادھر آجاؤ مما کے پاس مما نے نور کو بہت مِس کیا۔" اس نے ہاتھ بڑھا کر نور کو منہ بنائے اپنے برابر میں لٹایا۔ جگہ تنگ تھی مگر ان تینوں نے ایڈجسٹ کر ہی لیا تھا۔

"نور نے بھی مما کو مِس کیا۔"

"آہ میرا پیارا اچا۔" اس نے نور کے سر پر بوسہ لیتے ہوئے پیار سے کہا۔ جبکہ بدر جب سے گود میں سوئی پری کو دیکھے گیا۔

"کیا بات ہے بے بی کو نظر لگانا ہے کیا۔" اس نے بدر کو کندھا مارا جبکہ اسکا ایک ہاتھ جس میں کینولا لگا ہوا تھا وہ نور کے بال سہلانے میں مصروف تھا۔

"حور! حور نام ہے آج سے ہماری بیٹی کا۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر حرم کو محبت سے دیکھا۔ نور ہمیشہ کی طرح اسکی آغوش میں آتے ہی گنودگی میں جا رہی تھی۔ ویسے بھی بدر کا کہنا تھا کہ وہ خوشی میں سہی سے سوئی بھی نہیں تھی۔

"نور حور۔۔ ہمم پیارا نام ہے کیسے سوجا یہ نام۔" اس نے واپس سے سر اسکے کاندھے پر ٹکائے حور کے گلابی گال کو چھوتے ہوئے پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ایک تو تمہاری یہ بال کی کھال نکالنے والی عادت پتا نہیں کب جائے۔ہمارے قارئین بھی اکتا چکے ہوں گے۔" اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔

"اچھا خیر آپ لوگ بھی سن لیں۔جی جی آپ سب سے مخاطب ہوں جنہوں نے اب تک ہماری کہانی کو دل سے پڑھا۔ہاں تو حور کچھ اس طرح نکلا ہے۔" حرم پوری طرح اسکی جانب متوجہ ہوئی۔

"حرم کا 'ح'، نور کا 'و' اور بدر کا 'ر'۔مل کر کیا بنا؟" "آپ سب بھی بتائیں کیا بنا۔۔

"حور! واہ تم تو بڑے کلاکار بن گئے ہو۔" بدر نے شوخ سی اداد کھائی اور بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"چلو زیادہ شوخ ہونے کی ضرورت نہیں جلدی سے ہماری کہانی کا پیغام سب تک پہنچاؤ سب کب سے اختتام کے انتظار میں سوکھ رہے ہیں۔" حرم کے کہنے پر بدر نے گھورا۔

"وہ لکھاری کی کوتاہی ہے اپنے شوہر کو کبھی بخش بھی دیا کرو کھڑوس بیوی۔" بدر نے ناراضی سے کہا تو حرم نے گہرہ سانس بھرا۔

"خیر امید ہے آپ سب کو میری۔۔" "میری کہنے پر بدر نے اسے گھورا تھا۔" میرا مطلب ہے کہ ہم سب کی کہانی پڑھ کر بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہوگا۔جیسے کہ میری طرح جزباتی ہونا کتنا نقصان دہ ہے۔جبکہ ایک خاص پیغام یہ کہ بچے بڑے ہوں یا چھوٹے انکی تربیت ہمیشہ ماں باپ کے حصے میں ہی آئی ہے۔اپنے بچوں کو احساس کمتری کا شکار نہ ہونے دیں۔کوئی کسی سے کم نہیں ہوتا۔سب اپنے آپ میں مکمل ہیں۔پھر سرمد سے سیکھنے کو بھی بہت کچھ ملا ہوگا ۔اور یہ کہیں نہیں لکھا کہ برائی میں ڈوبا انسان اچھائی کی طرف نہیں آسکتا۔"

"ہاں جی محبت اچھے اچھوں کو سیدھا کر دیتی ہے کیوں حور۔" بدر نے اسکی بات بیچ میں کاٹی۔

Posted On Kitab Nagri

"بی سیریس۔بس کیا کہیں یہ شخص کبھی نہیں سدھر سکتا مگر بیوی اگر میری طرح ہو تو ٹیڑھا بھی نہیں رہ سکتا۔"

حرم نے ابرو اچکائیں۔ جس پر بدر نے قارئین کو معصومیت سے دیکھا۔

"کھڑوس بیوی شروع سے ہی سب میری سائڈ ہیں۔ خیر اپنا پیغام نامہ بند کرو۔۔بہت سیکھ لیا سب نے اب سب کو بھگاؤ اور مجھ معصوم کو بھی وقت دے لو۔" بدر نے سوتی ہوئی حور کو برابر میں رکھے بے بی کوٹ میں لٹایا اور اسکے پاس واپس آتے محبت سے بیٹھ گیا۔

"زیادہ فری نہ ہو۔پوری کہانی میں جتنا وقت لینا تھا لے لیا اب یہ وقت میری بیٹیوں کا ہے۔" اسکی بات پر بدر نے پہلے قارئین اور پھر افسوس سے حرم کو دیکھا۔جو اپنی مسکراہٹ دبائی ہوئی تھی۔ پھر سر ٹکائے آنکھیں موند گئی۔

"نور بالکل سہی کہتی ہے اَن رومینٹک اونہہ۔" بدر نے ہاتھ باندھ کر رخ موڑ لیا۔

"قارئین یاد دلائیں آگے پیرنٹس بھی آتا ہے۔" حرم نے آنکھیں بند کئے ہی کہا۔جب نور نے آنکھیں کھولیں۔ اور دھیرے سے ہم سب کو پاس بلایا۔

"مماڈیڈو اَن رومینٹک پیرنٹس ہی رہیں گے۔آپ لوگ نونو کو یاد رکھیئے گا بائے بائے۔۔۔" بول کر وہ چپکے سے واپس آنکھیں موند گئی۔ جبکہ ہاسپٹل کے روم میں اب بھی انکی طوطا مینا کی لڑائی جاری تھی۔۔۔

ختم شُد۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595